3

اسلامی مہینوں کی مناسبت سے خطبات

خطباتِ حاصلپوری

www.KitaboSunnat.com

اسلامیہ مکتبہ
MAKTABA ISLAMIA

تالیف الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

اسلامی مہینوں کی مناسبت سے خطبات

حصہ سوم

خطبات حاصل پوری

ترتیب

محمد عظیم حاصل پوری

مجیب الرحمٰن سیاف

اسلامک بک کمپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی مہینوں کی مناسبت سے خطبات

نمبر شمار	اسماء ماہ	عنوان	صفحات
1	**رمضان**	① روزہ اور روزہ داروں کی فضلیت ② رمضان کے اُحکام ومسائل ③ ماہ رمضان تاریخ کے آئینہ میں ④ رمضان اور جہاد ⑤ رمضان اور قرآن ⑥ محاسبہ نفس	
2	**شوال**	① مسائل عیدین (خطبہ عیدالأضحیٰ) ② غزوہ احد کی داستان ③ خواب اور اسکے اُحکامات ④ آؤ سب سے بہتر بنیں ⑤ جن کو دواجر ملیں گے ⑥ رازداری	
3	**ذی القعدہ**	① اللہ کی محبت مگر کس سے.....؟ ② جنت کی ضمانت پانے والے ③ سیرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ④ سیرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام ⑤ قربانی کے مسائل ⑥ حج کی اہمیت وفضیلت اور احکام ومسائل	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4	**ذی الحجة**	① شہادت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ② سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قرآنی اوصاف ③ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے قرآنی اوصاف ④ حرم مکی ⑤ حرم مدنی ⑥ ہمارا بھلا اس سے کیا تعلق..؟	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سال کا نواں مہینہ

رمضان المبارک

اسلامی سال کا نواں مہینہ رمضان ہے۔ رمضان کے معنی شدید گرمی، دھوپ کی وجہ سے کسی چیز کا جلنا، سورج کی تپش، اس مہینے کے روزے رکھنے والے گناہ جل کر ختم ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے اس کا نام رمضان رکھا گیا ہے۔

فتح الباری ٤/ ١٤٦

اس ماہ کے کئی اور نام بھی ہیں مثلاً شہر الصبر، شہر مبارک، شہر الصوم، شہر عظیم، شہر مطہر، شہر جہاد وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہ رمضان المبارک کے خطبات

① روزہ اور روزہ داروں کی فضیلت

② رمضان کے اُحکام ومسائل

③ ماہ رمضان تاریخ کے آئینہ میں

④ رمضان اور جہاد

⑤ رمضان اور قرآن

⑥ محاسبہ نفس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ اور روزہ داروں کی فضلیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يـا أَيُّهَـا الَّـذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ (البقرة:183)

''اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

تمہیدی کلمات:

''روزہ'' اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور حصول ثواب کے لیے طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے، شہوات انسانی اور لغویات سے رک جانے کا نام ہے۔

روزہ کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ ارکان اسلام میں سے ہے اور ہر بالغ مرد وزن پر فرض ہے۔ آج ہم روزہ اور روزہ داروں کی فضلیت پر بات کریں گے۔

روزے فرض ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ (البقرة:183)

''اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

آگے والی آیات میں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرة:)

''تو تم میں سے جو اس مہینے میں حاضر ہو وہ اس کا روزہ رکھے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ

''تم لوگوں کے پاس ماہ رمضان المبارک آ گیا ہے۔ خداوند قدوس نے تم پر اس ماہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں اس ماہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شرارت کرنے والے شیطان اس ماہ میں باندھ دیئے جاتے ہیں۔ اس ماہ میں ایک رات ہے جو شخص اس کے ثواب سے محروم رہا وہ محروم رہا۔''

نسائی، الصیام، باب ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مَعْمَرٍ فِيهِ، ۲۱۰۶ ، صحیح

عام روزوں کی فضیلت

ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، مُرْنِي بِعَمَلٍ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو کسی کام کے کرنے کا حکم فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم روزہ رکھا کرو اس کے برابر کوئی دوسرا کام نہیں ہے۔ کہتے ہیں میں نے پھر کہا مجھ کو کسی کام کے کرنے کا حکم فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم روزہ رکھا کرو اس کے برابر کوئی دوسرا کام نہیں ہے۔''

نسائی، الصیام ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامة، فی فضل الصائم ③②②① صحیح

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ

''جس شخص نے جہاد کے دوران ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے جیسے کہ زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔''

ترمذی، فضائل الجهاد باب ما جاء فی فضل الصوم فی سبیل الله ④②①⑥ حسن صحیح

نیکی کی ترغیب اور حکم عام دنوں میں بھی ہے لیکن رمضان میں بطور خاص اس کی ترغیب دی جاتی ہے اور اس کے لیے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں جس کے لیے اللہ تعالیٰ انسان کے دشمنوں کو باندھ دیتے ہیں تاکہ میرے بندے زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کر سکیں۔

شیاطین اور سرکش جن جکڑ دیے جاتے ہیں

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ، وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ

''جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور پھر اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا پھر جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور پکارنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طلبگار آگے بڑھ اور اے شر کے طلبگار ٹھہر جا اور اللہ کی طرف سے بندے آگ سے آزاد کر دیئے جاتے ہیں یہ معاملہ ہر رات جاری رہتا ہے۔''

ترمذی: أَبْوَابُ الصَّوْمِ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ، ۶۸۲، صحيح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ»

''جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔''

ایک دوسری روایت کے یہ الفاظ ہیں:

«إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ».

''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔''

صحیح مسلم کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

«إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ».

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔''

البخاری، الصوم، باب هل يقال رمضان أو شهر رمضان؟..... (١٨٩٨) (١٨٩٩) ومسلم (١٠٧٩) وابن حبان (٣٤٣٤) والدارمي (٥

روزے کے فوائد

سابقہ گناہوں کی معافی

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

''جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کا کام سمجھ کر روزے رکھے اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

بخاری، الصوم، باب من صام رمضان إيمانا واحتسابا ونية ①⑩⑨①ومسلم (⑩⑥⑦)

اور مسند احمد میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَعَرَفَ حُدُودَهُ وَتَحَفَّظَ مِمَّا كَانَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَحَفَّظَ فِيهِ كَفَّرَ مَا كَانَ قَبْلَهُ

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے، اس کی حدود کو پہچانے اور جن چیزوں سے بچنا چاہیے ان سے بچے تو وہ اس کے گذشتہ سارے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔''

مسند احمد: ④②⑤①①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ » .

''پانچوں نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک اپنے درمیان ہونے والے گناہوں کو مٹا دیتا ہے جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔''

صحيح المسلم ، الطهارة، باب الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة (٢٣٣) والترمذى (٢١٤)

روزہ دار کے لیے فرشتوں کی دعائیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ» .

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور فرشتے ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔''

صحيح الترغيب والترهيب ، الصوم، باب الترغيب فى السحور سيما بالتمر (١٠٦٦)

سحری کا کھانا باعث برکت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب اور مسلمانوں کے درمیان سحری کا فرق بیان فرمایا ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سحریوں میں برکت ہے لہٰذا اسے مت چھوڑو اگر چہ تم میں سے کوئی پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لے۔''

مسند أحمد (١٢/٣) (٢١٥)

روزہ ڈھال ہے

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب بن عجرہ وہ گوشت اور خون جنت مین داخل نہیں ہوگا جو حرام سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروان چڑھا ہے

النَّارُ أَوْلَى بِهِ ، يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ ، النَّاسُ غَادِيَانِ: فَغَادٍ فِي فَكَاكِ نَفْسِهِ فَمُعْتِقُهَا ، وَغَادٍ مُوبِقُهَا ، يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ ، الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ

''آگ ہی اس کا زیادہ حق رکھتی ہے۔اے کعب بن عجرہ ہر صبح لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک گروہ اپنے نفس کو آزاد کرانے میں صبح کرتا ہے تو وہ اسے آزاد کرالیتا ہے۔اور ایک گروہ اپنے نفس کو ہلاک کرنے والا ہوتا ہے۔اے کعب بن عجرہ! نماز اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے، صدقہ برہان ہے اور روزہ ڈھال ہے۔''

ابن حبان: ⑦⑥⑤⑤ تعليق شعيب الأرنؤوط صحيحوصحيح الترغيب:⑦⑥⑧

روزہ خیر کا دروازہ ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ ایک صبح میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوا اور ہم سب چل رہے تھے میں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ ، قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ ، تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ ، وَتَحُجُّ البَيْتَ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل اور جہنم سے دور کردے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ایک بہت بڑی بات پوچھی ہے البتہ جس کے لیے اللہ تعالیٰ آسان فرما دے اس کے لیے آسان ہے اور وہ یہ کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔''

ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الخَيْرِ: الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِءُ الخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِءُ المَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ: ثُمَّ تَلَا ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ المَضَاجِعِ﴾ (السجدة:۱۶) حَتَّى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُونَ﴾ (السجدة:۱۷)

''پھر فرمایا کیا میں تمہیں خیر کا دروازہ نہ بتاؤں۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو اور آدھی رات کو نماز پڑھنا (یعنی یہ بھی اور خیر ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ سے يَعْمَلُونَ تک (انکے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں) یعملون تک یہ آیت پڑھی۔

ترمذی، الإيمان باب ما جاء فی حرمة الصلاة ۲۶۱۶ ومسند احمد: ۲۲۰۱۰۶ صحیح

صدیقین اور شہداء کا ساتھ

عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنو قضاعہ کا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا:

أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَصُمْتُ الشَّهْرَ، وَقُمْتُ رَمَضَانَ، وَآتَيْتُ الزَّكَاةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

''آپ فرمائیں کہ اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور نمازیں پڑھوں اور رمضان کے روزے رکھوں رمضان کا قیام کروں اور زکواۃ ادا کروں (تو مجھے کیا ملے گا؟) آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے تو وہ صدیقین اور شہداء میں سے ہوگا۔''

صحيح ابن خزيمة: ②①②② صحيح الترغيب: ⑨④⑦

روزہ جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اپنا سینہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تکیہ بنا رکھا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

''جو شخص رضائے الٰہی کے لئے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے اور اس کی زندگی اسی اقرار پر ختم ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص رضاء الٰہی کے لئے ایک دن روزہ رکھے اور اسی پر اس کا اختتام ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص رضاء الٰہی کے لئے صدقہ کرے اور اسی پر اس کا اختتام ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد: ②④②③③②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟))

''تم میں سے کس نے آج روزہ رکھا ہے؟''

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

((فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟))

''تم میں سے کس نے آج کسی کا جنازہ پڑھا ہے؟''

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟))

''تم میں سے کس نے آج کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟''

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا:

((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟))

''تم میں سے کس نے آج کسی مریض کی عیادت کی ہے؟''

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

''جس شخص میں بھی یہ کام جمع ہو گئے وہ جنت میں داخل ہوگا''

صحيح مسلم، الزكاة، باب من جمع الصدقة و اعمال البر (١٠٢٨) و في

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضائل الصحابه باب من فضائل ابی بکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان چار کاموں کی پابندی کرنے والی عورت جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی۔

اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا

جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے۔

وَصَامَتْ شَهْرَهَا

اور ماہ رمضان کے روزے رکھے۔

وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا

اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔

وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا

اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے۔

صحيح الجامع الصغير (٧٧٠)وابن حبان (٤١٦٣)

حسن

روزے دار کے لیے دو خوشیاں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے:

الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

''روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، میری وجہ سے وہ اپنی خواہش کو اور کھانے اور پینے کو چھوڑتا ہے، اور روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی جس وقت روزہ افطار کرتا ہے اور ایک خوشی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس وقت اپنے رب سے ملاقات کرے گا، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے۔''

بخاری: ②⑨④⑦

روزہ سفارش کرے گا:

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ قَالَ فَيُشَفَّعَانِ

''روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا کہ پروردگار میں نے دن کے وقت اسے کھانے اور خواہشات کی تکمیل سے روکے رکھا اس لئے اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما، اور قرآن کہے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے سے روکے رکھا اس لئے اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما چنانچہ ان دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔''

مسند احمد: ⑥②⑥⑥

روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثلاث دعوات مستجابات: دعوة الصائم و دعوة المظلوم و دعوة المسافر

''تین دعائیں قبول ہوتی ہیں، روزے دار کی دعا، مظلوم کی دعا اور مسافر کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دعا۔‘‘

الجامع الصغیر:①④③⑤)صحیح

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إن لله تبارك وتعالى عتقاء في كل يوم وليلة يعني في رمضان وإن لكل مسلم في كل يوم وليلة دعوة مستجابة

’’بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ رمضان میں ہردن اوررات لوگوں کوآزادکرتا ہے،اور ہرمسلمان کی ہردن اوررات میں دعا قبول ہوتی ہے۔‘‘

صحیح الترغیب:②⑩⑩①

روزہ دار کے لیے حوروں کے گیت

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إن الجنة تزخرف لرمضان من رأس.....»

’’رمضان کے لیے جنت کوشروع سال سے اگلے سال تک سجایا جاتا ہے پھر جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو ایک (خاص) ہوا عرش بریں کے نیچے سے جنت کے پتوں میں سے ہوکر گزرتی ہوئی خوبصورت حوروں تک پہنچتی ہے تب وہ کہہ دیتی ہیں:

يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْوَاجًا
تَقِرُّ بِهِمْ أَعْيُنُنَا وَتَقِرُّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا

’’اے ہمارے رب! ہمارے لیے اپنے بندوں میں سے ایسے جوڑے بنا دے جن سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو اور ان کو ہمارے ذریعے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔‘‘

البیهقي في شعب الإیمان (۳۲۱/۳)

روزہ جنتی محلات کا مالک بناتا ہے

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جنت میں کچھ محلات ہیں جن کے بیرونی حصے سے ان کا اندرونی حصے اور اندرونی حصے سے بیرونی حصہ نظر آتا ہے (اس قدر وہ نفیس وعمدہ ہیں) تو ایک اعرابی نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! یہ کس کو اللہ عطا کرنے والا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَعَدَّ اللّٰهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَلَانَ الْكَلَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ» .

’’یہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے تیار کیے ہیں جو (لوگوں کو) کھانا کھلائے، نرم گفتگو کرے، روزے کثرت سے رکھے اور جب لوگ سو رہے ہوں تو وہ نماز پڑھے۔‘‘

مسند أحمد (٦٣٢٦)

بدنصیب روزہ دار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ

’’کتنے ہی روزے دار ایسے ہوتے ہیں جن کے حصے میں بھوک پیاس آتی ہے، اور کتنے ہی تراویح میں قیام کرنے والے ہیں جن کے حصے میں صرف شب بیداری آتی ہے۔‘‘

مسند احمد: ۵۸۶۹، وابن ماجه: ۱۶۹۰ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ اس کو دور کرے

حضرت حسن رحمہ اللہ کے دادا حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

فَلَمَّا رَقِيَ عَتَبَةً قَالَ آمِينَ ثُمَّ رَقِيَ عَتَبَةً أُخْرَى فَقَالَ آمِينَ ثُمَّ رَقِيَ عَتَبَةً ثَالِثَةً فَقَالَ آمِينَ ثُمَّ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ قُلْتُ آمِينَ قَالَ وَمَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ قُلْتُ آمِينَ فَقَالَ وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ قُلْ آمِينَ فَقُلْتُ آمين

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی پہلی سیڑھی پر چڑھے تو آمین کہا، پھر دسری سیڑھی پر چڑھے تو آمین کہا، پھر آپ تیسری سیڑھی چڑھے تو آمین کہا، پھر آپ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آدمی رمضان کو پائے اور اس کے گناہوں کی معافی نہ ہو تو اس شخص کو اللہ دور کردے (اپنی رحمت سے) تو میں نے آمین کہا، اور اس نے کہا جو شخص اپنے والدین کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو پائے پھر بھی جہنم میں چلا جائے اللہ اس کو بھی دور کردے، تو میں نے آمین کہا، پھر اس نے کہا جس شخص کے پاس آپ کا ذکر ہو تو وہ آپ پر درود نہ پڑھے تو اللہ اسے بھی دور کردے۔ تو میں نے آمین کہا۔''

صحیح ابن حبان: ۹۱۰۴ ، صحیح الترغیب: ۹۹۶

روزے سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ (البقرۃ:183)

''اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔''

تقویٰ صرف گناہوں کو چھوڑنے کا نام نہیں بلکہ گناہ چھوڑنے اور نیکی کرنے کا نام ہے۔ اور یہ اعلانیہ اور سرا دونوں حالتوں میں ہونا چاہیے۔ بصورت دیگر وہ اعمال جو لوگوں کو دکھانے کیلیے کیے جاتے ہیں یا گناہ جو لوگوں کے ڈر سے چھوڑے جاتیہیں یہ بے فائدہ ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی نے فرمایا میں جانتا ہوں ان لوگوں کو جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے

فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا، قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ، وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ، وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ، وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ، وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ انْتَهَكُوهَا

''اللہ تعالیٰ ان کو اس غبار کی طرح کر دے گا جو اڑ جاتا ہے۔ ثوبان نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا حال ہم سے بیان کر دیجئے اور کھول کر بیان فرمایئے تا کہ ہم لاعلمی سے ان لوگوں میں نہ ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا تم جان لو کہ وہ لوگ تمہارے بھائیوں میں سے ہیں اور تمہاری قوم میں سے اور رات کو اسی طرح عبادت کریں گے جیسے تم عبادت کرتے ہو لیکن وہ لوگ یہ کریں گے کہ جب اکیلے ہوں گے تو حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے۔''

ابن ماجة، الزُّهْدِ، بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ، ⑤④②④ ، صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ گناہوں سے بچاتا ہے

روزہ گناہوں سے بچاؤ کا ذریعہ اور ڈھال ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ» .

''روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے۔''

صحیح الجامع الصغیر (٣٨٦٦)

نیز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے کیونکہ یہ (شادی) نظروں کو انتہائی جھکا دینے والی اور شرمگاہوں کی خوب حفاظت کرنے والی ہے اور جو طاقت نہ رکھے اسے چاہیے کہ وہ روزے رکھے یہ اس کے لیے ڈھال ہوں گے۔''

صحیح البخاری، الصوم، باب الصوم لم خاف علی نفسه العزبة (١٩٠٥)

روزہ جہنم سے بچاتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَحِصْنٌ حَصِينٌ مِنَ النَّارِ» .

''روزہ ڈھال اور آگ سے بچاؤ کا مضبوط ترین قلعہ ہے۔''

صحیح الجامع الصغیر (٣٨٦٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''روزہ آگ سے ڈھال ہے روزہ دار کو چاہیے کہ وہ فضول اور فحش باتیں نہ کرے اگر کوئی اس سے لڑے یا گالی دے تو وہ اسے کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔''

البخاری، الصوم، باب فضل الصوم (١٨٩٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک میں کرنے والے کام

روزہ رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

''جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''

بخاری، الصیام، باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا (۱۹۰۱) ومسلم (۷۵۹) والترمذی (۸۰۸)

قیام اللیل یا تراویح:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجزم حکم تو نہیں دیتے تھے البتہ قیام رمضان کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

''جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر وثواب کی امید سے قیام رمضان (نماز تراویح) میں شرکت کی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''

ترمذی، الصوم، باب الترغیب فی قیام رمضان وما جاء فیه من الفضل (۸۰۸) ومسلم (۷۵۹) وابوداؤد (۱۳۷۱)

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی قیام نہیں کروایا۔ یہاں تک کہ سات راتیں باقی رہ گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تہائی رات تک ہمیں نماز تراویح پڑھائی جب چھٹی رات تھی (یعنی چھ راتیں باقی رہ گئیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قیام کروایا، جب پانچویں رات تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آدھی رات تک قیام کرایا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کاش اس رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزید نماز پڑھاتے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ))

''بے شک جب کوئی شخص امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے یہاں تک کہ وہ امام فارغ ہو جاتا ہے تو اس شخص کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے''

ابوداؤد، شهر رمضان، باب فی قیام شهر رمضان (١٣٧٥) والترمذی (٨٠٦) صحیح

صدقہ وخیرات:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنْ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

بخاری، الصیام ①⑨⑩②

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کے کاموں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور آپ کی سب سے زیادہ سخاوت رمضان کے مہینے میں ہوتی تھی۔۔۔اس مہینے میں (قرآن کا دور کرنے کیلئے) آپ سے جب جبرئیل ملتے تو آپ کی سخاوت اتنی زیادہ اور عام ہوتی جیسے تیز ہوا ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔''

یہ صدقہ ہوتا تھا زکواۃ نہیں زکواۃ جب مال پر سال گزر جائے زکواۃ ادا کرنی چاہیے صرف رمضان میں نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزے کی حالت میں جھوٹ نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

''جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔''

بخاری، الصیام ③⑩⑨①

لڑائی جھگڑا نہیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ

''انسان کے ہر عمل کا بدلہ ہے، مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں اور روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو، تو نہ شور مچائے اور نہ فحش باتیں کرے اگر کوئی شخص اس سے جھگڑا کرے یا گالی گلوچ کرے تو کہہ دے میں روزہ دار آدمی ہوں۔''

بخاری: ④⑩⑨①

☆ قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرنا

☆ قرآنِ کریم کی تلاوت میں خوف وبکاء کی مطلوبیت:

قرآن کریم کو پڑھتے اور سنتے وقت انسان پر خوف اور رقت کی کیفیت طاری ہونی چاہیئے۔ قرآن کو محض تاریخ وقصص کی کتاب نہ سمجھا جائے بلکہ اسے کتاب ہدایت سمجھ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھا جائے، آیات وعد اور وعید اور انذار و بشارت پر غور کیا جائے، جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت اور اس کی بشارتوں اور نعمتوں کا بیان ہے وہاں اللہ سے ان کا سوال کیا جائے اور جہاں عذاب اور وعید کا تذکرہ ہو وہاں ان سے پناہ مانگی جائے۔

☆ اعتکاف کا اہتمام کرنا

☆ لیلۃ القدر کی تلاش

☆ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا

☆ کثرت سے دُعا کرنا

☆ ایک دوسرے کے حق میں غائبانہ دعا کرنا

☆ حق تلفیوں کا ازالہ اور گناہوں سے اجتناب کرنا

☆ اپنے دلوں کو باہمی بغض وعناد سے پاک کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان کے اُحکام ومسائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ [سورة البقرة(۲/ ۱۸۷)]

''تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ (صبح صادق) سیاہ دھاگے (رات) سے ظاہر ہوجائے''

تمہیدی کلمات:

جس طرح دوسرے ارکان اسلام اور دین کی عمارت کے قیام کا باعث ہیں اسی طرح روزہ بھی دین کی عمارت کا ایک عظیم الشان ستون ہے۔روزہ مسلمانوں میں صبر، ضبط، ایثار، بردباری، تحمل، مروت، سلوک، غم خواری، حوصلہ، ثابت قدمی اور احساس غربت جیسے فضائل پیدا کرتا ہے۔آدمی کو مشکلات اور مصیبتوں پر قابو پانے کا عادی بناتا ہے، بھوک پیاس پر قابو پانے سے اس کو جفاکشی اور جہاد کی مشقت برداشت کرنے کا سبق سکھاتا ہے، شہوت کو دبا کر روحانیت کو ابھارتا اور انسان کے اخلاق وکردار کو سنوارتا ہے۔

آج کے خطبہ میں ہم رمضان المبارک کے اُحکام ومسائل کا تذکرہ فرمائیں گے۔

روزے کی آمد پر مؤمنوں کو خوشیاں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان کا ہر عمل خود اسی کیلئے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہی اسکا بدلہ دوں گا۔روزہ گناہوں کے لیے ایک ڈھال ہے۔اگر کوئی روزے سے ہوتو اسے فحش گوئی نہیں کرنی چاہئے اور نہ ہی شور مچانا چاہئے۔اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑنا چاہے تو اسکا جواب صرف یہ ہو کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں۔اس ذات کی قسم جس ہاتھ میں محمد کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے

((لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا :اِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ))

''روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہونگی (ایک تو جب) وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسری) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب حاصل کر کے خوش ہوگا''

[صحیح بخاری،الصیام،باب هل يقول انی صائم اذا شتم(١٩٠٤)ومسلم(١١٥١)]

چاند دیکھنے کی دعا

۱.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور شوال کا چاند دیکھ کر ختم کرو اور اگر تم پر بادل ہو تو شعبان کی تعداد تیس پوری کرو''

[بخاری(١٩٠٩)ومسلم(١٠٨١)]

۲.....حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

((اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ))

''اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لیے امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کا چاند بنا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلوع فرما، اے چاند! ہمارا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔''

[ترمذی، ابواب الدعوات، باب مایقول عند رؤیة الھلال(۳٤٥١)]

روزہ کے لیے نیت ضروری ہے

فرض روزوں کیلئے رات کو طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت کرنا ضروری ہے۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ))

''جس نے فجر سے پہلے روزے کی پختہ نیت نہ کی تو اسکا روزہ نہیں''

[ابو داؤد(۲۱۳)وترمذی(۸۳۰)]

نیت کا محل دل ہے نہ کہ زبان اور دل کے ارادے کا نام نیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزہ رکھنے کی نیت کے کوئی الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں۔ یہ جو عام کیلنڈروں میں روزے کی نیت کے الفاظ لکھے جاتے ہیں۔

(وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ)

بالکل بے اصل ہیں اسکی کوئی بھی سند نہیں ہے نیز یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

سحری کے اُحکام

بعض سحری کا کھانا ضروری نہیں سمجھتے اور رات کو ہی کھا پی کر سو جاتے ہیں یا آدھی رات کو کھا لیتے ہیں یہ دونوں ہی باتیں غلط ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سحری کا وقت یہ بیان فرمایا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ [سورة البقرة(۲/ ۱۸۷)]

''تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ (صبح صادق) سیاہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دھاگے (رات) سے ظاہر ہو جائے"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ اُمِرْنَا بِتَعْجِيْلِ فِطْرِنَا وَتَاْخِيْرِ سُحُوْرِنَا))

"بیشک ہم انبیاء گروہ ہیں ہمیں جلد افطاری کرنے اور تاخیر سے سحری کھانے کا حکم دیا گیا ہے"

[الصحيحة(٣٧٦/٤)طبرانی کبیر(١١٤٨٥)]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِيْ السَّحُوْرِ بَرَكَةً))

"سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے"

[بخاری(١٩٢٣) ومسلم(١٠٩٥)]

اگر سحری کھاتے اذان ہو جائے تو فوراً کھانا چھوڑ دینا ضروری نہیں بلکہ حسب ضرورت جائز اور مباح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا سَمِعَ اَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْاِنَاءُ عَلٰى يَدِهِ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ))

"جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور (کھانے پینے) کا برتن اسکے ہاتھ میں ہو تو اسے رکھے مت بلکہ اس سے اپنی ضرورت پوری کرے"

[ابو داؤد(٢٣٥٠)الصحيحة(١٣٩٤)]

افطاری کے اُحکام

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا اَقْبَلَ الَّلَيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ))

"جب رات آئے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے کے افطار کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت ہو گیا‘‘

[بخاری(۱۹۵٤)ومسلم(۱۱۰۰)]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ))

’’لوگ جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے ہمیشہ خیر و عافیت سے رہیں گے‘‘

[بخاری(۱۹۵۷)ومسلم(۱۰۹۸)]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے

((ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاء اللّٰه))

’’پیاس ختم ہو گئی رگیں تر ہو گئیں اور روزے دار کا اجر ان شاء اللہ ثابت ہو گیا‘‘

[ابو داؤد(۲۳۵۷)نسائی فی السنن الکبریٰ(۳۳۲۹)]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُفْطِرُ عَلٰى رُطَبَاتٍ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَعَلٰى تَمَرَاتٍ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَمَرَاتٍ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَّاءٍ))

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوہاروں سے روزہ افطار کرتے اگر چھوہارے نہ ہوتے تو پانی چند گھونٹ پی لیتے‘‘

[ترمذی(۹٦۹)]

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ غَيْرَاَنَّهُ لَا يُنْقَصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئاً))

''جس نے روزے دار کا روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا اجر ملے گا جتنا اجر روزے دار کیلئے ہوگا اور روزے دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی'' [

ترمذی(٦٤٧)]

رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس روزہ افطار کیا اور پھر انہیں یہ دعا دی

((اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ))

''روزے داروں نے تمہارے ہاں افطاری کی اور نیک لوگوں تمہارا کھانا کھایا اور اللہ کے فرشتے تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں''

[ابو داؤد(٣٨٥٤)ابن ماجه(١٧٤٧)]

روزے دار کیلئے جائز امور

① حالت جنابت میں سحری کھالینا اور غسل بعد میں کرنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ کو(بعض اوقات)اس حالت میں فجر ہوتی کہ آپ ﷺ جنبی ہوتے سحری کھالیتے اور پھر غسل کرتے''

[بخاری(١٩٢٦)ومسلم(١١٠٩)]

② روزے دار مسواک کرسکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر میں امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا''

نبی کریم ﷺ کا یہ حکم عام ہے جو روزے دار اور غیر روزے دار کو شامل ہے ۔صحابی رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں کہ:

((رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ))

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا''

[بخاری تعلیقا(۱۹۳٤)]

③ ٹوتھ پیسٹ کا حکم روزے دار کیلئے: اگر ٹوتھ پیسٹ حلق میں نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن بہتر یہ کہ ٹوتھ پیسٹ رات کو استعمال کیا جائے اور دن کو مسواک استعمال کرنا سنت رسول کی پیروی ہے۔

④ ناک میں پانی چڑھانا اور کلی کرنا: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وضو اچھی طرح پورا کرو اور ناک میں اچھی طرح پانی چڑھاؤ مگر روزہ کی حالت میں (ایسا نہ کرو)'' [ابوداؤد(۲۳٦٦)ترمذی(۷۸۸)]

⑤ بیوی کا بوسہ لینا بشرطیکہ خود پر کنٹرول ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ لیتے اور بغل گیر ہوتے اور آپ ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے''

[بخاری(۱۹۲۷)ومسلم(۱۱۰٦)]

⑥ کسی چیز کو چکھنا جو حلق میں داخل نہ ہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''ھنڈیا یا کسی چیز کا ذائقہ معلوم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ [بخاری(۱۹۳۰)]

⑦ آنکھ میں سرمہ لگانا یا دوائی کے قطرے ڈالنا [بخاری(۱۹۳۰)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ روزہ میں بھول کر کھالینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے تو (اسے چاہیے) کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پیلایا ہے'' [بخاری(۱۹۳۳)ومسلم(۱۱۵۵)]

⑨ گرمی کی وجہ سے روزے میں غسل کرنا

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی بہا رہے تھے اور روزے دار تھے'' [ابو داؤد(۲۳۶۵)]

⑩ سینگی یا پچھنے لگوانا

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام میں اور روزے کی حالت میں پچھنا لگوایا'' [بخاری(۱۹۳۸)]

روزہ توڑ دینے والی چیزیں

① جان بوجھ کر کھانے اور پینے سے

﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ . . . . . ﴾

''کھاؤ پیئو یہاں تک کہ رات کے تاریک خط سے صبح کا سپید خط ممتاز ہو جائے۔ پھر روزے کو ابتدائے شب (شام) تک پورا کرو''۔ [سورۃ البقرۃ(۱۸۷/۲)]

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں سحری کے بعد سے غروب آفتاب تک کھانے پینے سے رکنے کا حکم دیا ہے۔

② جماع کرنے سے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ أَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾

''تمہارے لئے روزہ کی شب میں اپنی بیویوں سے مقاربت حلال کی گئی، تمہارا اور ان کا ہمیشہ کا ساتھ ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ تم اس میں خیانت کرتے تھے، پس اس نے تم کو معاف کر دیا۔ اب ان سے ملو جلو اور اللہ نے تمہاری قسمت میں جو لکھا ہے، اس کو ڈھونڈو''۔ [سورة البقرة(۲/۱۸۷)]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''ایک آدمی آیا عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس چیز نے ہلاک کیا اس نے کہا رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیلئے کفارہ لازم قرار دیا۔ گردن آزاد کرے یا دو ماہ کے پے در پے روزے رکھے یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔ [بخاری(۱۹۳۶)ومسلم(۱۱۱)]

③ جان بوجھ کر قے کرنے سے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جسے روزے کی حالت میں قے آجائے اس پر قضا نہیں اگر جان بوجھ کر قے کرے تو قضا دے'' [ابو داؤد(۲۳۸۰) ترمذی(۷۱۶)]

④ حیض یا نفاس شروع ہونے سے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے یا بچہ جنم دیتی ہے نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے یہی اس کے دین کا نقصان ہے'' [بخاری(۱۹۵۱)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان اور تراویح

رمضان کی ایک اہم فضیلت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا (یعنی رات کو تراویح پڑھیں) اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

[بخاری(۲۰۰۹)ومسلم(۷۵۹)]

تراویح کی رکعتوں کی تعداد کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَاكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهِ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً))

''رمضان اور غیر رمضان میں نبی پاک ﷺ (رات کی نماز) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے'' [بخاری(۱۱۴۷)ومسلم(۷۳۸)]

اعتکاف

اللہ تعالیٰ نے اعتکاف میں بیٹھنے والوں کی تعریف قرآن مجید میں یوں بیان فرمائی ہے۔

﴿ وَ عَهِدْنَا اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾

''اور ہم نے حکم کیا ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) کو کہ وہ میرے گھر کو پاک رکھیں طواف کرنے والوں، اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع وسجدہ کرنے والوں (یعنی نماز پڑھنے والوں) کے لیے۔'' [البقرہ: ۱۲۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

«كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ».

''نبی کریم ﷺ آخری عشرے میں اتنی محنت کرتے کہ جتنی دوسرے دنوں میں نہ کرتے۔''

ابن ماجه، الصوم، باب فی فضل العشر الأواخر من شهر رمضان (١٧٦٧) والصحيحة (٢١٢٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری دھا کہ شروع ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی کمر کس لیتے، رات بھر جاگتے رہتے اور اپنی بیویوں کو بھی جگاتے۔''

البخاری، فضل ليلة القدر، باب العمل فی العشر الأواخر من رمضان (٢٠٢٤) ومسلم (١١٧٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''نبی پاک ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے حتی کہ آپ ﷺ وفات پا گئے''

[بخاری(٢٠٢٦)ومسلم(١١٧٢)]

خواتین بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں مگر مسجد میں بیٹھیں' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''نبی پاک ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے حتی کہ آپ ﷺ وفات پا گئے پھر آپ ﷺ کی بیویاں اعتکاف کرتی تھیں''

[بخاری(٢٠٢٦)ومسلم(١١٧٢)]

شب قدر

ماہ رمضان مسلمانوں کو ایک ایسی رات بھی تحفے میں عطا کرتا ہے جسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴾ [سورة القدر:٣-٥]

''شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔اس (میں ہر کام) سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل علیہ السلام) اترتے ہیں۔یہ سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے''

حدیث میں ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ یہ (بابرکت) مہینہ تمھارے پاس آیا ہے (اسے غنیمت سمجھو) اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی خیر وبرکت سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر وبرکت سے محروم رہا اور اس کی خیر وبرکت سے صرف وہی محروم رہتا ہے جو (ہر قسم کی خیر) سے محروم ہو۔''

ابن ماجه، الصيام، باب ما جاء فی فضل شهر رمضان (١٦٤٤) وصحيح ابن ماجه (١٣٣٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصٰى» .

''بلاشبہ اس (قدر کی رات) زمین میں فرشتوں کی تعداد کنکریوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔''

الصحيحة (٢٢٠٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرتا ہے۔اسکے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[بخاری ،فضل لیلة القدر ،باب فضل الیلة القدر (٢٠١٤)ومسلم(٧٦٠)]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شب قدر رمضان کے آخری دھاکے کی طاق راتوں میں تلاش کرو''

[بخاری(٢٠١٧)ومسلم(١١٢٩)]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی' وہ ایسے ہوتا ہے جیسے تھالی اور جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ''

[مسلم(٧٦٢)(١١٧٠)]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شب قدر آسان اور معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی۔اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اسکی سرخی مدہم ہوتی ہے''

[ابن خزیمه(٢٣١/٣)حسن]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ شب قدر ہے تو میں کیا پڑھوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دعا پڑھو:

((اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ)) [ترمذی(٣٥١٣)]

''اے اللہ تو بہت معاف کرنیوالا ہے معاف کرنا تجھے پسند ہے پس مجھے معاف فرمادے''

صدقہ فطر

ماہ رمضان میں کوتاہی یا کمی وغیرہ ہو جاتی ہے تو اس کی تلافی کیلئے صدقہ الفطر لازم کر دیا گیا ہے ۔ہر مسلمان پر یہ صدقہ عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''فرض قرار دیا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کہ وہ جو روزہ میں لغو اور فحش بات ہوگئی ہو اسکا کفارہ ہے اور مساکین کیلئے خوراک ہے جو نماز عید الفطر سے پہلے ادا کرے وہ صدقہ فطر قبول اور جو بعد میں ادا کرے وہ عام صدقہ ہے''

[ابو داؤد، الزكاة ،باب زكاة الفطر (١٦٠٩)]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر مقرر فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا ہر مسلمان پر فرض ہے''

[بخاری (١٥٠٣)ومسلم(٩٨٤)]

نوٹ: ایک صاع حجازی 2 کلو 100 گرام ک (یا تقریباً ڈھائی کلو) ا ہوتا ہے ہر شخص سے 2 کلو 100 گرام غلہ ادا کیا جائے۔ بہتر ہے کہ کوئی جنس نکالی جائے لیکن اس کی قیمت ادا کرنا بھی جائز ہے۔

نفلی روزے

ا.....ماہ شوال کے چھ روزے

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے راوی سے کہ جن کا نام عمر بن ثابت ہے یہ حدیث بیان کی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ))

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے بھی رکھے تو وہ ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مانند ہوگا۔''

[مسلم، الصيام ، باب استحباب صوم ستة ايام من شوال اتباع لرمضان(٢٧٥٨)]

٢.....عاشوراء کا روزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس محرم کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا تو لوگوں نے کہا یقیناً یہود و نصاریٰ اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ (اس لیے روزہ رکھتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ))

''آئندہ سال ان شاء اللہ ہم نو محرم کا روزہ رکھیں گے''

لیکن آئندہ سال (اس دن) سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا کو چھوڑ گئے۔

[صحيح مسلم، الصيام، باب اى يوم الصيام فى عاشوراء (١١٣٤) وابوداؤد (٢٤٤٥)]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ))

''اللہ تعالیٰ یوم عاشورا کے روزے کے عوض گذشتہ سال کے گناہ معاف فرما دیں گے''

[صحيح مسلم، الصيام، باب استحباب صيام ثلثه....(١١٦٢) وابو داؤد (٢٣٢٥)]

۳.....ذوالحجہ کے دنوں اور سوموار اور جمعرات کا روزہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کے پہلے نو روزے، یوم عاشوراء کا روزہ اور ہر ماہ تین دن کے روزے رکھا کرتے تھے، تین دن کے روزے ہر ماہ کی ابتدائی سوموار اور پہلی دو جمعراتوں کے روزے ہیں۔ [صحيح ابى داؤد، الصيام، باب فى صوم العشر (٢١٢٩) ابو داؤد (٢٤٣٧)]

۴.....یوم عرفہ یعنی نو ذوالحجہ کا روزہ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ سَنَتَيْنِ مَاضِيَةً وَمُسْتَقْبِلَةً»

''عرفہ کے دن (یعنی نو ذوالحجہ) کا روزہ دو سال ایک گزشتہ اور ایک آئندہ کے گناہ مٹا دیتا ہے۔''

مسند احمد (٢٩٦/٥) ومسلم (١١٦٢) والترمذى (٧٤٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵.....ایام بیض کے روزے

حضرت ملحان قیسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایام بیض یعنی چاند کی ، تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ہمیشہ کے روزوں کی مانند ہیں''

[سنن ابی داؤد، الصوم(۲۴۴۹)ابن ماجة(۱۷۰۷)]

روزہ چھوڑنے کے نقصانات

تارک صوم کبیرہ گناہ کا مرتکب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین اسلام کی تین بنیادیں ہیں:

«مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ وَصَوْمُ رَمَضَانَ».

''جس نے ان میں سے کسی ایک کو بھی اس کا انکار کرتے ہوئے چھوڑ دی اسے قتل کرنا جائز ہے کلمہ شہادت، فرض نماز اور رمضان کے روزے۔''

مسند أبي يعلى (٢٣٤٩/٤)

روزہ چھوڑنے والا رحمت الٰہی سے دور

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور کہا آمین آمین آمین۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! آپ منبر پر چڑھے اور آپ نے کہا: آمین، آمین، آمین (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا:

«مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلْ آمِيْن ، فَقُلْتُ: آمِيْن» .

جس شخص کی زندگی میں رمضان المبارک کا مہینہ آیا اور وہ اس میں اپنی بخشش نہ کروا سکا تو وہ آگ میں داخل ہوا اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہہ دیا.....!

صحيح الترغيب والترهيب ، الصوم، باب الترغيب فى الصوم مطلقا (٩٨٠) وأحمد (٤٠٢/٢)

بغیر عذر روزے چھوڑنے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر کسی نے رمضان میں کسی عذر اور مرض کے بغیر ایک دن کا بھی روزہ نہ رکھا تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا بدلہ (یعنی قضاء) نہیں ہو سکتے۔''

صحيح بخارى تعليقا، الصوم ، باب إذا جامع فى رمضان (١٩٢٥)

وقت افطار سے پہلے افطار کرنے انجام

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میں ایک دفعہ سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے انھوں نے میرے دونوں بازوؤں کو پکڑا اور مجھے ایک پہاڑ پر لائے اور ان دونوں نے کہا اس پر چڑھو میں نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا انھوں نے کہا ہم آپ کے لیے اسے آسان کر دیتے ہیں پھر میں چڑھا حتی کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا وہاں میں نے سخت قسم کی آوازیں سنیں میں نے دریافت کیا کہ یہ آوازیں کیسی ہیں انھوں نے کہا کہ یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔ پھر وہ مجھے لے کر کچھ آگے چلے وہاں میں نے کچھ ایسے الٹے لٹکے ہوئے لوگ دیکھے جن کے منہ چیرے گئے تھے اور ان سے خون بہہ رہا تھا میں نے کہا یہ کون ہیں انھوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت افطار سے پہلے روزہ افطار کر لیا کرتے تھے۔

ابن خزيمة (١٩٨٦) وابن حبان (٧٤٤٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہ رمضان تاریخ کے آئینہ میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يـا أَيُّهَـا الَّـذِيـنَ آمَـنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ (البقرة:۱۸۳)

''اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

تمہیدی کلمات:

آج کی اس نشست میں ہم ماہ رمضان میں ہونے والے بعض اہم واقعات کا ذکر کریں گے جو عہد رسالت یا اس کے بعد وقوع پذیر ہوئے تاکہ ہم اپنی تاریخ سے واقف ہو کر مستقبل کے لیے اصول زندگی مرتب کر سکیں۔ اور جو ہستیاں اس ماہ میں دنیا چھوڑ کر چلی گئیں ان کے لیے رب کے حضور دعا کریں کہ اللہ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطاء فرما۔

۱.....پہلی وحی کا نزول:

پہلی وحی پیر کے دن اکیس رمضان المبارک کو رسول اللہ ﷺ کی پیدائش سے تقریباً ساڑھے چالیس سال بعد اس وقت نازل ہوئی جب آپ غار حراء میں عبادت میں مشغول تھے۔

آپ ﷺ قبل از نبوت کریمانہ صفات، جود وسخاوت، صدق و امانت، صلہ رحمی سے خوب معروف تھے۔ چالیس سال کی عمر مبارک ہونے کو تھی۔ آپ کے لیے تعبد تنہائیاں محبوب بنا دی گئیں۔ غارِ حرا میں آپ کئی روز تک کے لیے توشہ لے جاتے اور ذکر اللہ میں مشغول رہتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھ ماہ تک مبشرات خواب آئے تھے۔ جو روشن دن کی طرح سچے خواب تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ میرے خواب علم نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔ کیوں کہ نبوت کی مدت ۲۳ سال ہے اور تئیس سالوں کے چھ ماہ اگر بنائے جائیں تو وہ ۴۶ چھیالیس بنتے ہیں۔ بالآخر آپ ﷺ چالیس سال کی عمر مبارک میں محمد بن عبداللہ سے محمد رسول اللہ ﷺ بنائے گئے۔

آپ ﷺ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی شکل وصورت میں چھ سو پروں سے حکم ربانی سے نمودار ہوئے اور وحی نازل فرمائی سورۃ العلق کی ابتدائینا زل فرمائیں۔ پھر فترۃ الوحی ہوا وحی رک گئی جو کہ چند روز تک کے لیے تھی۔ دوسری روایت اڑھائی تین سال والی بھی ہے پھر آپ پر بروز سوموار ماہ رمضان لیلۃ القدر میں وحی نازل فرمائی گئی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی معیت میں ورقہ بن نوفل کے پاس گئے جو کہ عیسائیت قبول کر چکے تھے اس نے آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کی تائید فرمائی۔ اس کی تفصیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں چالیس سال کی عمر میں حراء میں آپ علیہ الصلوۃ والسلام تشریف فرما تھے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس فرشتہ آیا جناب جبریلؑ نے آکر آپ سے کہا:

((اِقْرَأ))

''پڑھیے''

آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

((مَا أنَا بِقَارِی))

''میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں''

آپ بتاتے ہیں 'اس نے مجھے پکڑ کر بھینچا یعنی زور سے دبایا۔ اس سے میری ہمت جاتی رہی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

((اِقْرَأ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پڑھئے''

میں نے کہا:

((مَا أَنَا بِقَارِی))

''میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں''

اب اس نے مجھے دوسری بار پکڑا اور بھینچا حتی کہ میری طاقت جواب دے گئی پھر اس نے مجھے چھوڑ تو دیا، لیکن پھر وہی بات:

((اِقْرَأ))

''پڑھئے''

میں نے بھی وہی بات دہرادی

((مَا أَنَا بِقَارِی))

''میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں''

اب اس نے مجھے تیسری بار پکڑ کر بھینچا اور پھر چھوڑتے ہوئے کہا۔

﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ »خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ »اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ﴾

''اپنے رب کے نام سے پڑھئے جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھئے اور آپ کا ربّ بڑا کریم ہے'' سورۃ العلق (۹۶/۱ تا ۳)

اللہ کے رسول ﷺ رسالت کا یہ پیغام لے کر لوٹے تو آپ کا دل دھڑک رہا تھا آپ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا:

((زَمِّلُوْنِیْ » زَمِّلُوْنِیْ))

''مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ پر کمبل ڈال دیا حتی کہ گھبراہٹ کی کیفیت جاتی رہی اب آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ساری صورتحال بتلائی اور کہا:

((لَقَدْ خَشِيْتُ عَلَى نَفْسِيْ))

مجھے تو اپنی جان کا خطرہ ہونے لگا ہے''

تو جواباً حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((كَلَّا وَاللّٰهِ ! مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِيْ الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ))

''ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی پریشان نہیں کرے گا کیونکہ آپ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں، آپ درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، بے وسیلہ لوگوں کو کما کر دیتے ہیں، مہمان کی خدمت وتکریم کرتے ہیں اور ظالم وزور آور غاصبوں کے دباؤ کے باوجود آپ حق کا ساتھ دیتے ہیں''

اب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمراہ لیا اور اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد کے پاس لے گئیں ورقہ وہ شخص تھے جنھوں نے جاہلیت کے دور میں عیسائیت کو اختیار کر لیا تھا۔ وہ عبرانی زبان کے کاتب تھے چنانچہ بتوفیق الٰہی انجیل کو بھی عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے اب بوڑھے اور نابینے ہو چکے تھے حضرت خدیجہؓ نے ان سے کہا:

''اے چچا کے بیٹے! ذرا بھتیجے کی بات سنو''۔

ورقہ نے اللہ کے رسول سے کہا:

''اے میرے بھائی کے بیٹے آپ نے جو دیکھا ہے وہ بتلایئے ،اللہ کے رسول نے جو دیکھا تھا وہ سارا بتلا دیا، اب ورقہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے کہنے لگا:

((هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ تو وہی ناموس ہے جو اللہ نے وحی دے کر موسیٰ علیہ السلام پر بھیجا تھا''

کاش! میں اس وقت جوان ہوتا، کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔

آپ نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا: کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے حالانکہ میں تو ان میں معزز، سچا اور امانت دار معروف ہوں''

ورقہ نے کہا: ہاں! ایسا ہی ہوگا کیونکہ جو شخص بھی آپ کی طرح حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہو گئے اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ دور مل گیا تو میں ہر طرح سے آپ کی مدد کروں گا''۔

پھر تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ ورقہ فوت ہو گئے اور کچھ عرصہ کے لئے وحی کا سلسلہ بھی رکا گیا۔

بخاری، بدء الوحی، باب کیف کان بدء ... (۳)(۳۳۹۲)فتح الباری(۱/ ۲۷)ورحمة للعالمین(۱/ ٤٧)وسیرت ابن هشام(۱/ ۲۳٥، ۲۳٦)

۲.....حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا قبول اسلام اور وفات:

ہجرت سے تین سال قبل دس نبوی رمضان المبارک میں ان کی وفات ہوئی، اس وقت ان کی عمر ٦٥ سال اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچاس سال تھی۔ اور اسی سال آپ کے چچا ابو طالب کی وفات ہوئی، اس سال کو عام الحزن کہا جاتا ہے۔

حضرت خدیجہ نے سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔ یہ رمضان کی بات ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے تو دیر تک انکی تعریف کرتے رہتے، آپ کو اکتاہٹ ہی محسوس نہ ہوتی۔ ان کیلئے مغفرت کی دعائیں کرتے۔ ایک دن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا تذکرہ کیا تو مجھے غیرت آ گئی۔ میں نے کہا: آپ ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرخ رنگ، چوڑے جبڑے والی بڑھیا کو یاد کرتے رہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسکے بدلے ایک نوعمر بیوی عطا کردی ہے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بڑے غضب ناک ہوئے تو میرا دل خوفزدہ ہوگیا، میں نے دل میں کہا: الٰہی اگر تو اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے کو مٹا دے تو میں کبھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو برے لفظوں میں یاد نہیں کروں گی۔جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری دیگر گوں حالت دیکھی تو فرمانے لگے:

''تم نے ایسی بات کیسے کہہ دی؟ اللہ کی قسم! وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا تھا۔اس نے اس وقت مجھے جگہ دی جب لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا تھا۔اس سے مجھے اولاد کی نعمت میسر آئی، اس بات کا اثر آپ کی طبیعت پر ایک مہینا رہا۔''

مسند احمد (٢٤٨٦٤)، صحیح، الاصابة (٢/ ٢١٧، ٢١٨)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

((مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا وَمَا رَاَيْتُهَا قَطُّ وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ : كَاَنْ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ : اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ))

''مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی غیرت خدیجہ پر آئی حالانکہ میں نے انہیں کبھی دیکھا بھی نہیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر کثرت سے فرماتے، اکثر آپ بکری ذبح فرماتے اور اس کے اعضاء الگ الگ کرتے اور پھر انہیں خدیجہ کی سہیلیوں کو ارسال فرماتے، بسا اوقات میں آپ سے کہتی کہ دنیا میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدیجہ کے سوا کوئی عورت ہی نہیں ہے آپ فرماتے وہ ایسی اور ایسی عورت تھی (اس کی خوبیاں گنواتے) اور میری اولاد بھی اسی سے ہے۔''

صحیح بخاری، المناقب، باب علامة النبوة فی الاسلام (۳۶۰۵)، صحیح مسلم (۲۴۳۵)

یہی وہ پہلی شخصیت ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے جنت کی خوشخبری سنائی تھی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ:

'' جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ یہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تشریف لا رہی ہیں، انکے ہاتھ میں ایک برتن ہے جس میں سالن، کھانا اور پانی ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آجائیں تو انھیں انکے رب تعالیٰ اور میری طرف سے سلام کہیں اور اسے یہ خوشخبری دیں کہ اللہ نے ان کیلئے جنت میں جوف دار موتی سے ایک ایسا گھر تعمیر کیا ہے جس کا اندرونی ماحول انتہائی پرسکون ہوگا۔ نہ اس میں کوئی شور وغوغا ہوگا نہ ہی تھکن کے آثار ہوں گے اور نہ ہی کسی قسم کی اکتاہٹ کا کوئی شائبہ تک ہوگا۔''

بخاری، المناقب، باب تزویج النبی ﷺ خدیجة وفضلها (۳۸۱۹) (۳۸۲۰) ومسلم (۲۴۳۲)

۳.....والادت حسن بن علی

شبیہ الرسول، ریحانۃ النبی ﷺ، سید شباب اہل الجنۃ ابو محمد حسن بن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ سیدہ بتول فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جگر گوشۂ رسول ﷺ تھیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کے پدر جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ابن عم رسول ﷺ تھے۔ اس لحاظ سے آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی دوہرے شرف کی حامل تھی۔ سنہ ہجری کے تیسرے سال رمضان المبارک کے مہینے میں پیدا ہوئے، پیارے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پیغمبر ﷺ کو ولادت باسعادت کی خبر ہوئی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، اور فرمایا میرے بچے کو دیکھانا، کیا نام رکھا ہے۔ عرض کیا گیا ''حرب''۔ فرمایا: نہیں، اس کا نام ''حسن'' ہے۔ پیدائش کے ساتویں دِن عقیقہ کیا اور دو مینڈھوں ذبح کر کے سر کے بال اتروائے، اور ان کے ہم وزن چاندی خیرات کی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی دس اولادیں تھیں۔ آٹھ بیٹے اور دو بیٹیاں: حسن، زید، عمر، قاسم، ابوبکر، عبدالرحمٰن، طلحہ اور عبیداللہ اور دو بیٹیاں اُمّ حسن اور اُمّ اسحٰق تھیں۔ ۴۹ھ میں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بستر پر طبعی وفات پائی۔

ابن خلدون (۱۸۲/۲)

اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

میں دن کے کسی حصے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلا۔ آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خیمے کے پاس آئے اور فرمایا: چھوٹا بچہ کہاں ہے؟ کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے؟ آپ حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر میں وہ (حسن رضی اللہ عنہ) دوڑتے ہوئے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں گلے لگا لیا (معانقہ کیا) اور فرمایا:

((اللهم انی أحبه وأحب من یحبه))

''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے محبت کر۔''

صحیح بخاری (۲۱۲۲) و مسلم (۲٤۲۱/۵۷)

رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ

مشہور جلیل القدر صحابی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری (۳۷۵۲)

سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے تھے۔عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (پیار سے) حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھا رکھا تھا اور آپ فرما رہے تھے: یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے۔

صحیح بخاری (۳۷۵۳)

یہ میرے اہل بیت ہیں

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت اس حال میں نکلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر ایک ایسی چادر اوڑھے ہوئے تھے کہ جس پر کجاووں یا ہانڈیوں کے نقش سیاہ بالوں سے بنے ہوئے تھے:

((فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب:٣٣)

''اسی دوران میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی اس چادر کے اندر کر لیا پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی اپنی چادر کے اندر کر لیا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی اپنی چادر میں کر لیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی اپنی چادر میں کر لیا پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الاحزاب :۳۳)''

مسلم، فضائل الصحابة رضی الله تعالی عنهم، باب فضائل أهل بيت النبی صلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الله عليه وسلم (٢٤٢٤)

اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ کو اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کو پکڑ کر فرماتے اے اللہ ان دونوں سے محبت فرما کہ میں بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ کر اپنی ران مبارک پر بٹھاتے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دوسری ران مبارک پر بٹھا کر ان دونوں کو ملا کر فرمایا کرتے تھے:

((اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا))

''اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما کہ میں بھی ان پر مہربان ہوں۔''

بخاری، الأدب، باب وضع الصبی علی الفخذ (٦٠٠٣)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ تقریر فرما رہے تھے کہ قبیلہ ازد کا ایک گندم گوں طویل قد کا آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا:

((لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَهُ فِي حَبْوَتِهِ يَقُولُ مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَلَوْلَا عَزْمَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثْتُكُمْ))

'' میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں رکھا ہوا تھا اور فرما رہے تھے کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہئے کہ اس سے بھی محبت کرے اور حاضرین ان تک یہ پیغام پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کے ساتھ یہ بات نہ فرمائی ہوتی تو میں تم سے کبھی بیان نہ کرتا۔''

مسند احمد (٢٣١٠٦) صحيح

یہ دو جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں منبر پر دیکھا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تھے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور کبھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی جانب اور فرما رہے تھے

((ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ))

''میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو فریقوں کے درمیان صلح کرادے۔''

بخاری، المناقب باب مناقب الحسن والحسين رضى الله عنهما (٣٧٤٦)

۴.....وفات سیدہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

سیدہ فاطمہ الزہراء کی وفات ماہ رمضان ۱۱ھ بمطابق نومبر ۶۳۲ء کو ہوئی۔ سیدہ فاطمہ الزہراء بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پیاری صاحبزادی تھیں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن اطہر سے پیدا ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ پیار اپنی اسی بیٹی سے کرتے تھے۔ احادیث میں موجود ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے سفر کے لیے نکلتے اور جب واپس پلٹتے تو سب سے پہلے فاطمہ رضی اللہ عنہا

سے ملاقات کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے جو اس کو ناراض کرے گا وہ مجھ کو ناراض کرے گا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اُمت محمدیہ کی خواتین کی جنتی سردار ٹھہرایا ہے اور قیامت کے دِن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے انہی سے ملاقات کریں گے۔

طبقات ابن سعد (۱۷/۸). اسد الغابه (۵۲٤/۵).والاصابة (۱۵۷/۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِي))

''فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے جو اس کو ناراض کرے گا وہ مجھ کو ناراض کرے گا۔''

بخاری، المناقب (۳۷۱٤)

دنیا کا بہترین جوڑا

ہجرت کے دوسرے سال غزوہ بدر کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ))

''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی علی رضی اللہ عنہ سے کر دوں۔''

مجمع الزوائد الهيثمي (۱۵۲۰۸)

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنے لیے رشتہ مانگا، اس موقع پر اپنی زرہ اور دیگر کچھ سامان بیچا جس سے چار سو اسی درہم حاصل ہوئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان میں سے ایک تہائی رقم کی خوشبو خرید لیں اور دو تہائی رقم کے کپڑے۔ مجمع الزوائد (۱۵۰۳۰)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب میری شادی سیدنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو ہمارے پاس صرف مینڈھے کی ایک کھال تھی جسے ہم رات کو بستر کے طور پر استعمال کرتے تھے اور دن کو ہم اسے رکھ چھوڑتے تھے، ہمارے پاس کوئی خادم بھی نہ تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لاڈلی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اءرضی اللہ عنہا کی میرے ساتھ شادی کی تو اس کے ہمراہ ایک چادر ایک تکیہ جس میں روئی بھری ہوئی تھی۔ایک چکی،ایک مشکیزہ اور دوگھڑے میرے گھر بھیجے۔چکی چلانے سے سیدہ فاطمۃ الزہراءرضی اللہ عنہا کے ہاتھ پر نشان پڑ گیا تھا۔مشکیزے سے اس نے پانی ڈھویا جس سے اس کے گلے پر نشان پڑ گیا تھا،اس نے گھر استوار کیا جس سے اسکے کپڑے غبار آلود ہو گئے۔ہنڈیا تلے وہ آگ جلاتی جس سے اسکے کپڑے میلے ہو جاتے۔''

أحكام النساء،لابن الجوزی(۱۲٤)

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،کہتی ہیں:

''جب سیدہ فاطمۃ الزہراءرضی اللہ عنہا شادی کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچی تو اس گھر میں ریت بچھی دکھائی دے رہی تھی۔ایک تکیہ جس میں روئی بھری ہوئی تھی،ایک مٹکا اور ایک کوزہ پڑا ہوا تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ میں آ رہا ہوں،نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے تو فرمایا:''بھائی کہاں ہے؟''اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ ام ایمن حبشیہ رضی اللہ عنہا وہاں موجود تھیں،انھوں نے کہا:''یارسول اللہ! کیا یہ آپ کا بھائی ہے؟ جبکہ آپ کی بیٹی اس کی بیوی ہے۔''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات کا نظا قائم کر رکھا تھا اور اپنے آپ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بھائی قرار دیا تھا،فرمایا:''اے ام ایمن ایسا ہوسکتا ہے۔''سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن منگوایا جس میں پانی تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کچھ پڑھ کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سینے اور چہرے پر پانی ملا،پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا فاطمۃ الزہراءرضی اللہ عنہا کو بلایا۔وہ چادر میں لپٹی شرماتی اور لڑکھڑاتی ہوئی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔آپ نے ان پر بھی پانی کے چھینٹے مارے،پھر ارشاد فرمایا:''بیٹا مجھے خاندان میں جس کے ساتھ سب سے زیادہ پیار تھا،میں نے تیری شادی اس کے ساتھ کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ ﷺ نے پردے کے پیچھے سایہ دیکھا اور پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' اس نے کہا: ''اسماء'' آپ نے فرمایا: ''اسماء بنت عمیس؟'' اس نے کہا: ہاں، یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کے رسول کی عزت واحترام کی خاطر اس کی بیٹی کے پاس آئی ہو؟ اسنے کہا: ''ہاں! یارسول اللہ جب کوئی دوشیزہ شادی کے بعد اپنے خاوند کے گھر جاتی ہے تو اس کے ساتھ کوئی قریبی خاتون ہونی چاہیے، تاکہ اگر نو بیاہتا کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ اس اپنی قریبی خاتون سے کہہ سکتی ہے۔''

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دعا کی اور میرے لیے سرمایہ حیات ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اچھا دونوں میاں بیوی خوش رہو، آباد رہو، دلشاد ہو، پھر آپ گھر باہر نکل گئے اور مسلسل دونوں کیلئے دعائیں کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ اپنے حجروں تک پہنچ گئے۔''

مجمع الزوائد الهيثمي (١٥٢١٦)

فاطمہ m کا باپ کی کمر سے اوجھڑی ہٹانا

حضرت عبداللہ بن مسعود ا بیان کرتے ہیں کہ:

اللہ کے رسول کریم ﷺ بیت اللہ شریف میں نماز ادا فرما رہے تھے اور ابوجہل اور اس کے ساتھی قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک دن پہلے ہی اونٹوں کی قربانی ہوئی تھی۔ ابوجہل اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا: تم میں سے کون ہے جو اونٹ کی اوجھڑی لائے اور جب محمد (ﷺ) سجدے میں جائے تو وہ ان کے کندھوں پر اوجھڑی رکھ دے؟ ایک بدبخت اٹھا، اونٹ کی اوجھڑی لایا اور جب اللہ کے رسول گرامی ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے اوجھڑی کو آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ اس پر ابوجہل اور اس کے ساتھی ہنسنے اور ایک دوسرے ہنسانے لگے۔ عبداللہ بن مسعود ا کہتے ہیں: میں کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا، دل میں کہہ رہا تھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاش! مجھ میں ہمت ہوتی تو میں اللہ کے رسول ﷺ کی کمر مبارک سے اس اوجھڑی کو ہٹا دیتا۔ اللہ کے رسول ﷺ کی کیفیت یہ تھی کہ آپ ﷺ بدستور سجدے میں پڑے تھے۔ آپ ﷺ اپنا سر نہیں اٹھا رہے تھے حتی کہ ایک شخص جلدی سے گیا اور اس نے جا کر حضرت فاطمہ m کو بتلایا۔ اس وقت حضرت فاطمہ m ایک کم عمر بچی تھیں، وہ دوڑتی ہوئی آئیں، انہوں نے آتے ہی اپنے ابو پر سے اوجھڑی کو ہٹایا۔ پھر وہ ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے طرف متوجہ ہو کر ان کو برا بھلا کہنے لگیں، پھر جب اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو آپ ﷺ ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو بددعا دینے لگے۔ آپ ﷺ کی آواز اونچی ہوگئی۔ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب دعا کرتے تو تین بار کرتے اور جب اپنے رب سے مانگتے تو تین بار مانگتے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے تین بار قریش کے لیے کہتے ہوئے بددعا کی:

((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ))

''اے اللہ! قریش سے نبٹ''

ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے جب رسول کریم ﷺ کی آواز کو سنا تو ان کی ہنسی غائب ہوگئی اور وہ آپ ﷺ کی بددعا سے ڈرنے لگے۔ اب آپ ﷺ نے سب کا نام لے کر بددعا کی:

((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ وَعُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ))

''اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عتبہ بن ابی معیط کو ہلاک کر!''

آپ ﷺ نے ساتویں کا بھی نام لیا، وہ نام صحیح بخاری (۵۲۰) میں یوں ہے، اے اللہ عمار بن ولید کو پکڑ! حضرت عبداللہ بن مسعود ا کہتے ہیں: اس رب کی قسم! جس نے محمد کریم ﷺ کو حق دے کر بھیجا! اللہ کے رسول ﷺ نے جن لوگوں کے نام لیے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ بدر کے میدان میں لاشیں بنے پڑے تھے، پھر یہ سب گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں، جس کا نام ''قلیب'' تھا پھینک دیے گئے۔

بخاری، الجهاد و السير، باب الدعاء على المشركين ..... الخ (٢٩٣٤، ٢٤٠). طبرانی أوسط: ٢٣٢/١، (٧٦٢) حسن

رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھنے والی

عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں:

((مَارَأَيْتَ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ كَلَامًا وَ حَدِيْثًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ فَاطِمَةَ وَ كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَرَحَّبَ بِهَا وَكَذَالِكَ كَانَتْ هِيَ تَصْنَعُ))

''میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کلام اور گفتگو میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا، جب فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتی تو آپ اس کی جانب کھڑے ہوتے، اسے بوسہ دیتے اور خوش آمدید کہتے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ایسے ہی اپنے ابا جان کا استقبال کیا کرتی تھی۔''

ابوداؤد (٥٢١٧) ترمذی (٢٧٧١) مستدرك حاكم (١٥٤/٣) حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

میری بیٹی خوش آمدید

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بیویاں آپ ﷺ کے پاس اکٹھی ہوئیں، ازواج مطہرات میں سے کوئی بھی غائب نہ تھی۔ اتنے میں فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی سی چال چلتے ہوئے آئیں، جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو خوش آمدید کہا اور فرمایا:

((مَرْحَبًا بِابْنَتِي))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میری بیٹی خوش آمدید''

پھر انھیں اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھالیا اور رازدانہ انداز میں کوئی بات کی تو وہ رو پڑیں، پھر دوبارہ رازدانہ انداز میں بات کی تو وہ ہنس پڑیں۔ جب رسول اللہ ﷺ اٹھ گئے تو میں نے اس سے کہا:

''رسول اللہ ﷺ نے پہلے تجھ سے کوئی خاص بات کی تو رونے لگی، پھر تھوڑی دیر بعد دوسری بات کی تو ہنسنے لگی۔ بیٹی میرا آپ پر حق ہے، آپ مجھے بتائیں کہ روئی اور ہنسی کیوں؟ اس نے جواب دیا: ''میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشا نہیں کروں گی۔''

جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو میں نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے پھر کہا: ''بیٹی! میرا آپ پر حق ہے، مجھے اپنے رونے اور ہنسنے کی وجہ بتائیں۔'' تو انہوں نے کہا: ''ہاں! اب میں بتاتی ہوں۔ پہلے ابا جان ﷺ نے مجھے یہ بات کہی کہ جبرئیل علیہ السلام ہر سال ایک مرتبہ میرے پاس قرآن مجید کی دوہرائی کیلئے آتے ہیں لیکن اس مرتبہ دو دفعہ میرے پاس آئے ہیں، یہ میری وفات کے قرب کی علامت ہے۔ تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا، میں آپ کا بہتر سلف ثابت ہوں گا، میں یہ سن کر رونے لگی۔ جب ابا جان ﷺ نے میری گھبراہٹ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو خواتین عالم کی سردار ہوگی، یا یہ فرمایا کہ تو اس امت کی خواتین کی سردار ہوگی، تو یہ سن کر میں ہنس پڑی۔''

بخاری، فتح الباری (٦/٤٦٢) مسلم، فضائل الصحابة (٢٥٠)

۵.....وفات عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف الہاشمی القرشی والد کا نام عبدالمطلب اور والدہ کا نام نتیلہ تھا' کنیت ابوالفضل تھی۔ قد بلند و بالا' چہرہ خوبصورت' رنگ سفید اور جلد نہایت نازک، حضور ﷺ کے چچا گرامی ہیں۔ بیز مانہ جاہلیت میں وہ قریش کے ایک سربرآوردہ رئیس تھے'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خانہ کعبہ کا اہتمام و انصرام اور لوگوں کو پانی پلانے کا عہدہ ان کو اپنے والد عبدالمطلب سے وراثت میں ملا تھا۔ بیعت عقبہ میں حاضر تھے۔ تاکہ انصار کو عہد وفا کرنے کی تاکید کریں۔ اگرچہ اس وقت یہ مسلمان نہ تھے۔ غزوۂ بدر کے موقع پر قیدیوں میں شامل تھے۔ فتح مکہ سے تھوڑا سا عرصہ پہلے اسلام قبول کیا اور اس غزوہ میں شریک بھی ہوئے، غزوہ حنین کے روز ثابت قدم رہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں کیں جن سے کثرت سے اولادیں ہوئیں' سب سے پہلی بیوی لبابہ بنت حارث تھیں' ان سے حسب ذیل اولادیں ہوئیں: فضل' عبداللہ' عبید اللہ' عبدالرحمٰن' قثم' معبد' ام حبیبہ۔ ام ولد سے یہ اولادیں ہوئیں: کثیر' تمام' صفیہ' امیمہ۔ تیسری بیوی جمیلہ تھیں' ان کے بطن سے حارث تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اٹھاسی برس کی عمر پا کر ۳۲ھ میں رمضان جمعہ کے روز رہ گزین عالم جاوداں ہوئے' خلیفہ ثالث نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے قبر میں اتر کر سپردِ خاک کیا۔

اسد الغابہ (۳/ ۱۰۹) وطبقات ابن سعد (٤/ ۲)

خانہ کعبہ کو پہلی بار غلاف چڑھانے والی خاتون

حضرت عباس رضی اللہ عنہ عہد طفولیت میں ایک مرتبہ گم ہو گئے تھے' ان کی والدہ نے خانہ کعبہ پر غلاف چڑھانے کی نذر مانی' چنانچہ ان کے صحیح وسلامت مل جانے کے بعد نہایت تزک واحتشام کے ساتھ یہ نذر پوری کی گئی' بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پہلی عرب خاتون تھی' جنہوں نے ایامِ جاہلیت میں خانہ کعبہ کو دیبا وحریر سے مزین کیا۔

اسد الغابہ (۳/ ۱۰۹)

دعائے رسول پانے والے

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطّلب سے فرمایا: جب تک میں کل آپ کے گھر نہ آ جاؤں اس وقت تک آپ اور آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بیٹے گھر سے کہیں نہ جائیں، مجھے آپ لوگوں سے ایک کام ہے۔ چنانچہ اگلے دِن یہ سب لوگ گھر میں رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتے رہے۔ آپ ﷺ چاشت کے بعد ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، السلام علیکم۔ جواب میں ان حضرات نے کہا ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ''۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آپ لوگوں نے کس حال میں صبح کی؟ ان لوگوں نے کہا: ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں (اچھے حال میں صبح کی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ لوگ سمٹ جائیں اور مل کر بیٹھیں۔ چنانچہ جب وہ اس طرح بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے ان سب پر اپنی اچک چادر ڈال دی۔ پھر یہ دُعا فرمائی:

((یَارَبِّ! هٰذَا عَمِّیْ وَصِنْوُ أَبِیْ وَ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَیْتِیْ فَاسْتُرْهُمْ مِنَ النَّارِ كَسَتْرِی إِیَّاهُمْ بِمَلَاءَتِیْ هٰذِهٖ))

''اے میرے ربّ! یہ میرے چچا اور میرے والد جیسے ہیں اور یہ سب میرے گھر والے ہیں، لہٰذا جیسے میں نے ان کو اپنی اس چادر میں چھپا رکھا ہے آپ بھی ان کو ایسے ہی آگ سے چھپالیں۔''

اس پر پاس دیواروں اور دروازوں کی چوکھٹ وغیرہ نے بھی تین مرتبہ آمین، آمین، آمین کہا۔

حیاۃ الصحابۃ (۱٦٤/۳) و البدایۃ والنہایۃ (۱۳۳/٦) و ابونعیم فی الدلائل (ص ۱۰٤) و قال الھیثمی (۲۷۰/۹) إسنادہ حسن.

٦.....وفات سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

آپ ﷺ کی نویں اہلیہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ خیبر کے موقع پر اس کے خاوند اور باپ مارے گئے۔ سردار کی بیٹی تھی چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں اعزاز بخشا اور آزاد کر کے شادی کر لی۔ حضرت صفیہ بنت حیی حضرت ھارون علیہ السلام کی نسل سے تھیں۔ دو دفعہ بیوہ ہوئیں۔ جب آپ ﷺ سے نکاح ہوا تو عمر ۱۷ سال کی تھی۔ آپ نے ۵۰ھ ماہ رمضان میں وفات پائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا مسیّب بیان کرتے ہیں کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنی سونے کی بالیاں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو تحفہ میں دیں۔

بخاری، الصلاۃ، باب ما یذکر فی الفخذ (۳۷۱) وصحیح مسلم، النکاح، باب فضیلۃ إعتقاقۃ أمتہ ثم یتزوجھا (۱۳٦٥/۸٤) (۱٤۲۸) وطبقات ابن سعد (۱۲۷/۸)

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ام المومنین بن گئی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ جب ہم نے زور وقوت سے خیبر پر قبضہ کرلیا اور قیدی ایک جگہ اکٹھے ہو گئے تو اس دوران حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: ''اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! قیدیوں میں سے مجھے بھی ایک لونڈی عطا فرما دیجیے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ ایک لونڈی لے لو''۔ اب دحیہ رضی اللہ عنہ نے حیی کی بیٹی صفیہ رضی اللہ عنہا کو پسند کرلیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے: ''قیدی عورتوں میں ہم نے اس جیسی کوئی عورت نہیں دیکھی''۔

ایک شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا:

''اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے حیی کی بیٹی صفیہ، دحیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دی، وہ تو بنو قریظہ کے سردار کی بیٹی ہے۔ بنو نضیر کی چوہدرانی ہے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے مناسب نہیں''۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دحیہ اور صفیہ (رضی اللہ عنہا) کو بلاؤ''۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ اور صفیہ رضی اللہ عنہا کو لایا گیا اور جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو دحیہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ''قیدی عورتوں میں سے تم اس کے علاوہ کوئی اور لونڈی لے لو''۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کرلیا۔ انھیں آزاد کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی ان کا حق مہر قرار دیا گیا۔ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کی کنگھی پٹی کی اور دولہن کا روپ دیا۔جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس کے پاس زادراہ میں سے کوئی چیز بچی ہو لے آئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کی ایک چادر زمین پر بچھادی۔کسی نے پنیر لاکر رکھ دیا اور کسی نے کھجوریں۔ایک شخص گھی لے کر آیا۔ان سب چیزوں کو ملا کر کھانے کیلئے عمدہ ڈش تیار کی گئی۔یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ولیمہ تھا۔''

مسلم(۱۳٦٥،۸٤)مسلم شرح نووی(۹/۳۱۳،۳۱٤)

کیوں رو رہی ہو..؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ صفیہ کو یہ بات پہنچی کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں یہودی کی بیٹی کہا ہے تو وہ رو پڑیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:''کیوں رو رہی ہو..؟''انھوں نے بتایا:''مجھے حفصہ نے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''تو نبی کی بیٹی ہے،تیرا چچا نبی تھا اور تو نبی کی بیوی ہے۔''

مسند امام احمد(۳/۱۳۵)ترمذی(۳۸۹٤)

۷.....وفات سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا

نبوت کے گیارہوں سال ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شوال میں نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی جبکہ رخصتی کے وقت عمر نو برس تھی۔تو اس طرح حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے ایک سال بعد اور ہجرت مدینہ سے دو برس پانچ ماہ پہلے نکاح ہوا پھر ہجرت کے سات ماہ بعد شوال ایک ہجری میں رخصتی ہوئی اور صرف یہ باکرہ (کنواری) تھیں ان کے علاوہ کسی اور باکرہ عورت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی نہیں کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب بیوی تھیں اور امت کی عورتوں میں علی الاطلاق سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ فقیہ اور صاحب علم تھیں۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ۸ ہجری میں اسلام قبول کیا، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو سب لوگوں سے بڑھ کر عزیز کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عائشہ رضی اللہ عنہا'' انھوں نے پوچھا: مردوں میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسکا باپ۔''

ترمذی، المناقب، باب من فضل عائشة رضی اللہ عنہا (۳۸۸٦) ومسلم، فضائل الصحابه رضی اللہ عنہم (۲۳۸٤)

رمضان ۵۱ھ میں رحلت فرمائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

تهذيب التهذيب (٤٦١/١٢)

سب لوگوں سے بڑھ کر عزیز

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ۸ ہجری میں اسلام قبول کیا، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو سب لوگوں سے بڑھ کر عزیز کون ہے؟ آپ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا۔ انھوں نے پوچھا: مردوں میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسکا باپ۔''

ترمذی، فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۷/ ۱۹) ومسلم، فضائل الصحابه رضی اللہ عنہم (۲۳۸٤)

سیدنا جبرئیل علیہ السلام کا سلام

سیدنا جبرئیل علیہ السلام کا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سلام کہنا واقعی انکی عظمت اور شان کو دوبالا کرتا ہے۔ ابن شہاب ابوسلمہ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عائشہ! یہ جبرئیل علیہ السلام آپ کو سلام کہتے ہیں، میں نے جواب دیا:

((وعليه السلام ورحمة الله وبركاتهٗ))

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں میں وہ نہیں دیکھ رہی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری(۳۷۶۸)مسلم(۲۴۴۷)ترمذی(۳۸۸۱)

میں نے تجھے خواب میں دیکھا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے خواب میں تین راتیں دکھائی گئی، تیری تصویر ریشم کے رومال میں لپیٹ کر فرشتہ لایا اور اس نے کہا یہ تیری بیوی ہے، پھر اس نے تیری چہرے سے کپڑا ہٹایا تو ہو بہو تو ہی تھی، میں نے کہا اگر یہ اللہ کی جانب سے کام ہے تو یہ ہو کر ہی رہے گا۔''

بخاری، المناقب، باب مناقب الأنصار(۷/ ۷۵)ومسلم(۲۴۳۸)ومسند امام احمد(۶/ ۴۱، ۱۲۸، ۱۶۱)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ مقام ومرتبہ، یہ قدر ومنزلت یہ عظمت، یہ بلندی اور یہ سرفرازی اللہ نے خاص انہیں عطاء فرمائی۔

۸۔رحلت استاد پنجاب حافظ عبدالمنان وزیرآبادی رحمہ اللہ

استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ ۱۲۶۷ھ بمطابق ۱۸۵۱ء بمقام موضع کرولی سیداں تحصیل پنڈ دادن ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد صاحب کا نام ملک شرف الدین بن نورفان تھا۔ یہ قوم کے اعوان تھے۔ یہ قوم غزنی سے آکر پنجاب میں آباد ہوئی تھی۔والدین نے آپ کا نام اشرف خان رکھا لیکن بعض بڑوں نے عبدالمنان تجویز کیا۔ چنانچہ آپ کا نام عبدالمنان مشہور ہوگیا اور بڑے ہوکر آپ نے بھی اسی نام کو پسند کیا۔

بچپن ہی میں آپ کو آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔آپ کی عمر تقریباً ۹ برس تھی کہ آنکھوں کی شدید تکلیف ہوگئی۔آخر کار مرض نزول الباء کی وجہ سے بصارت جاتی رہی۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ آپ کی عمر بارہ سال ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا۔ جس کا آپ کو بہت صدمہ ہوا لیکن ان دونوں آزمائشوں کا آپ نے بڑے صبر اور بلند حوصلگی سے مقابلہ کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس زمانہ میں تعلیم کی طرف رجحان کا فقدان تھا۔ یوں کہیے کہ خان لوگ اپنے بچوں کو پڑھانا عار سمجھتے تھے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں قرآن وسنت کی محبت پیدا کر دی اور آپ کا سینہ علم دین کے لیے کھول دیا۔ جس کی بناء پر طبیعت علم کی طرف مائل ہوگئی۔ اور دل میں علم حاصل کرنے کا جوش ابھرا چنانچہ آپ نے علم حاصل کرنے کا پختہ ارادہ کیا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم، قاعدہ، قرآن مجید اور معمولی فارسی کی تعلیم گاؤں کے عالم دین سے حاصل کی۔ آپ نے اس تعلیم پر اکتفانہ کیا اور علم کا والہانہ شوق لے کر گھر سے نکل کھڑے ہوئے، اس شوق نے دریائے جہلم کے کنارے واقع خوبصورت گاؤں احمد آباد پہنچا دیا۔ وہاں آپ نے مولانا قادر بخش سے صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں صرف بہائی اور نحو میر پڑھیں۔ پھر بھلوال ضلع سرگودھا چلے گئے وہاں سید فاضل شاہ سے کنز الدقائق اور قدوری پڑھی۔ بعد ازاں آپ موضع بوریانوالہ ضلع جہلم مولانا برہان الدین عطاروی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے ان سے آپ نے مراح الارواح، شرح مائۃ عامل، کافیہ، شافیہ، شرح ملا جامی وغیرہ کتب اور منطق کے ابتدائی رسائل پڑھے۔

آپ کا دماغ بہت قوی تھا اور شوق غالب تھا جو پڑھتے تھے وہ فوراً یاد ہو جاتا تھا۔ جو کتب آپ نے پڑھیں ان میں کچھ کتب بڑی تھیں مگر آپ میں اور بڑی کتب پڑھنے کا شوق پیدا ہوا اور یہ شوق رکتا نہ تھا بلکہ بڑھتا ہی چلا جاتا تھا علم صرف ونحو میں آپ نے تکمیل سحر لی تھی اس وقت ان علوم میں شاید ہی کوئی آپ سے بڑھ کر عالم ہوگا۔

آپ مزید بڑی کتب پڑھنے کے لیے گاؤں اچکی شیخ جی، ضلع بنوں تشریف لے گئے۔ وہاں مولوی گل احمد صاحب کا بہت چرچا تھا۔ ان سے آپ نے علم معانی وفرائض اور فقہ اور اصول فقہ وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔ اور باقاعدہ سند حاصل کی۔ اب آپ کے دل میں تفسیر وحدیث کا شوق مچلنے لگا۔ اس وقت صوبہ پنجاب میں صرف عالم بے بدل حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ درس حدیث دیا کرتے تھے۔ آپ نے وہاں پہنچ کر مشکوہ المصابیح کا سماع کیا۔ سماع حدیث کے بعد اپنے گاؤں سے ہو کر کچھ دیر کے لیے مولوی گل احمد صاحب کے پاس چلے گئے اور ان سے بھی کچھ اسباق لیے۔

دیگر علوم میں آپ قریب قریب فارغ التحصیل ہو چکے تھے مگر علم حدیث میں اور اس سے متعلقہ علوم میں رسوخ حاصل کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ چنانچہ بنوں سے روانہ ہونے کے بعد آپ کالا باغ کی ایک آبادی جو دریائے اٹک کے کنارے تھی کچھ دیر قیام کرنے کے بعد سندھ کی طرف رخ کیا۔ سندھ پہنچ کر آپ پیر محفوظ اللہ صاحب کے پاس اقامت پذیر ہوئے۔ ایک دن پیر صاحب کے فرزند ارجمند کے استاد صاحب سے جو کہ اس وقت ان کو کافیہ پڑھایا کرتے تھے۔ اثنائے تقریر غلطی سرزد ہوئی آپ نے فوراً ان کو غلطی سے متنبہ کیا اور ساتھ ہی ایک سوال بھی کر دیا۔ گو استاد صاحب لائق تھے مگر ایسے آڑے آئے کہ ان سے جواب نہ سکا۔ اس پر پیر صاحب کی نظر میں آپ کی فضیلت اور بھی جچنے لگی کہ پندرہ سالہ نابینا لڑکا کتنا عالم اور کتنا پڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ پیر صاحب نے آپ کو اپنے بیٹے کا استاد مقرر کر دیا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد آپ نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا اور سفر حج کے لیے روانہ ہو گئے۔ حج سے واپس پر آپ نے بہت سے علماء مولانا محدث سہارنپوری، مولوی عبدالشکور شاگرد رشید مولوی عبدالعزیز محدث دہلوی، قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی، مولوی بشارت اللہ صاحب کابلی، مولوی ہدایت اللہ مدراسی، مولانا عبدالحق بنارسی تلمیذ رشید امام شوکانی، مولانا نواب صدیق حسن خان اور مولوی بشیر الدین صاحب سے ملاقات کرتے ہوئے آخر کار دہلی پہنچ گئے۔ وہاں آپ نے سید نذیر حسین محدث دہلوی سے ایک سال اور چند ماہ میں پوری صحاح ستہ کی تکمیل کی۔ بالآخر آپ ۱۲۹۱ھ میں شیخ الکل سید نذیر حسین سے تفسیر جلالین، ہدایہ اور کامل صحاح کی سند لی اور مولوی عبدالحق تلمیذ رشید امام شوکانی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درس حدیث کی اجازت لے کر پنجاب کی طرف چل نکلے۔ پہلے آپ انبالہ پہنچے پھر اپنے آبائی گاؤں، کرولی سے ہوکر لاہور اور پھر امرتسر پہنچے۔

کچھ دیر امرتسر رہنے کے بعد آپ وزیر آباد تشریف لے آئے اور محلّہ شیخاں کی ایک مسجد میں درس شروع کیا۔ اس وقت آپ کی عمر قریباً ۲۴ برس تھی۔ جب آپ نے وزیر آباد میں شرک و بدعت، جہالت اور تقلید جمود کے مرکز میں قرآن وسنت کی روشنی پھیلانی شروع کی تو سارا شہر آپ کے مخالف ہوگیا اور آپ کو بہت سی تکالیف ومصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ مختصر یہ کہ چند ہی دنوں میں شہر میں کہرام مچ گیا۔ آپ پر پتھر پھینکے گئے۔ وہابی وہابی کہا گیا۔ کنوؤں سے پانی بند کر دیا گیا مگر آپ نے استقامت کا دامن نہ چھوڑا اور اپنی خوش باشی، مستقل مزاجی اور نرمی کے حربہ سے مخالفین کے قلوب پر فتح پالی اور ایسی فتح پائی کہ جو آپ کی جان کے دشمن تھے وہ آپ کے وجود کو باعث افتخار سمجھنے لگے۔

چند دنوں بعد آپ کو موتی بازار پرانی سرائے کے متصل ایک وسیع جامعہ مسجد منانیہ اہلحدیث بنا کر دی گئی جس میں آپ نے ایک مدرسہ بھی جاری کر دیا۔ جس کا نام مدرسہ دارالحدیث تجویز ہوا۔ جب آپ نے یہاں درس حدیث شروع کیا تو آپ کا چرچا ملک بھر میں ہونے لگا اور پنجاب اور ہند کے علاوہ بلخ، بخارا، نجد، یمن، دمشق اور شام سے لوگ آپ کو فن حدیث کا ایک کامل اور مسلم استاد جان کر آتے اور علم حدیث حاصل کر کے واپس جاتے۔

آخر کار سہ شنبہ ۱۶ رمضان ۱۳۳۴ھ بمطابق ۱۸ جولائی ۱۹۱۶ء بعد نماز عصر جبکہ آفتاب عالم غروب ہونے کو تھا یہ آفتاب علم بھی ۶۷ برس کی عمر میں غروب ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مسجد کو پھر وہی ترقی ورونق عطا کرے جو آج سے قریباً ۱۵۰ سال قبل حافظ صاحب کے دور میں تھی۔ اور قیامت تک اس مسجد کو آباد رکھے اور حافظ صاحب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان اور جہاد

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُواْ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ، إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلاثَةِ آلاَفٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُنزَلِينَ، بَلَى إِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلافٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُسَوِّمِينَ، وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلاَّ بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلاَّ مِنْ عِندِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾

''اور اللہ نے جنگِ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی اور اُس وقت بھی تم بے سروسامان تھے پس اللہ سے ڈرو (اور اُن احسانوں کو یاد کرو) تاکہ شکر کرو۔ جب تم مومنوں سے یہ کہہ (کر اُن کا دل بڑھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ اللہ تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے؟۔ ہاں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو اور کافر تم پر جوش کیساتھ دفعۃً حملہ کر دیں تو اللہ پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمہاری مدد کو بھیجے گا۔ اور اس مدد کو تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے (ذریعۂ) بشارت بنایا یعنی اس لئے کہ تمہارے دلوں کو اس سے تسلی حاصل ہو ورنہ مدد تو اللہ ہی کی ہے جو غالب (اور) حکمت والا ہے۔'' (آل عمران:۱۲۳، ۱۲۶)

تمہیدی کلمات:

اسلامی سال کا نواں مہینہ رمضان ہے۔ رمضان کے معنی شدید گرمی، دھوپ کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کسی چیز کا جلنا، سورج کی تپش، اس مہینے کے روزے رکھنے والے گناہ جل کر ختم ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے اس کا نام رمضان رکھا گیا ہے۔

فتح الباری ١٤٦/٤.

اس ماہ کے کئی اور نام بھی ہیں مثلاً شہر الصبر ،شہر مبارک،شہر الصوم،شہر عظیم،شہر مطہر اور شہر جہاد۔ جناب محمد ﷺ کے عہد مبارک سے لے کر اب تک بہت سے معرکے تاریخ میں ایسے پیش آئے جس میں اسلام اور کفر کا مقابلہ ہوا تو اللہ نے اسلام کو فتح سے ہمکنار فرمایا۔آج ہم اس بابرکت ماہ رمضان میں انہیں واقعات میں سے چند ایک کا ذکر کریں گے۔

١.....سریہ سیف البحر

رمضان ١ھ سریہ سیف البحر میں رسول پاک ﷺ نے حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور تیس مہاجرین کو ان کے زیر کمان مقرر فرمایا۔شام سے ابوجہل تین سو افراد پر مشتمل ایک تجارتی قافلہ لے کر آ رہا تھا جس کو روکنا مقصود تھا۔ جب دونوں گروہ لڑائی کیلئے صفیں بنا کر آمنے سامنے ہو گئے تو دونوں گروہوں کے ایک حلیف مجدی بن عمرو جہنی آڑے آ گیا اس طرح یہ لڑائی نہ ہو سکی۔اس سریہ میں جھنڈا سفید تھا۔ جسے نبی کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے باندھا تھا۔اور اس کے علم بردار حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ تھے۔

المغازی، للواقدی(١/ ٩)

٢.....غزوہ بدر:

غزوہ بدر سترہ رمضان دو ہجری میں ہوا۔

اسباب غزوہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قریش کا ایک قافلہ مکے سے شام جاتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی گرفت سے بچ نکلا تھا۔ اور جب شام سے پلٹ کر مکہ واپس آنے لگا تو آپ ﷺ نے طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہما کو اس کے حالات کا پتہ لگانے کے لیے شمال کی جانب روانہ فرمایا۔

اس قافلہ میں اہل مکہ کی بڑی دولت تھی ایک ہزار اونٹ جن پر کم از کم پچاس ہزار (دو سو باسٹھ کلو سونے) کی مالیت کا ساز و سامان تھا۔

تو آپ ﷺ نے اعلان فرمایا تھا کہ اس کے لیے نکلو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس قافلہ کا سامان بطور غنیمت تمہارے حوالے کر دے۔

سیرت ابن هشام(٢/ ٦٠٧)

حضرت انس بن مالک ا فرماتے ہیں:

جب اللہ کے نبی ﷺ کو ابوسفیان کے قافلہ کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام n سے مشورہ لیا، ابوبکر و عمر o نے بات کی تو آپ ﷺ نے اعراض کیا، حضرت سعد بن عبادہ ا نے کھڑے ہو کر عرض کی:

((اِیَّانَا تُرِیْدُ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ! لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِیْضَھَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاھَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَکْبَادَھَا اِلٰی بَرْکِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا))

''اگر آپ ہم (انصار) سے مشورے کے طالب ہیں تو قسم ہے مجھے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ آپ اگر ہمیں یہ حکم دیں کہ ہم دشمن سے لڑنے کے لیے سمندر میں کود جائیں تو ہم کود جائیں گے اور اگر آپ ہمیں برک الغماد تک بھی چلنے کا حکم دیں گے تو ہم آپ کے حکم کی پیروی کریں گے۔''

پھر نبی کریم ﷺ لوگوں کو جمع کر کے بدر کی طرف نکل گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم، الجهاد والسير، باب غزوة بدر (۱۷۷۹)۔ مسند احمد: ۳/ ۲۵۷، ۲۵۸ (ح:۱۳۷۱۱) صحیح

صحیح بخاری میں ہے حضرت مقدد بن اسود ا نے کہا:

((يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لاَ نَقُوْلُ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰى ﴿فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ﴾ وَلٰكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ))

''اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنو اسرائیل نے موسیٰk سے کہا تھا کہ تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اور جنگ کرو، ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، بلکہ آپ چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔''

بخاری، التفسير، باب قوله ..... الخ (٤٦٠٩)

دونوں لشکروں کی جنگی تیاری

اسلامی لشکر کی تعداد تین سو تیرہ سے تین سو انیس تک بیان کی گئی ہے۔ جن میں بیاسی یا چھیاسی شخص مہاجر تھے باقی تمام انصار مدینہ تھے۔

پھر انصار صحابہ میں اکسٹھ (٦١) قبیلہ اوس کے اور ایک سو ستر قبیلہ خزرج سے تھے۔ اس لشکر میں دو گھوڑے ایک حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کا اور دوسرا حضرت مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ کا اور ستر اونٹ تھے۔

تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو

حضرت عبداللہ بن مسعود ا بتاتے ہیں:

بدر کے دن ہم لوگ سواریوں کی قلت کی وجہ سے ایک اونٹ پر تین تین سوار ہوتے تھے۔ ابولبابہ ا اور جناب علی بن ابی طالب ا جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اونٹ پر باری باری سواری ہوتی تھی۔ جب اللہ کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدل چلنے کی باری آئی تو ابولبابہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب علی نے عرض کی۔ آپ تشریف رکھیں، ہم آپ کی طرف سے باری باری پیدل چلتے رہیں گے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے جواب دیا:

((مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰی مِنِّیْ وَلَا اَنَا بِاَغْنٰی عَنِ الْاَجْرِ مِنْکُمَا))

''تم دونوں مجھ سے زیادہ باہمت نہیں اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ تم دونوں تو اجر لے جاؤ اور میں محروم رہ جاؤں''

مسند احمد(۱/۴۱۱، ۴۱۸) (۳۹۰۰)و. ابن حبان(۴۷۳۳) حسن

چنانچہ مکہ مکرمہ میں خطرے کا اعلان کر دیا گیا۔ اور جنگ کے لیے اہل مکہ کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ کفار کے لشکر کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی۔ جن کے پاس ایک ایک سو گوڑھے چھ سو زرہیں اور اونٹ کثرت تعداد میں تھے۔ اور لشکر کا سپہ سالار ابوجہل بن ہشام تھا۔ ایک دن نو ایک دن دس اونٹ ذبح کرتے تھے۔

آپ ﷺ نے لشکر مکہ کے بارہ میں اہم معلومات حاصل کرنے کے لیے مہاجرین کے تین قائد علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ایک جاسوسی دستہ روانہ فرمایا۔ معرکہ کی رات بارش برسی گندگی (بزدلی) دور ہوگئی مسلمانوں کی طرف زمین خشک اور ہموار ہوگئی اور کفار کی طرف پھسلان۔ اسلامی لشکر کی طرف سے اہم فوجی مراکز کی طرف سبقت فرمالی گئی اور مرکز قیادت بھی بنا دیا گیا۔

سیرت ابن هشام(۳۰۲)(۲/۲۹۵)وبخاری(۳۹۵۶)واحمد(۳۱۶)

چنانچہ آپ ﷺ نے اسلامی لشکر کی ترتیب فرمائی پرسکون رات گزاری نبی کریم ﷺ نے اللہ کے حضور فتح ونصرت کی دعائیں فرمائیں۔ اور صبح جنگ کا میدان سجا تو اللہ نے مسلمانوں فتح سے ہمکنار فرمایا۔ جنگ میں تین سردار ابوجہل، امیہ بن خلف، عاص بن ہشام بن مغیرہ سمیت ستر افراد قتل ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدر میں ابوجہل کو کاٹ دیا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ بدر میں جب مجاہدین کی صف بندی ہوئی تو دو کم عمر لڑکے میرے دائیں بائیں موجود تھے میں دل میں سوچ رہا تھا کہ کفار کے ساتھ یہ پہلا معرکہ ہے اگر میرے دائیں بائیں مضبوط نوجوان ہوتے تو بوقت ضرورت ایک دوسرے کی معاونت ہوتی۔ یہ میرے ساتھی میرا کیا تعاون کر سکیں گے؟ ابھی یہ تصور میرے ذہن میں تھا کہ ایک لڑکے نے سوال کیا کہ اے چچا جان! ابوجہل کہاں ہے؟ آپ اسکو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہاں ہاں جانتا ہوں، تجھے ابوجہل سے کیا واسطہ ہے؟

لڑکے نے غیرت ایمانی سے لبریز الفاظ میں جواب دیا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ وہ میرے ہادی ومرشد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی بکتا ہے۔ خدا کی قسم! میں اسکو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لڑکے کے جرآت مندانہ کلمات نے مجھے حیرت میں ڈال دیا کہ منہ چھوٹا اور بڑی بات۔ ابھی میں اس لڑکے کا جواب دے ہی رہا تھا کہ دوسرے لڑکے نے مجھے یہی بات دھرائی۔

ابھی بچوں کی بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ ابوجہل کفار کی صفوں میں گھومتا ہوا نظر آیا تو میں نے ان لڑکوں کو بتایا کہ وہ سامنے تمہارا مطلوب شخص نظر آرہا ہے۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ ننھے شاہین ابوجہل پر شیر کی طرح لپکے اور اپنی تلواروں سے ایسی کاری ضربیں لگائیں کہ کفار کے سپہ سالار اور سرغنہ کو وہیں ڈھیر کر دیا اور اپنی تلواریں فضا میں لہراتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی کاروائی کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم میں سے کس نے ابوجہل کو قتل کیا ہے؟ دونوں نے دعوی کیا ایک کہتا میں نے مارا، دوسرا کہتا تھا میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود انکی تلواروں کا معائنہ کیا تو وہ خون آلود تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں نے یہ کام سرانجام دیا ہے۔

صحیح البخاری، فرض الخمس ،باب من لم یخمس الاسلأب (۳۱٤۱)

دوسری روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ابوجہل کی حالت دریافت کرنے کیلئے بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے معرکہ میں جا کر دیکھا کہ لڑکوں نے اس کو اس قدر کاری ضربیں لگائی تھیں کہ وہ قریب المرگ تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسکی داڑھی پکڑ کر پوچھا کیا تو ہی ابوجہل ہے۔ تو اس نے جواب دیا کیا تم نے مجھ سے کوئی بڑا آدمی بھی مارا ہے؟ یہ اسکے تکبرانہ کلمات تھے۔ پھر انہوں نے اس کی گردن کاٹ ڈالی۔

صحیح البخاری، المغازی،باب قتل ابی جھل (۳۹٦۲)

بدر میں فرشتوں کا نزول

غزوہ بدر کے موقع پر جب اہل ایمان کمزور اور ہر اعتبار سے دشمن سے پیچھے تھے نبی کریم ﷺ رب کے حضور دعا گو ہوگے، ادھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ سے التجائیں کرنے لگے تو آسمان والے نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی کمزوری کو فرشتوں کی نصرت کے ساتھ قوت میں بدل دیا اور فرمایا: اے میرے نبی کے چاہنے والوں حوصلے پشت مت کرنا آسمان سے رب تمہارے ساتھ فرشتوں کو بھیجے گا جو تمہارے ساتھ مل کر دشمن کو زیر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں فرشتوں کو بھیج کر اپنے پیغمبر کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ نے وہ نقشہ ان آیات میں کھینچا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾

''جب تم اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد سنتے ہوئے کہا کہ میں ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا جو سلسلہ وار چلے آئیں گے۔'' (انفال:۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ○إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنزَلِينَ○ بَلَى إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ○ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾

''اور اللہ نے جنگِ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی اور اُس وقت بھی تم بے سروسامان تھے پس اللہ سے ڈرو (اور اُن احسانوں کو یاد کرو) تاکہ شکر کرو۔ جب تم مومنوں سے یہ کہہ (کر اُن کا دل بڑھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ اللہ تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے؟۔ ہاں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو اور کافر تم پر جوش کیساتھ دفعۃً حملہ کر دیں تو اللہ پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمہاری مدد کو بھیجے گا۔ اور اس مدد کو تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے (ذریعۂ) بشارت بنایا یعنی اس لئے کہ تمہارے دلوں کو اس سے تسلی حاصل ہو ورنہ مدد تو اللہ ہی کی ہے جو غالب (اور) حکمت والا ہے۔'' (آل عمران:۱۲۳، ۱۲۶)

تیسرے مقام پر اہل بدر کو تسلی اور مالک کائنات کی خود اہل بدر کے ساتھ معیت کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

﴿إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ﴾

''(اس وقت کو یاد کرو) جب آپ کا رب فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمہارا ساتھی ہوں، سو تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ، میں ابھی کفار کے دلوں میں رعب ڈالے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہوں۔سوتم ان کی گردنوں پر مارواوران کے پور پور پر مارو۔'' (انفال:۱۲)

اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حوصلہ دیا اور فرمایا: اے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم!

((هَذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذُ بِرَأْسِ فَرَاسِهِ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ))

''جبریل علیہ السلام نے اپنے گھوڑے کو پیشانی سے پکڑ رکھا ہے اوران کے پاس آلات حرب بھی ہیں۔''

صحیح بخاری،المغازی،باب شهودالملائكة بدرا(۳۹۹۵)

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جنگ بدر کے موقع پر دیکھا کہ ابھی ہم کسی مشرک کو قتل کرنے کیلئے تلوار اٹھاتے ہی تھے کہ اس کی گردن تلوار لگنے سے پہلے ہی جا گرتی تھی۔ تفسیر قرطبی(۱۸۹/٤)ودلائل النبوة للبیهقی(۵۵/۳،۵۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے روز ایک (انصاری) مسلمان آدمی کسی کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا کہ ایسے میں اوپر سے ایک کوڑے کی آواز آئی اور سوار کی بھی آواز آئی جو کہہ رہا تھا حیزوم! (یہ اس کے گھوڑے کا نام تھا) آگے بڑھ۔اتنے میں اس مسلمان نے دیکھا کہ وہ کافر اس کے سامنے چت پڑا ہے۔(یعنی مرا پڑا ہے) اس کی ناک پر کوڑے کا نشان تھا اور اس کا چہرہ چھٹ چکا تھا گویا کسی نے اسے کوڑے سے مارا ہے پھر اس کا سارا جسم ہی سبز ہو گیا۔وہ انصاری مسلمان اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا اور یہ واقعہ آپ ﷺ کے سامنے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو۔یہ فرشتے آسمان سے مدد کیلئے آئے تھے۔

صحیح مسلم،الجهاد،باب الامداد بالملائكة فی غزوة بدر(۱۷۶۳)

حضرت علی ابتاتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ ا کے متعلق فرمایا تھا:

''(اے عمر رضی اللہ عنہ!) کیا یہ بدر والوں میں سے نہیں ہے؟ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم جو چاہو کرو، تمہیں جنت ضرور ملے گی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یا فرمایا) میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔''

بخاری، المغازی، باب غزوة الفتح (٤٢٧٤، ٣٩٨٣، ٣٠٠٧).

بدر میں اللہ کی نصرت اترتے دیکھی

آسمان سے بارش نازل کر کے اور اونگھ بھیج کر اللہ تعالیٰ نے خاص ماحول پیدا کر دیا۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے آئے مبارزت ہوئی جب کفار کی طرف سے عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ میدان میں آئے تو انہوں نے مدمقابل صحابہ جو کہ انصار تھے واپس بھیج دیے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت حمزہ، حضرت علی اور عبیدہ رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔ مقابلہ ہوا اور اللہ نے اہل اسلام کو فتح عطا فرمائی۔ چودہ مسلمان شہید ہوئے اور ستر کافر قتل ہوئے اور ستر ہی قیدی بنا لیے گئے۔

بدر کے قیدیوں کے بارے میں فیصلہ

رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مشورہ فرمایا کہ ان قیدیوں کے بارے میں کیا کرنا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رائے پیش فرمائی کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیئے جائیں ہوسکتا ہے ان کی نسلوں سے اللہ تعالیٰ مسلمان موحد مومن پیدا کر دے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی مشورہ فرمایا گیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا ان سب لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور فدیہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاروق کے مشورہ پر عمل نہ کرتے ہوئے صدیق اکبر کے مشورہ کو ترجیح دی بدر کے قیدیوں میں حضرت عباس، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھائی عقیل اور نبی کریم ﷺ کا داماد ابوالعاص بھی شامل تھے۔

حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں آپ نے ابوبکر کی رائے پر عمل کرانے کا فرمان جاری کر دیا تھا۔ جب صبح ہوئی میں مسجد میں آیا، دیکھا دونوں بزرگ نبی پاک ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ رو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں۔؟ بتایا گیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل فرما دیا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ * لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ *﴾(الانفال:٦٧۔٦٨)

''پیغمبر کو شایاں شان نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہادے تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو اور اللہ آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے، اگر اللہ کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو (فدیہ) تم نے لیا ہے اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔''

تاریخ عمر بن خطاب لابن جوزی(ص/٣٦)وتفسیر الطبری(١٤/٦٨)ومسلم(١٧٦٣)

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ہار اور رسول اللہ ﷺ

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنی ماں کی آخری نشانی ہار بھیجا، اپنے خاوند ابو العاص کو رہا کروانے کیلئے جب آپ ﷺ نے ہار دیکھا تو پریشانی سے آبدیدہ ہو گئے۔ پوچھنے پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ زینب کے پاس ماں کی آخری نشانی تھی۔ حضرت عائشہ m بتاتی ہیں کہ:

جب مکہ کے لوگوں نے اپنے قیدی چھڑوانے کے لیے مال بھیجنا شروع کیا تو اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹی حضرت زینب m نے اپنے خاوند ابو العاص بن ربیع کو چھڑوانے کے لیے بھی مال بھیجا۔ اس مال میں ان کا ایک ہار بھی تھا۔ یہ ہار وہ تھا کہ جب حضرت خدیجہ m نے بیٹی کو ابو العاص کی دلہن بنا کر رخصت کیا تھا تو یہ ہار اس کے گلے میں ڈالا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے جب یہ ہار دیکھا تو آپ موم ہو گئے۔ آنسو چھلک پڑے اور آپ ﷺ صحابہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے:

''تمہارا خیال ہے کہ اگر تم زینب کا قیدی رہا کر دو اور زینب کا ہار اسے واپس لوٹا دو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ نے کہا: ''ٹھیک ہے، اے اللہ کے رسول!'' اور پھر صحابہ n نے ہار واپس لوٹا دیا۔ ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ابوالعاص کو رہا کرتے ہوئے یہ وعدہ لے لیا کہ وہ جاتے ہی زینب m کو روانہ کر دے گا۔ چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے زید بن حارثہ اور انصار کے ایک آدمی کو بھیجا اور حکم دیا:

''تم دونوں ''یاجج'' مقام کے دامن میں ٹھہر جانا اور جب زینب m تمہارے قریب سے گزرے تو تم ساتھ چل پڑنا اور یہاں مدینہ لے آنا۔''

ابوداؤد (٢٦٩٢) و مستدرك حاكم (٢٣/٣) (٤٣٠٦) سيرت ابن هشام (٣٥٩/٢)

ابوالعاص قیدی بن کر آئے تھے، رسول کریم ﷺ کے داماد تھے۔ جب آپ ﷺ نے بیٹی زینب m کا بھیجا ہوا ہار دیکھا تو حضرت خدیجہ m یاد آ گئیں، وہی خدیجہ m جو عرب کی مالدار ترین تاجر خاتون تھیں، وہ کہ جنہوں نے اپنا سارا مال اسلام کے لیے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ جی ہاں! آج اسی خدیجہ m کی یاد آ گئی۔ بیٹی کی رخصتی کا منظر یاد آ گیا۔ باپ جو مدینے کا حکمران، سپریم کمانڈر اور فاتح بدر ہے۔ آپ ﷺ کی آنکھیں چھلک پڑیں، سوچا ہوگا کہ بیٹی نے ماں کی نشانی گلے سے اتار کر باپ کی خدمت میں بھیج دی ہے۔ قربان جاؤں، ایسے حکمران پر! دنیا نے آج تک نہ دیکھا ہوگا کہ وہ حکمران باقی مال تو رکھ لیتا ہے کہ عدل کا یہی تقاضا ہے، صرف ایک ہار واپس بیٹی کو بھیجنے کا کہہ رہا ہے مگر خود کوئی فیصلہ نہیں سنا رہا معاملہ صحابہ کے سپرد کر دیا ہے کہ اگر تم مسلمان اجازت دو تو اپنی بیٹی کے بارے میں ہار کی واپسی کا فیصلہ کر لوں۔ لوگو! یہ دنیا جمہوری نظام کے لیے پھرتی ہے..... عوامی راج کی باتیں

قربان جاؤں، ایسے حکمران پر! دنیا نے آج تک نہ دیکھا ہوگا کہ وہ حکمران باقی مال تو رکھ لیتا ہے کہ عدل کا یہی تقاضا ہے، صرف ایک ہار واپس بیٹی کو بھیجنے کا کہہ رہا ہے مگر خود کوئی فیصلہ نہیں سنا رہا معاملہ صحابہ کے سپرد کر دیا ہے کہ اگر تم مسلمان اجازت دو تو اپنی بیٹی کے بارے میں ہار کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واپسی کا فیصلہ کرلوں۔ لوگو! یہ دنیا جمہوری نظام کے لیے پھرتی ہے.....عوامی راج کی باتیں ہیں، اللہ کی قسم! عوامی راج کا جونمونہ مدینہ کے حکمران نے پیش کیا ہے، کوئی ایسا حکمران ہے جو اس کی مثال پیش کرسکا ہو.....؟ آج تک کوئی ایک ہی مثال ایسی ہو؟

جس دن اللہ کے رسول ﷺ فاتح بدر ہوکر مدینہ میں داخل ہوئے اسی دن آپ ﷺ کی بیٹی حضرت رقیہ m کو ان کے خاوند حضرت عثمان I دفن کر کے فارغ ہوئے تھے۔

مستدرك حاكم(٣/٢١٧، ٢١٨) حسن

اور پھر حضرت زینب m کا ہار سامنے آ گیا، یوں باپ کا غم کئی گنا بڑھ گیا۔ خوشیوں کے ساتھ غمیاں، غمیوں کے ساتھ خوشیاں، یہ اللہ کا نظام ہے اور اللہ کے محبوب بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ ادھر ابو العاص نے وعدہ پورا کر دیا۔ حضرت زینب m مدینہ میں آ گئیں، بعد میں ابو العاص مسلمان ہو گئے تو اللہ کے رسول ﷺ نے پہلے ہی نکاح پر بیٹی کو ابو العاص I کے گھر بھیج دیا۔

ایک درہم بھی مت چھوڑو

حضرت انس بن مالک t کہتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کی کہ اگر وہ اجازت دے دیں تو ہم اپنے بھانجے عباس I کا فدیہ چھوڑ دیتے ہیں (جو بدر میں قیدی ہوکر آئے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ لاَ تَذَرُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا))

''اللہ کی قسم! عباس کو ایک درہم بھی مت چھوڑنا۔''

بخاری، المغازی (٤٠١٨)

حضرت عباس I آپ ﷺ کے سگے چچا تھے۔ انصار نے انہیں اپنا بھانجا اس لحاظ سے کہ ان کی دادی یعنی عبدالمطلب کی والدہ بنونجار کے قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس رشتہ کی بنا پر انصار نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کا فدیہ معاف کرنا چاہا مگر اللہ کے رسول ﷺ نے اس بنا پر ایسا نہ کرنے دیا کہ حضرت عباس ا مالدار شخص تھے، لہٰذا آپ ﷺ نے سوچا کہ انصاری مسلمانوں کو حق ملنا چاہیے۔ یہ ہیں رسول کریم ﷺ جو عدل وانصاف کا ترازو تھامے ہوئے ہیں۔ اللہ کی قسم! اس انداز سے مجال ہے جو معمولی سا بھی جھکنے پائے اگرچہ سگا چچا ہی کیوں نہ ہو، انسانی تاریخ میں ایسا کوئی چیف جسٹس دنیا پیش کر کے دکھلائے تو سہی۔

۳.....سریہ میفعہ ۷ھ

رمضان المبارک ۷ھ میں حضرت غالب بن عبداللہ لیثی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں بنوعوال اور بنوعبد بن ثعلبہ کی تادیب کے لیے اور ایک قول کے مطابق قبیلہ جہینہ کی شاخ حرقات کی تادیب کے لیے روانہ کیا گیا۔ مسلمانوں کی تعداد ایک سو تیس تھی۔ دشمن کے اکثر افراد مارے گئے اور مال مویشی حاصل کر لیے گئے اس ہی سریہ میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مرداس بن منہک کو لا الٰہ الا اللہ کہنے کے باوجود قتل کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید سے فرمایا تھا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ سچا تھا یا جھوٹا۔؟

بخاری، الدیات، باب ومن احیاھا(٦٨٧٢)

۴.....فتح مکہ:

کفار مکہ نے مسلمانوں کے حلیف بنوخزاعہ پر بنوبکر کے حملے میں بنوبکر کا ساتھ دے کر صلح حدیبیہ توڑی تو رسول ﷺ ۱۰ ہزار جانثاروں کے ہمراہ ۱۰ رمضان ۸ھ کو مکہ روانہ ہوئے۔ مرالظہران کے مقام پر اسلامی کیمپ لگا۔

تجدید صلح کی کوشش

قوم قریش کو بھی اپنی بدعہدی کا بہت جلد احساس ہو گیا۔ ایک مجلس میں مشاورت طے کی گئی اور بالآخر سردار ابوسفیان کو تجدید صلح کے لیے مدینہ روانہ کیا گیا۔ راستے میں ابوسفیان کی بُدَیل بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورقاء سے ملاقات ہوئی تو ابوسفیان سمجھ گیا کہ یہ مدینہ منورہ سے واپس آ رہا ہے اور ہماری ساری اصل صورت حال عہد و پیمان کے توڑنے کا علم رسول اکرم ﷺ کو ہو چکا ہے۔

جب ابوسفیان مدینہ میں اپنی بیٹی ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ کے بستر پر بیٹھنا چاہا۔ تو بستر کو ہٹا دیا گیا اور فرمایا تو نجس مشرک شخص ہے اس لیے تو اس لائق نہیں ہے کہ بستر رسول پر بیٹھ سکے۔

الأصابة(۱٤۲/۸)طبقات ابن سعد(۹۹/۸، ۱۰۰)

مکہ کے سفر کی تیاریاں

معاہدات توڑنے کی وجہ سے آپ ﷺ نے انہیں جنگ کی اطلاع دیئے بغیر جنگ کی تیاری کی اور مکہ کا سفر شروع کر دیا۔ جب چلے تو تمام لوگوں نے روزے رکھے ہوئے تھے جب سفر کرتے ہوئے کدید مقام پر پہنچے تو (آپ نے اور آپ کے صحابہ نے آپ کے حکم سے روزہ افطار کر دیا۔)

بخاری(٤۲۷٥)

مکہ کی طرف خفیہ خط کی روانگی

حضرت علی ا بتاتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے طلب فرمایا، حضرت زبیر ا اور جناب مقداد ا کو بھی بلایا اور ہمیں حکم دیا: ''تم مکہ کے راستے پر نکلو، جب تم روضہ خاخ'' کے مقام پر پہنچو گے تو وہاں تم لوگوں کو ایک عورت ملے گی جو اونٹ کے ہودج میں سوار ہو گی اس کے پاس ایک خط ہو گا وہ خط اس سے لے آؤ۔''

حضرت علی ا کہتے ہیں:

''ہم نکل کھڑے ہوئے ہمارے گھوڑے سرپٹ دوڑے جا رہے تھے۔ جب ہم ''روضہ خاخ'' پر پہنچے تو واقعی وہاں ایک عورت تھی، جو ہودج میں سوار چلی جا رہی تھی۔ ہم نے اس کی سواری کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روکا اور عورت سے کہا: ''تیرے پاس جو خط ہے، اسے ہمارے حوالے کر دے۔'' وہ کہنے لگی: ''میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔'' اب ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا۔ خط تلاش کیا مگر کوئی خط نہ ملا۔ ہم نے آپس میں کہا جو رسول کریم ﷺ نے فرمایا وہ غلط نہیں ہوسکتا اور پھر ہم نے اسے دھمکی دی کہ یہ خط تجھے ہمارے حوالے کرنا ہوگا، نہیں تو ہم تیرے کپڑے اتار کر تلاشی لیں گے تو اس نے اپنے سر کے بالوں کی چوٹی سے وہ خط نکالا اور ہمارے حوالے کر دیا۔

اب ہم یہ خط لے کر واپس اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب یہ خط کھولا گیا تو پتا چلا کہ کہ خط حاطب بن ابی بلتعہ ا کی طرف سے مکہ کے چند مشرکوں کے نام لکھا گیا ہے۔ حضرت حاطب ا مکہ کے مشرکوں کو جنگ کے ان چند امور کے بارے میں خبر دے رہے تھے جنہیں اللہ کے رسول ﷺ نے راز میں رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے جب یہ خط ملاحظہ کیا تو پوچھا: اے حاطب! یہ تو نے کیا کر دیا؟''

اس دوران حضرت عمر ا کہنے لگے: اے اللہ کے رسول اس نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کیا ہے، مسلمانوں کے ساتھ بھی خیانت کی ہے، یہ منافق ہے، مجھے اجازت دو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ حضرت حاطب ا عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول میرے بارے میں ابھی فوراً فیصلہ نہ فرمانا، پہلے میری گزارش سن لیں۔ اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہے کہ اللہ کے اس کے رسول ﷺ پر میرا ایمان باقی نہیں رہا۔ حضور! مجھ سے یہ حرکت اس لیے سرزد ہوئی کہ میں نے سوچا میں ایک ایسا شخص ہو جو قریش سے چمٹا ہوا تو ہے ان کا حلیف بھی ہے مگر قریش کے خاندان سے نہیں، یہ مہاجرین آپ کے ساتھ ہیں۔ ان سب کے وہاں رشتہ دار موجود ہیں جو ان کے گھر والوں اور مالوں کا خیال رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کے ذریعے مال و دولت اور ان کے گھر والوں کا دفاع کر رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ میرا تو وہاں کوئی بھی نہیں، تو کیوں نہ میں یہ خط لکھ کر ان پر احسان چڑھا دوں تا کہ احسان کے بدلے وہ میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رشتہ داروں کو نقصان نہ پہنچائیں اور ان کا کچھ خیال کریں، یہ ہے وہ وجہ جس کی بنا پر مجھ سے غلطی ہوئی۔ میں نے اپنے دین کو چھوڑ کر ایسا بالکل نہیں کیا اور نہ یہ بات ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں دوبارہ کفر کو پسند کرنے لگ گیا ہوں۔''

یہ وضاحت سن کر اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ اس نے تمہارے سامنے سچ سچ بیان کر دیا ہے، لہٰذا اس کے بارے میں سوائے خیر کے کوئی کلمہ نہ کہو۔ حضرت عمرا نے پھر کہا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں سے دغا کیا ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا یہ بدر والوں میں سے نہیں ہے؟ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل بدر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم جو چاہو کرو، تمہیں جنت ضرور ملے گی (یا فرمایا) میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔''

یہ سن کر حضرت عمرا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور عرض کرنے لگے: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔

اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرما کر یہ نصیحت بھی فرمائی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ﴾

''مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے (مکہ سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ تم تو ان کو دوستی کے پیغام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھیجتے ہو اور وہ (دینِ) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں اور اس باعث سے کہ تم اپنے پروردگار اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو پیغمبر کو اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں تم ان کی طرف پوشیدہ پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو جو کچھ تم مخفی طور پر اور جو علی الاعلان کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔''

بخاری، المغازی، باب غزوة الفتح (٤٢٧٤، ٣٩٨٣، ٣٠٠٧). مسلم، الفضائل الصحابة، باب من فضائل حاطب بن ابی بلتعة واهل بدر (٢٤٩٤)

مدینہ سے مکے کی طرف قافلہ

آخر کار آپ ﷺ نے دس ۱۰ رمضان المبارک ۸ھ کو مدینہ چھوڑ کر مکے کا رخ فرمایا۔ جب کہ آپ ﷺ کے ساتھ دس ہزار صحابہ کرام تھے۔ اور مدینہ منورہ پر ابورہم غفاری رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا گیا۔

منگل ۱۷ رمضان ۸ھ کی صبح رسول اللہ ﷺ مر الظہر ان سے مکہ روانہ ہوئے اور حضرت عباس کو حکم دیا کہ ابوسفیان کو پہاڑ کی وادی کے ناکے پر روک لیا جائے۔ ایک وقت ابوسفیان بولے اے ابوالفضل عباس صاحب تیرے بھتیجے کی بادشاہت تو بڑی ہوگئی ہے۔ حضرت عباس نے جواب دیا یہ نبوت ہے بادشاہت نہیں۔ ادھر سعد بن عبادہ بولے جب ابوسفیان کے پاس سے گزرے۔

((اَلْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ اَلْيَوْمُ تُسْتَحَلُّ الْحُرْمَةُ))

''آج خونریزی اور مار دھاڑ کا دن ہے اور آج حرمت حلال کر دی جائے گی۔''

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ آج کا دن وہ دن ہے جس میں کعبہ کی تعظیم کی جائے گی اور قریش کو اللہ عزت بخشے گا۔

صحیح بخاری، المغازی، باب أین رکز النبی ﷺ الرایة یوم الفتح؟ (٤٢٨٠) وفتح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الباری(۱۶/ ۱۷۷)

صفوان اور عکرمہ مکہ چھوڑ کر بھاگ گئے حضرت خالد بن ولید مکہ مکرمہ کی گلیوں سے کوہ صفا پر رسول اللہ ﷺ سے جا ملے۔

ادھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر حجون میں مسجد فتح کے قریب رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا گاڑا اور آپ ﷺ کے لیے ایک قبہ نصب فرمایا۔ حتی کہ رسول کریم ﷺ تشریف لے آئے۔

اسی کمان سے آپ ﷺ بتوں کو ٹھوکر مارتے جا رہے تھے اور فرما رہے تھے۔

﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾(الاسراء:۸۱)

''حق آ گیا اور باطل چلا گیا، باطل تو جانے والی شے ہے۔''

﴿جَاءَ الْحَقُّ وَ مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَ مَا يُعِيدُ﴾(السبا:۴۹)

''حق آ گیا ہے اور باطل کی چلت پھرت ختم ہو گئی۔''

اور آپ کی ٹھوکر سے بت چہروں کے بل گرتے جا رہے تھے۔ جب آپ ﷺ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو آپ ﷺ کو تصویریں نظر آئیں۔ ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی تصویریں بھی تھیں۔

صحیح بخاری، المغازی، باب أین رکز النبی ﷺ الرایة یوم الفتح؟(۴۲۸۷) ومسلم(۱۷۸۱)

آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ کو بلا کر بیت اللہ کی چابی لی۔ آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہما ساتھ تھے۔ جب دیوار صرف تین ہاتھ کے فاصلہ پر رہ گئی تو آپ ﷺ نے دو ستون بائیں جانب اور ایک دائیں جانب اور تین ستون پیچھے کیے۔ اور آپ ﷺ نے نماز ادا کی اور بیت اللہ کے اندر چکر لگائے اور اللہ کی تکبیر و توحید کے کلمات فرمائے جب باہر تشریف لائے تو قریش مسجد حرام میں صفیں بنا کر کھڑے ہیں اور اس انتظار میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ آپ ﷺ کیا فرمان جاری کرتے ہیں بیت اللہ سے نکلنے کے بعد آپ ﷺ نے چابی دوبارہ عثمان بن طلحہ کو بلوا کران کے حوالے کردی اور فرمایا اسے ہمیشہ ہمیش کیلئے رکھ لو تم سے وہی چابی چھینے گا جو ظالم ہوگا۔ تو اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

((لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَـلَـى كُـلِّ شَـىْءٍ قَـدِيرٌ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ))

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے ہی تمام جماعتوں کو شکست دی۔''

سیرت ابن هشام(٤١٢/٢)وازادالمعاد(٤٢٤/٣)

آپ ﷺ نے فرمایا قتل خطا پر شبہ عمد میں جو کوڑے ڈنڈوں سے کیا جائے دیت ہے۔ سو اونٹ جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گیں۔ اے قریش کے لوگو آج اللہ نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور باپ دادا پر فخر کا خاتمہ کر دیا ہے اور تمام لوگ حضرت آدم سے ہیں اور آدم مٹی سے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

﴿يَـا اَيُّهَـا الـنَّـاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ﴾

(سورة الحجرات:١٣)

''اے لوگو۔! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہنچا سکو تم میں اللہ کے نزدیک سب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باعزت وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے بے شک اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔''

عام معافی کا اعلان

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے لوگو تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟ جواب ملا آپ کریم بھائی ہیں اور کریم بھائی کے صاحبزادے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میں آپ لوگوں سے وہ کچھ ہی کہوں گا جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔ بھائیوں نے کہا تھا

﴿تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ﴾ (یوسف:۹۱)

''اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہم پر فضیلت بخشی ہے اور یقیناً ہم ہی خطا کار تھے۔''

تو یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے فرمایا:

((لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ))

''آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔''

مستدرك حاكم(۳/ ۴۳، ۴۴)ودلائل النبوة(۵/ ۲۷)والسنن الكبرى للنسائي(۷/ ۳۸۳)

چار مرد اور دو عورتیں تھیں جن کے لیے معافی نہیں تھی۔ مرد عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ ابن خطل نے کعبہ کے غلاف کو پکڑ رکھا تھا وہ اسی حال میں قتل کر دیا گیا، مقیس کو بازار میں واصل جہنم کر دیا گیا، عکرمہ اور عبداللہ بن سعد روپوش ہو گئے کسی طریقے رسول اللہ ﷺ سے امن کا پروانہ حاصل کر لیا اور مسلمان ہو کر سامنے آ گئے آپ نے انہیں معاف کر دیا۔ اور دو عورتیں سارہ اور فرتنی تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے معمولی معمولی اختلافات سال ہا سال چلتے رہتے ہیں جن کی کوئی حیثیت بھی نہیں ہوتی ہم اپنے بھائیوں کو معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ ، وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا ، إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا))

''سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور مشرک کے علاوہ سب کو معاف کر دیا جاتا ہے مگر جس دو مسلمانوں کے درمیان بغض اور ناراضگی ہوتی ہے ان کے معاملہ کو معلق چھوڑ دیا جاتا ہے حتی کہ وہ صلح کر لیں''

مسلم، البر والصلة والآداب، باب النهي عن الشحناء والتهاجر (٢٥٦٥)

چابی بردار

ادھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن طلحہ کو بلا کر فرمایا یہ بیت اللہ کی چابی ہے تم اسے لے لو چونکہ آج کا دن نیکی اور وفاداری کا دن ہے جب نماز کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ کعبے کے چھت پر چڑھ کر اذان کہیں جب کہ ابوسفیان بن حرب حارث بن ہشام اور عتاب بن اسید کعبۃ اللہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔

المصنف لعبدالرزاق (٥/ ٨٣، ٨٥) (٩٠٧٣)

ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر نماز

اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ ادھر ہی غسل فرمایا اور ان کے گھر میں آٹھ رکعات نماز پڑھی چونکہ چاشت کا وقت تھا کسی نے فتح کی نماز قرار دیا اور کسی نے چاشت سمجھا۔ صحیح بخاری، التطوع (١١٧٦) ومسلم (٣٣٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے نو مجرم

فتح مکہ کے دن آپ ﷺ نے اکابرین مجرمین میں نو کا خون رائیگاں قرار دیا، حکم کر دیا اگر یہ لوگ کعبۃ اللہ کے پردے کے نیچے بھی پائے جائیں تو انہیں قتل کر دیا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن ابی سرح کی جان بخشی کی سفارش کر دی۔ جو قبول فرمائی گئی اور ان کا اسلام بھی قبول فرمایا گیا اگرچہ آپ ﷺ نے کچھ وقت دیا کہ شاید کوئی مسلمان اسے مار ڈالے کیوں کہ وہ اس سے قبل بھی ایک بار مرتد ہو چکا تھا۔ اس کے بعد کا کردار ان کے حسن اسلام کا آئینہ دار ہے۔

عکرمہ بن ابی جہل بھاگ کر یمن چلے گئے۔ اس کی بیوی نے دربار نبوت سے اس کے لیے امان طلب کی۔ آپ ﷺ نے عکرمہ کو امان دے دی، ان نو لوگوں میں سے ایک سارہ نامی لونڈی بھی تھی جو اولاد عبدالمطلب میں سے کسی کی لونڈی تھی۔ اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا خط لے کر مکے گئی تھی۔

صفوان بن امیہ قریش کا لیڈر تھا آپ ﷺ نے اس کا خون رائیگاں نہیں کیا مگر اس کو سخت جان کا خطرہ تھا جدہ سے یمن جانے کی تیاریوں میں تھا کہ عمیر بن وہب جمحی رضی اللہ عنہ نے رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی امان طلب کر لی۔ اور آپ ﷺ نے امان دیتے ہوئے وہ پگڑی بھی دے دی جو آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت سر پر باندھی ہوئی تھی۔ فضالہ بن عمیر وہ جری انسان تھا جو آپ کو قتل کرنے کی نیت سے اسی وقت آیا تھا جب آپ ﷺ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ جب قریب آیا تو آپ نے بتا دیا کہ اس کے دل میں کیا ہے اس پر وہ مسلمان ہو گیا۔

فتح الباری (۸/۱۱، ۱۲)

خطبہ فتح مکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتح مکہ کے دوسرے دن آپ ﷺ نے ایک اور بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا اللہ کی حمد وثنا اور تمجید وتکبیر کے بعد فرمایا۔

''اے لوگو اللہ نے جس دن آسمان کو پیدا کیا تھا اسی دن سے مکہ کو حرام حرمت والا شہر قرار دیا تھا۔ اسی لیے وہ اللہ کی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام ہے۔ کوئی شخص بھی جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ اس میں خون بہائے یا اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے قتال کی وجہ سے اجازت یا رخصت اختیار کرے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو اجازت دی تھی لیکن تمہیں اجازت نہیں دی اور میرے لیے بھی اسے صرف دن کی ایک ساعت میں حلال کیا گیا تھا۔ اور پھر آج اس کی حرمت اسی طرح پلٹ آئی ہے جس طرح کل اس کی حرمت تھی اور اب ضروری ہے کہ جو حاضر ہے غائب کو یہ تمام باتیں پہنچا دے۔''

دوسری روایت میں تفصیل اس طرح ہے کہ اس کا کانٹا نہ کاٹا جائے، شکار بھگایا نہ جائے اور اس میں گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی درخواست پر اذخر (معروف گھاس ہے) کاٹنے کی اجازت سے دے دی گئی۔ بنوخزاعہ نے اس روز بنولیث کا ایک آدمی قتل کر دیا تھا۔ جس کی آپ نے دیت دینے کا وعدہ فرمایا اور آئندہ قتل وغارت سے تاکیداً روک دیا گیا۔

فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے انصار مدینہ سے فرمایا:

''اللہ کی پناہ اب زندگی اور موت تمہارے ساتھ ہے۔''

مسلم، الجهاد، باب فتح مكه (۱۷۸۰) سيرت ابن هشام (۲/ ٤١٥، ٤١٦) واحمد (١٠٩٥٤)

جو اندیشہ فتح مکہ کی تکمیل پر پیدا ہو سکتا تھا۔ اس کا دروازہ بھی بند کر دیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے بیعت

رسول پاک ﷺ مردوں سے بیعت لے رہے تھے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی طرف سے عورتوں سے بیعت لے رہے تھے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾(الممتحنہ:۱۲)

''کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کریں گی چوری اور زنا نہیں کریں گی اپنی اولاد کو رزق کے ڈر سے قتل نہیں کریں گی اور کسی قسم کا بہتان نہیں باندھیں گی اور اے رسول آپ کی کسی طرح کی نافرمانی نہیں کریں گی۔ تو پھر ان سے بیعت بھی کرلو اور ان کے لیے اللہ سے بخشش و مغفرت کی درخواست بھی کرو۔''

مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ کا قیام

مکہ مکرمہ میں رسول کریم ﷺ نے انیس دن قیام فرمایا آپ ﷺ نے شعائر اسلام کی تجدید فرمائی۔ منادی کرا دی گئی کہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والا کوئی شخص اپنے گھر میں بت نہ رکھے۔ صحیح بخاری، المغازی(۴۲۹۸، ۴۲۹۹)وزادالمعاد(۳/۳۲۸)

عزیٰ، سواع اور منات کا قلع قمع

قریش اور بنو کنانہ عزی کے پجاری تھے جو نخلہ میں تھا اس کا نگہبان اور متولی قبیلہ بنوشیبان تھا جو قبیلہ سلیم کی شاخ تھا اور بنو ہاشم کے ساتھ ان کا بھائی چارہ تھا۔ اس بت کے توڑنے کے لیے رسول اللہ a نے فتح مکہ کے بعد حضرت خالد بن ولید h کو بھیجا تھا جنہوں نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کہتے جاتے تھے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((يَا عُزّٰى كُفْرَانَكِ لَا سُبْحَانَكِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اللّٰهَ قَدْ اَهَانَكِ))

''اے عزیٰ میں تیرا منکر ہوں تیری پاکی بیان کرنے والا نہیں ہوں' میرا ایمان ہے کہ تیری عزت کو اللہ نے خاک میں ملا دیا۔''

یہ ببول کے تین درختوں پر تھا جو درخت کاٹ ڈالے اور قبہ ڈھا دیا اور واپس آ کر حضور a کو اطلاع دی۔ آپ a نے فرمایا تم نے کچھ نہیں کیا لوٹ کر پھر دوبارہ جاؤ۔ حضرت خالد h کے دوبارہ تشریف لے جانے پر وہاں کے محافظ اور خدام نے بڑے بڑے مکر وفریب کیے اور خوب غل مچا مچا کر (يَاعُزّٰى يَاعُزّٰى) کے نعرے لگائے۔ حضرت خالد h نے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک ننگی عورت ہے جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور اپنے سر پر مٹی ڈال رہی ہے۔ آپ نے تلوار کے ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کیا اور واپس آ کر حضور a کو خبر دی۔ آپ a نے فرمایا عزی یہی تھا۔

السنن الكبرىٰ للنسائي، ١١٥٤٧؛ مسند ابي يعلٰى، ٩٠٢ وسنده حسن؛ مجمع الزوائد، ٦/ ١٧٦؛ دلائل النبوة، ٤٦٣۔

اس کے بعد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اسی مہینہ میں سواع نامی بت توڑنے کے لیے بھیجا گیا جو مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلہ پر مقام رباط میں بنو ہذیل کا بت تھا۔ اور اسی مہینہ میں حضرت سعد بن زید اشہلی رضی اللہ عنہ کو بیس سوار دے کر مناۃ بت کی طرف بھیجا گیا یہ قُدَید کے پاس مشلل میں اوس خزرج اور غسان وغیرہ کا بت تھا۔

زادالمعاد(٣/ ٣٢٨، ٣٢٩)وطبقات ابن سعد(٢/ ١٤٥، ١٤٦)

عام لوگوں کا قبول اسلام:

فَيَقُولُونَ: اتْرُكُوهُ وَقَوْمَهُ، فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ، فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الفَتْحِ، بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِاِسْلَامِهِمْ

''پس وہ لوگ کہنے لگے کہ اپنے تعصب اور اپنی قوم پرستی کو چھوڑ دو، تم جو نبی غلبہ پا چکا ہے وہ سچا ہے پس لوگوں نے فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام لانے میں جلدی کرنا شروع کر دی''

بخاری، المغازی (۴۳۰۲)

اور قرآن میں ہے۔

﴿اذاجاء نصر الله والفتح ورایت الناس﴾

۵.....فتح اندلس

۹۱ھ ماہ رمضان میں ہسپانیہ سے ایک عیسائی اپنی لڑکی کی عفت وعصمت کی حفاظت کے لیے پکارتی ہے تو طارق بن زیاد بارہ ہزار مجاہدین پر مشتمل لشکر لے کر اس کی دادرسی کے لیے جبرالٹر پہنچ جاتا ہے۔ جاتے ہی آگ لگا کر اپنی تمام ترکشتیوں کو جلا دیتا ہے۔ ساتھیوں نے سمجھانے کی کوشش کی۔ تو طارق نے کہا:

ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست

''ساری زمین ہماری ہے اس لیے کہ ساری زمین اور ملک ہمارے اللہ کے ہیں''

یہ کہہ کر واپسی کے امکان کو مسترد کر دیا۔

مسلمانوں کے لشکر جرار کی اطلاع پا کر شاہ اندلس راڈرک ایک لاکھ بہادروں کا لشکر لے کر مقابلے میں اترا۔ طارق بن زیاد e کو پتہ چلا۔ تو اپنے مجاہدوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

''امابعد! لوگو میدان جنگ سے اب کوئی مفر نہیں۔ آگے دشمن ہے پیچھے سمندر۔ اللہ کی قسم صرف پامردی اور استقلال ہی میں نجات ہے اگر یہ دونوں باتیں موجود ہیں۔ تو قلت تعداد تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ خبردار ذلت پر راضی نہ ہونا اور اپنے آپ دشمن کے حوالے نہ کرنا۔ جہاد کی برکت سے دنیا میں تمہارے لیے جو عزت وشرف اور آخرت میں شہادت کا جو ثواب لکھا ہے اس کی طرف بڑھو۔ اگر تم ذلت پر راضی ہو گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو بڑے گھاٹے میں رہو گے۔ دوسرے مسلمان تمہیں قیامت تک برے الفاظ سے یاد کریں گے۔''

التاریخ الاندلسی من الفتح الاسلامی حتی سقوط غرناطه (۵۹)

پھر دونوں فوجوں میں گھمسان کا معرکہ ہوا۔ طارق بن زیادہ کے مجاہدوں نے ہسپانوی عیسائیوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ ایک عیسائی بیٹی کی ناموس کی حفاظت کرتے ہوئے انہوں نے اندلس اور فرانس کو فتح کر لیا اور روم کے سب سے بڑے جزیرہ سسلی پر بھی اسلام کے جھنڈے لہرا دیئے۔ طارق بن زیادe جدھر کا رخ کرتے فتح و کامرانی ان کے قدم چومتی رہی۔

البدایه والنهایه (۹/ ۷۵)

۶.....جنگ زلاقہ (اندلس)

یہ فیصلہ کن جنگ سپین میں ۱۳ رمضان ۴۷۹ھ/ ۲۳ اکتوبر ۱۰۸۶ء کو میدانِ زلاقہ (Sacralias) میں لڑی گئی۔ شمالی سپین کی عیسائی ریاست قشتلہ (Castella) کا عیسائی حکمران الفانسو ششم اندلس کی اموی خلافت کے خاتمے (۱۰۳۶ء) پر وجود میں آنے والی مسلم ریاستوں پر یکے بعد دیگرے حملے کر رہا تھا۔ چنانچہ اشبیلیہ کے حکمران معتمد بن عباد نے مراکش کے امیر مرابطین یوسف بن تاشفین کو مدد کے لیے بلایا تھا۔ یوسف بن تاشفین اپنا لشکر لے کر اندلس پہنچ گیا۔ اس نے الفانسو کو خط لکھا: ''اسلام قبول کر لو یا جزیہ دو ورنہ جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔

الفانسو نے مغرورانہ جواب دیا۔ اس کے ہمراہ ۶۰ ہزار جنگجو تھے جبکہ یوسف کے لشکر کی کل نفری ۲۰ ہزار تھی۔ یوسف بن تاشفین نے بھی محمد بن قاسم کی طرح الفانسو کے خط پر اپنے ہاتھوں سے لکھا ''جو کچھ پیش آنے والا ہے وہ تم خود دیکھ لو گے۔'' لڑائی سے ایک روز پہلے الفانسو نے کہلا بھیجا: ''جمعہ تمہارا مبارک دن ہے اور اتوار ہمارا، لہذا لڑائی پیر کو ہو گی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیر یوسف نے یہ مان لیا۔ادھر مکار الفانسو نے جمعے ہی کو حملہ کر دیا۔اسلامی لشکر میں سب سے آگے اندلسی اُمراء کی فوجیں تھیں اور پہاڑیوں پر مرابطین کی۔ بیشتر اندلسی میدان چھوڑ گئے۔تاہم اشبیلیہ کے دستے ڈٹے رہے۔ بہادر امیر معتمد اپنے زخم پونچھے۔تین گھوڑے اس کی رانوں تلے مر چکے تھے۔زرہ بکتر کے ٹکڑے اڑ گئے تھے۔عیسائیوں کی لاشوں کا ڈھیر اس کی تلوار سے جہنم رسید ہوا سامنے پڑا ہوا تھا۔دشمن نے بھاگنا شروع کیا۔ یوسف بن تاشفین نے الفانسو کے کیمپ پر حملہ کر کے اس کا حفاظتی دستہ گاجر مولی کی طرح کاٹ پھینکا۔یہ دیکھ کر مفرور اندلسی پلٹ آئے۔ یوسف نے حبشیوں کا محفوظ دستہ آگے بڑھایا۔اب فرانسیسی نائٹ اور ہسپانوی امراء اور پادری سب موت کے منہ میں تھے۔

۲۰ ہزار عیسائی ختم ہو چکے تھے۔رات کے اندھیرے میں بھی لڑائی جاری تھی۔ ایک حبشی نے بڑھ کر الفانسو کی ران میں نیزہ گاڑ دیا۔وہ نیم جان ہو کر پانچ سو سواروں کے ساتھ نکل بھاگا۔اس فتح عظیم کے دوسرے دن اطلاع ملی کہ مراکش شہر میں یوسف کا بیمار بیٹا فوت ہو گیا ہے، چنانچہ وہ تین ہزار فوج اشبیلیہ کی حفاظت کے لیے چھوڑ کر افریقہ چلا آیا۔

۶.....فتح اسکندریہ (مصر)

دریائے نیل کے کنارے واقع قلعہ بابلیون کی فتح کے بعد شاہِ مصر موقس نے سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو صلح کی پیشکش کی تھی اور پھر ان شرائط پر صلح ہوگئی تھی: ''گیارہ ماہ کے اندر رومیوں (یونانیوں) کو اسکندریہ سے جلا وطن کر دیا جائے گا، رومیوں کو جزیہ ادا کرنا ہوگا (بچوں اور بوڑھوں پر کوئی جزیہ نہ ہوگا) جبکہ مصری باشندوں (قبطیوں) کو امان حاصل ہوگی۔

اس معاہدے کا مقوقس نے اپنے دارالحکومت اسکندریہ میں اعلان نہیں کیا تھا۔سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے ۱۹ رمضان ۲۱ھ / ۱۸ اگست ۶۴۲ء کو اسکندریہ کا آن محاصرہ کیا تو رومی منجنیقوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں پر سنگباری شروع کر دی ۔ چنانچہ اسلامی فوج ان کی زد سے پیچھے ہٹ آئی ۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسکندریہ کے بالمقابل ایک فوجی دستہ تعینات کیا اور باقی فوج کے ساتھ کریون اور دمنہور پر دھاوا بھول دیا۔ پھر ذی قعدہ ۲۱ھ / اکتوبر ۶۴۲ء میں ایک روز اچانک رومیوں نے دیکھا کہ مسلمان اسکندریہ میں داخل ہو رہے ہیں ۔ یہ مقوقس کے صلح نامہ کے مطابق تھا۔ اس نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ جنگ جاری رکھنا ان کے مفاد میں نہیں ۔ یوں اسکندریہ فتح ہو گیا۔

۷.....جنگِ راوڑ (سندھ)

یہ جنگ ۱۰ رمضان ۹۳ھ / ۷۱۲ء کو محمد بن قاسم ثقفی کی قیادت میں راوڑ کے مقام پر لڑی گئی ۔ محمد بن قاسم گورنر عراق حجاج بن یوسف کے چچا زاد قاسم بن محمد بن حکم بن ابی عقیل کے بیٹے تھے ۔ حجاج نے دیبل (سندھ) کے بحری ڈاکوؤں کے ہاتھوں لٹنے والے مسلمانوں کی دادرسی کے لیے محمد بن قاسم کو چھ سات ہزار مجاہدین کے ہمراہ سندھ بھیجا تھا۔ دیبل کی فتح کے بعد انہوں نے مہران (دریائے سندھ) پار کر کے راوڑ کے مقام پر ظالم ہندو راجہ داہر کے کثیر لشکر کا مقابلہ کیا۔

راجہ داہر نے محمد بن قاسم کو خط لکھا کہ ''تمہاری موت تمہیں گھیر کر یہاں لائی ہے'' محمد بن قاسم نے اسی خط کی پشت پر لکھ بھیجا ''جو ہونے والا ہے وہ تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔''

دریائے سندھ کے بائیں کنارے خونریز جنگ ہوئی ۔ داہر اپنے ہاتھی پر سوار تھا ۔ گھمسان کا رن پڑا تو وہ ہاتھی سے اتر کر پیدل کمان کرنے لگا۔ اس اثناء میں ایک مجاہد نے اسے قتل کر دیا تو داہری فوج نے شکست کھائی اور تتر بتر ہو گئی ۔ محمد بن قاسم نے پیش قدمی کر کے بہرور، برہمن آباد اور سندھ کا پایہ تخت الرور (اروڑ، موجودہ روہڑی کے نزدیک) فتح کر لیے ۔ پھر پنجاب میں داخل ہو کر اُچ اور ملتان پر فتح حاصل کی ۔ ملتان والوں نے شدید مزاحمت کی اور خونریز جنگ کے بعد ہتھیار ڈال دیے۔ ملتان ۷۱۳ء میں فتح ہوا۔

۸.....قیام پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۷ رمضان ۱۳۶۶ھ بمطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو بے شمار قربانیوں کے بعد پاکستان معرض وجود میں آیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان اور قرآن

ارشاد ربانی ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ﴾. (البقرة: ١٨٥)

''(روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اوّل اوّل) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے۔''

تمہیدی کلمات:

رمضان اور قرآن کا رشتہ اس اعتبار سے بڑا مضبوط ہے کہ اس میں قرآن مجید کا نزول ہوا اور صرف قرآن ہی نہیں بلکہ تمام آسمانی کتب بھی اسی ماہ رمضان میں نازل ہوئیں۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''صحف ابراہیم ماہ رمضان کی پہلی رات میں نازل کیے گئے، تورات اس وقت نازل کی گئی جب رمضان کے چھ ایام گزر چکے تھے، انجیل تب نازل کی گئی جب رمضان کے تیرہ ایام گزر چکے تھے زبور اس وقت نازل کی گئی جب رمضان کے اٹھارہ ایام گزر چکے تھے اور قرآن اس وقت نازل کیا گیا جب رمضان کے چوبیس ایام گزر چکے تھے۔''

صحیح الجامع الصغیر (١٤٩٤)

شب قدر اور قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان میں مسلمانوں کو ایک ایسی رات بھی تحفے میں عطا کی ہے جسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے۔ مکمل قرآن اسی رات لوح محفوظ کے اندر نازل ہوا تھا اور پھر ضرورت کے مطابق جناب محمد ﷺ پر جبرائیل امین لے کر آتے رہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾[القدر ۱-۵]

''ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا' اور تمہیں کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟' شبِ قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے' اس میں رُوح الامین اور فرشتے ہر کام کے (انتظام کے) لئے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں' یہ (رات) طلوعِ صبح تک (امان اور) سلامتی ہے۔''

آپ ﷺ کا رمضان میں قرآن کا دور

آپ ﷺ قرآن کی تلاوت فرماتے

آپ ﷺ تہجد فرض تھی آپ ﷺ بسا اوقات ساری ساری رات نماز پڑھتے اور اس میں قرآن کی تلاوت کرتے اور بسا اوقات ایک ایک رکعت میں لمبی لمبی تین تین سورتیں پڑھ جاتے جیسا کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ میں رات کے وقت اپنی خالہ (حضرت) میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو رہا تھا' آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور چار رکعت نماز پڑھ کر استراحت فرما ہوئے' پھر کچھ رات باقی تھی کہ بیدار ہوئے اور مشکیزہ کے پانی سے وضو کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نماز پڑھنے لگے میں بھی اُٹھ کر بائیں طرف کھڑا ہو گیا' آپ ﷺ نے میرا سر پکڑ کر مجھے داہنی طرف کر لیا' اور آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سورت بقرہ پھر سورت نساء اور پھر سورآل عمران پڑھی ابن مسعود کہتے ہیں میرا دل چاہا میں نماز چھوڑ دوں پھر میں آپ کے ساتھ پڑھتا رہا حتی کہ آپ ﷺ نے نماز مکمل کی۔

بخاری

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول ہے۔

﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

''اے میرے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا پس جو شخص میرے پیچھے چلا وہ میرا (فرمانبردار) ہے اور جس نے میری نافرمانی کی (اس کیلئے) تو بخشنے والا مہربان ہے۔(ابراھیم: ٣٦)

اور پھر وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے ۔

﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

''اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف فرما دے تو بے شک تو غالب حکمت والا ہے'' (المائدہ:١١٨)

آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پھیلا دیئے اور عرض کیا:

((اللّٰهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى))

''میری امت میری امت تو (زاروقطار) رونے لگے''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اے جبریل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور پوچھو کہ آپ کیوں رو رہے ہیں اور اے جبرائیل علیہ السلام تیرا رب تو جانتا ہے (کہ محمد کیوں رو رہے ہیں)''

چنانچہ جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا (آپ کیوں روتے ہیں؟) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کی وجہ بتائی اور جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو جا کر بتایا، حالانکہ اللہ تو خوب جاننے والا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

((يَا جِبْرِيْلَ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْؤُكَ))

''اے جبرائیل علیہ السلام! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور بتا کہ ہم تمہاری امت کے معاملے میں تمہیں خوش کر دیں گے اور ناراض نہیں کریں گے''

[صحيح مسلم ،الايمان، باب دعاء السنى لاقعه و بكائه شفقة عليهم(٤٩٩)]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن دوسروں سے سننا پسند بھی کرتے تھے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ، میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں، جبکہ قرآن آپ پر اترا ہے۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اپنے علاوہ دوسروں سے سننا پسند کرتا ہوں'' چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا۔

﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾

''بھلا اُس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت میں سے احوال بتانے والے کو بلائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے اور تمہیں اُن لوگوں کا (حال بتانے کو) گواہ طلب کریں گے۔''

(النساء:٤١)

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ))

''رک جاؤ.....رک جاؤ''

میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اور آپ ﷺ زاروقطار رو رہے ہیں۔

صحیح بخاری، التفسیر، تفسیر سورة النساء باب فکیف اذا جئنا..(٥٨٢)ومسلم(٨٠٠) و ابو داود(٣٦٦٨)

تلاوت قرآن مجید اس قدر خوبصورت آواز میں پڑھتے تھے کہ آواز دِل میں اتر جاتی تھی۔ کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ لحن داؤدی دیئے گئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کا قرآن سنا تو فرمایا:

((لَقَدْ أُوْتِيَ أَبُوْمُوْسٰى مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوُدَ))

''ابوموسیٰ کو آلِ داؤد کا سوز و آواز عطاء کیے گئے ہیں''۔

دارمی، فضائل القرآن، باب التغنی بالقرآن و بخاری (٥٠٤٨).

یعنی داؤد علیہ السلام جیسی خوبصورت اور سریلی آواز ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دی گئی ہے جس کے ساتھ پہاڑ اور پرندے بھی تسبیح کیا کرتے تھے۔

تاثیر قرآن

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ هَادٍ﴾ (۳۹/ الزمر ۲۳)

''اللہ تعالیٰ نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی آیتیں) باہم ملتی جلتی (ہیں) اور بار بار پڑھی جاتی (ہیں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر ان کے بدن اور دل نرم (ہو کر) اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف (متوجہ) ہو جاتے ہیں، یہی اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے' اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔''

نبی کریم ﷺ نے عمر بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو ایک خط دے کر نجاشی (بادشاہ حبشہ) کے پاس بھیجا اور نجاشی نے خط پڑھ کر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ موجود دیگر مہاجرین کو بلا بھیجا اور اپنے علماء اور زاہدوں کو بلا لیا۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے سورۃ مریم کی تلاوت کی تو نجاشی اور اس کے تمام ساتھی قرآن پر ایمان لے آئے۔ اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے انہی لوگوں کی حالت اور ایمانی کیفیت بیان کرنے کیلئے آپ کی مدنی زندگی میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

﴿وَإِذَا سَمِعُواْ مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُواْ مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ * وَمَا لَنَا لاَ نُؤْمِنُ بِاللّهِ وَمَا جَاءنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ﴾

''اور جب وہ لوگ رسول اللہ (ﷺ) پر نازل شدہ قرآن سنتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ حق کے عرفان کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے حق بات پہچان لی اور وہ (اللہ کی جناب میں) عرض کرتے ہیں کہ اے رب! ہم ایمان لے آئے تو ہمیں ماننے والوں میں لکھ لے، اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر اور حق بات پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں اور ہم اُمید رکھتے ہیں کہ اللہ ہمیں نیک بندوں کیساتھ (جنت میں) داخل کرے گا'' (سورۃ المائدہ :۸۳)

[تفسیر ابن کثیر (۱۱۸/۲، ۱۶۹)]

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وظیفہ میں جب کسی آیت کی تلاوت کرتے تھے تو روتے تھے حتی کہ روتے روتے گر جاتے تھے اور گھر میں مریض ہو جاتے حتی کہ لوگ آپ کی عیادت کو جاتے۔

[مناقب عمر بن خطاب لا بن الجوزی (ص/۱۶۸-۱۶۹)]

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو رات میں تہجد کے وقت سورۃ طور کی تلاوت کرتے سنا، جب وہ شخص ان آیات پر پہنچا:

﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ *مَا لَهُ مِن دَافِعٍ *يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاء مَوْراً * وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْراً *فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ *الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ * يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَى نَارِ جَهَنَّمَ دَعّاً *هَذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ * أَفَسِحْرٌ هَذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ *اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاء عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

''بے شک کہ تمہارے پروردگار کا عذاب واقع ہو کر رہے گا، (اور) اس کو کوئی روک نہیں سکے گا، جس دن آسمان لرزنے لگے کپکپا کر، اور پہاڑ اڑنے لگیں اُون ہو کر، اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے، جو خوضِ (باطل) میں پڑے کھیل رہے ہیں، جس دن ان کو آتشِ جہنم کی طرف دھکیل دھکیل کر لے جائیں گے، یہی وہ جہنم ہے جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے، تو کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر ہی نہیں آتا؟، اس میں داخل ہو جاؤ اور صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے یکساں ہے جو کام تم کیا کرتے تھے (یہ) انہی کا تم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کو بدلا مل رہا ہے'' (طور:۱۶.۷)

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! واقعی سچ ہے آپ اپنے گھر لوٹ آئے اور ایک مہینہ تک بیمار ہوئے اور لوگ آپ کی عیادت کرتے رہے لیکن یہ کسی کو علم نہ تھا کہ آپ کو کیا مرض لاحق ہے۔ [التخویف من النار (ص/۲۹)]

حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ اچانک رونے لگے، ان کے ساتھ انکی بیوی بھی رونے لگی، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کیوں روتی ہو..؟ بیوی نے عرض کی آپ کو روتے دیکھا تو میں بھی رونے لگی۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وعدہ یاد آ گیا۔

﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْماً مَّقْضِيّا ، ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيّا﴾

''اور تم میں سے ہر کسی نے جہنم کے اوپر سے گزرنا ہے یہ تیرے رب کا حتمی فیصلہ ہے ، پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے'' (سورۃ مریم :۷۱)

اور مجھے معلوم نہیں کہ (پل صراط سے گزرتے ہوئے) ہم بچیں گے یا نہیں...؟

تفسیر عبدالرزاق (۲/ ۳۶۳) (۱۷۷۹) تفسیر طبری (۸/ ۳۶۰) و تفسیر ابن کثیر (۲۹۱/٤) سندہ صحیح

حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بھی سورۃ البقرۃ کی ان آیات کی تلاوت کرتے:

﴿وَإِن تُبْدُواْ مَا فِيۤ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللّهُ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور تمہارے دل میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ اس پر تمہارا محاسبہ کرے گا۔ پھر جسے چاہے گا معاف کر دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (سورة البقرہ:٢٨٤)

تو رو دیتے اور فرماتے کہ یہ آیات تلاوت محاسبہ پر دلالت کرتی ہیں۔

حلية الاولياء (٣٧٨/١) رجاله ثقات

حضرت سمیر ریاحی رحمہ اللہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ٹھنڈا پانی پیا۔ تو رونے لگے اور بہت روئے، ان سے دریافت کیا گیا آپ کیوں اتنا روئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے قرآن مجید کی یہ آیت یاد آ گئی۔

﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾ (سورة سبا:٥٤)

''اور ان کے درمیان اور ان کی خواہش کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی''

اور مجھے معلوم ہے کہ اس وقت جہنمی کچھ نہیں چاہیں گے، بس انہیں ایک چیز کی چاہت ہوگئی کہ پانی مل جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

﴿وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ﴾ (سورة اعراف:٥٠)

''اور اہل جہنم اہل جنت کو پکاریں گے کہ ہمیں کچھ پانی دے دو۔ یا تمہیں اللہ نے جو روزی دی اس میں سے کچھ دے دو''

تو جواب دیا جائے گا۔

﴿قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ﴾

''وہ کہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے ناشکروں (کافروں) پر ان کو حرام کر دیا ہے''

البهيقي في شعب الايمان (٤٢٩٤) والدر المنثور (٦٣٣/٦) التاريخ الكبير (٥٢/١/٤) رجال ثقات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب سورۃ (اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا) نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے، جب یہ سورۃ سنی تو رو پڑے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہیں کس چیز نے رلایا..؟ انہوں نے عرض کیا: ''کہ مجھے اس سورۃ نے رلایا''

تفسیر طبری (۲۶۳/۱۲) شعب الایمان (۳۱۲/۹)

حضرت عبد بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز کے دوران قرآن پڑھتے وقت عمر رضی اللہ عنہ کی آہوں کی آواز میں نے نماز کی آخری صف میں کھڑے سنی (سورۃ یوسف کی یہ آیت بار بار تلاوت کرتے اور رو رہے تھے)

﴿ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّٰهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ﴾ (یوسف:۸۶)

''انہوں (یعقوب علیہ السلام) نے کہا میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں۔ مجھے اللہ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں جن سے تم سراسر بے خبر''

مصنف عبدالرزاق (۲/ ۱۱٤) البیهقی فی شعب الایمان (۱۸۹۵) وہ طبقات ابن سعد (۱۲٦/٦) صحیح

تعارف قرآن

قرآن مجید کے نام

قرآن مجید کے کئی ایک نام ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

قرآن: ﴿وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾

''بہت بڑی شان والے قرآن کی قسم ہے''

[ق ۵۰/ ۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرقان: ﴿تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ﴾

''بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا''

[الفرقان ۲۵/ ۱]

قرآن کریم: ﴿اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ﴾

''بلاشبہ یہ قرآن کریم (بہت بڑی عزت والا) ہے''

[الواقعه ۵٦/ ۷۷]

نور: ﴿وَاَنْزَلْنَا اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا﴾

''اور ہم نے تمہاری جانب واضح اور صاف نور اتار دیا ہے''

[النساء ٤/ ۱۷٤]

شفاء: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ﴾

''یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں (مومنوں کے لیے) تو سراسر شفا ہے''

[اسراء ۱۷/ ۸۲]

حکیم: ﴿تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ﴾

''یہ کتاب حکیم کی آیات ہیں''

[یونس ۱۰/ ۱]

ذکرِ مبارک: ﴿وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ﴾

''اور یہ ذکر مبارک ہم نے نازل فرمایا ہے''

[انبیاء ۲۱/ ۵۰]

برھان: ﴿قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾

''(اے لوگو) تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے برھان آ پہنچی''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[النسآء ٤/ ١٧٤]

علامہ سیوطی نے قرآن مجید کے ۵۵ صفاتی اور دو ذاتی نام ذکر کئے ہیں۔

قرآن مجید منزل من اللہ ہے

﴿قَدْ جَآءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ﴾

''تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور (قرآن) آچکا ہے''

[المائدہ ٥/ ١٥]

اسے جبریل لے کر آئے ہیں

﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾

''(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ جو جبریل کا دشمن ہو جس نے آپ کے دل پر پیغام باری تعالیٰ اتارا ہے (یعنی قرآن) جو پیغام ان کے پاس کتاب کی تصدیق کرنے والا اور مومنوں کو ہدایت اور خوشخبری دینے والا ہے''

[البقرة ٢/ ٩٧]

قرآن محمد پر نازل ہوا ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو محمد کریم ﷺ کے قلب اطہر پر نازل فرمایا ہے۔

﴿نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ﴾

''(جو) محمد (ﷺ) پر نازل فرمایا گیا'' [محمد ٤٧/ ٢]

قرآن کی زبان عربی ہے

﴿بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ﴾

''صاف عربی زبان میں ہے'' [الشعراء ٢٦/ ١٩٥]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ﴾

''یہ قرآن تو صاف عربی زبان میں ہے''

[النحل ١٠٣/١٦]

عربی زبان میں نازل ہونے کا سبب

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾

''یقیناً ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل فرمایا ہے تاکہ تم سمجھ سکو''

[یوسف ٢/١٢]

﴿وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ﴾

''اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو (کافر) کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ ﷺ) عربی رسول؟ ''

[حم سجدہ ٤٤/٤١]

سب سے پہلی اور آخری نازل ہونے والی آیت

سب سے پہلے قرآن کا وہ حصہ جیسے رسول اکرم ﷺ کے قلب اطہر پر نازل کیا گیا

﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ، خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ، الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ، عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾

''پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، تو پڑھ تیرا رب بڑے کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا، جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا ''

[العلق ١/٩٦-٥]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے آخر میں۔

﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾

''آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام پورا کر دیا اور تمہارے لیے اسلام دین ہونے پر رضامند ہو گیا'' [المآئدہ ۵/ ۳]

نوٹ: بعض نے اس کے آخری ہونے میں اختلاف بھی کیا ہے۔

قرآن اللہ کی کتاب ہے

قرآن کو اللہ نے نازل کیا ہے اور اللہ کے مقابلے میں کوئی نہیں ہے جو اس جیسی کتاب بنا لائے

﴿وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُونِ اللّٰهِ﴾

''اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ (کی وحی) کے بغیر (اپنے ہی سے) گھڑ لیا گیا ہو''

[یونس ۱۰/ ۳۷]

شک سے پاک کتاب قرآن

﴿الم، ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ﴾

''الم، یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں ہے (کہ یہ کلامِ باری تعالیٰ ہے۔ اللہ سے) ڈرنے والوں کی رہنما ہے'' [البقرۃ ۲/ ۱-۲]

قرآن جیسی کوئی کتاب تو بنا کر دیکھاؤ

اگر پوری کائنات بھی چاہے کہ قرآن جیسی کتاب بنا لے تو نہیں بنا سکتی، جن وانس اگر آپس میں مل بھی جائیں اور اپنی ساری صلاحتیں صرف کر دیں تب بھی ایسی کتاب پیش کرنے سے قاصر رہیں گے

﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰى أَنْ يَّأْتُوا بِمِثْلِ هٰذَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقُرْاٰنِ لَا يَأْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴾

''اگر تمام جنات اور انسان جمع ہو کر اور ہر ایک دوسرے کی مدد کے ساتھ یہ چاہیں کہ اس جیسا قرآن بنائیں تو بھی ان کے امکان میں نہیں۔''

[سورة بنی اسرائیل: ۸۸]

بلکہ اللہ نے چیلنج دے رکھا ہے کہ اس کے مقابلے میں کوئی ہم مثل ایک سورت ہی لکھ لائے۔

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِثْلِهِ وَادْعُوْا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ﴾

''ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم شک میں ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنا لاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو'' [البقرة ۲۳/۲]

اگر یہ ایک سورت بھی نہیں لا سکتے تو چلو پھر اس جیسی ایک بات ہی بنا لائیں۔

﴿فَلْيَأْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖ إِنْ كَانُوْا صَادِقِيْنَ﴾

''اچھا اگر یہ سچے ہیں تو بھلا اس جیسی ایک (ہی) بات یہ (بھی) تو لائیں''

[الطور ۳۴/۵۲]

نہیں یہ ایسا نہیں کر سکتے بلکہ ایسا نہ تو کوئی اب تلک کر سکا ہے اور نہ ہی قیامت تک کر سکے گا۔

﴿فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوْا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ ﴾

''پس اگر تم نہیں کیا (اب) اور تم ہرگز نہیں کر سکے (قیامت تک) تو (اسے سچا مان کر) اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے''

[البقرة ۲۴/۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن آسان کتاب ہے

﴿ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ ﴾

''اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے''

[القمر ٥٤/٢٢]

قرآن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی

﴿لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ﴾

''اللہ کی باتوں میں کچھ تبدیلی ہوا نہیں کرتی''

[یونس ١٠/٦٤]

محمد ﷺ کو بھی اجازت نہیں کہ اس میں ردو بدل کر سکیں۔

﴿قُلْ مَا يَكُونُ لِيَ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآءِ نَفْسِيْ ﴾

''آپ کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں ردو بدل کر دوں ''

[یو نس ١٠/١٥]

قرآن حکیم بھی ہے

قرآن ہر روحانی اور جسمانی بیماری کا علاج ہے جس سے وہ لوگوں کو شفا دیتا ہے مگر اسکے لیے عقل وشعور کی ضرورت ہے۔

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

''یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے''

[بنی اسرآئیل ١٧/٨٢]

لیکن خصوصا قرآن دل کی بیماریوں کا علاج کرتا ہے کیونکہ دل ہی سے ہر بیماری کی ابتداء ہوتی ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ﴾

''اور دلوں کی [بیماریوں] کے لیے شفا ہے''

[یونس ۱۰/۵۷]

اللہ کا شکوہ

﴿فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ، إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ، لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ﴾

''پس تم کہاں جا رہے ہو؟ یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت نامہ ہے (بالخصوص) اس کے لیے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے''

[التکویر ۸۱/۲۶-۲۸]

انسان نے اللہ رب العالمین کے مقام اور اسکی ذات کو نہ سمجھا۔

﴿مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا﴾

''(لوگو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تمہاری نظروں میں اللہ کا کوئی وقار ہی نہیں''

[نوح ۷۱/۱۳]

﴿مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾

''لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہ کی جیسے اسکی قدر کرنے کا حق ہے''

[الحج ۲۲/۷۴]

قرآن کا محافظ خود خدا

قرآن میں کبھی بھی ردوبدل نہیں ہوسکتا کیوں کہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے لے رکھا ہے۔

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں ''

[الحجر ۹/۱۵]

قرآن کی تعلیم پر نہ چلنے والے کا حکم

جو انسان اپنی زندگی میں روزمرہ پیش آنے والے مسائل کے فیصلے اس مطابق نہیں کرتا۔ بس وہ ظالم، فاسق اور کافر ہے۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾

''جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی (قرآن) کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں''

[المآئدہ ۵/ ٤٤]

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾

''اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے (قرآن) کے مطابق حکم نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں'' [المآئدہ ۵/ ٤٥]

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴾

''جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی (کتاب قرآن) کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہ (بدکار) فاسق ہیں'' [المآئدہ ۵/ ٤٧]

قرآن کو پس پشت ڈالنے والے کا انجام

ایسے انسان کی دنیوی زندگی اور معیشت تنگ کر دی جاتی ہے اور آخرت میں یہ اندھا کر کے اٹھایا جائے گا پھر چیخے چلاّئے گا۔

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمٰى ، قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِى أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَصِيرًا ، قَالَ كَذٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى﴾

''اور (ہاں) جو میرے ذکر (قرآن) سے روگردانی کرے گا اسکی زندگی تنگی میں رہے گی۔اور ہم اسے روز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے، وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو (دنیا) میں دیکھتا تھا۔(جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہونا چاہیے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے'' [طه ۲۰/ ۱۲٤۔۱۲٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محاسبہ نفس

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ الحشر: (۱۸۔۱۹)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کر رہے ہو، اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اس نے انہیں ان کی جانیں بھلوا دیں، یہی لوگ نافرمان ہیں۔''

تمہیدی کلمات:

اچھی طرح جان لو کہ آدمی کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے جو اس کے اندر گھسا بیٹھا ہے۔ یہی نفس اسے برائی اور گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔ اسی نفس کے تزکیہ اور اسے راہ راست پر رکھنے کا کام آدمی کے سپرد ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''فلاح پا گیا جس نے اِس (نفس) کو پاک کر لیا اور نامراد ہوا جس نے اسے آلودہ کیا۔'' (الشمس ۹۱: ۹۔۱۰)

اپنا محاسبہ کرلو پس اگر تم اپنے نفس کی خبر نہ لو گے تو وہ سرکش اور قابو سے باہر ہو جائے گا اور پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ لیکن اگر تم اسے ملامت کرتے رہو گے تو وہ «نفس لوامه» بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔ بلکہ کیا عجب کہ رفتہ رفتہ «نفس مطمئنه» بن جائے اوران بندگان الٰہی میں شامل ہو جائے جو اللہ سے راضی ہوں اور اللہ اُن سے راضی ہو۔

اپنا محاسبہ کرلو:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا:

حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا، وَتَزَيَّنُوا لِلْعَرْضِ الأَكْبَرِ، وَإِنَّمَا يَخِفُّ الحِسَابُ يَوْمَ القِيَامَةِ عَلَى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا وَيُرْوَى عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: لَا يَكُونُ العَبْدُ تَقِيًّا حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ كَمَا يُحَاسِبُ شَرِيكَهُ مِنْ أَيْنَ مَطْعَمُهُ وَمَلْبَسُهُ

اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور بری پیشی کے لئے تیار ہو جاؤ قیامت کے دن اس آدمی کا حساب آسان ہوگا جس نے دنیا ہی میں اپنا حساب کرلیا میمون بن مہران سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا بندہ اس وقت تک پرہیز گار شمار نہیں ہوتا جب تک اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے جس طرح اپنے شریک سے کرتا ہے کہ اس نے کہاں سے کھایا اور کہاں سے پہنا

ترمذی: أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ، ٢٤٥٩،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

تابعی کہتے ہیں ہم سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں:

أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ، قَالَ: إِنَّ المُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا ، قَالَ أَبُو شِهَابٍ: بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ

ایک تو آنحضرت ﷺ سے اور دوسرے خود سے نقل کرتے ہیں بیان کیا کہ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے، گویا وہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈر رہا ہے کہ کہیں گر نہ جائے، اور بدکار اپنے گناہوں کو مکھی کے برابر سمجھتا ہے جو اس کی ناک پر سے گزرتی ہے، اور وہ ایسے اڑا دیتا ہے۔''

بخاری، الدَّعَوَاتِ، بَابُ التَّوْبَةِ، ٦٣٠٨،

محاسبہ اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ:

ابن ماجشون نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی سیرت میں ان کے شاگرد حسن بن عرفہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ خراسان سے بغداد تشریف لائے انہوں نے خراسان سے کسی شخص سے قلم مستعار لیا لیکن واپس کرنا بھول گئے جب بغداد پہنچے تو قلم دیکھا کہنے لگے سبحان اللہ!

نرد القلم إلى صاحبه ، ثم ركب بغلته أياماً حتى رد القلم إلى صاحبه

''ہم قلم واپس کریں گے پھر اپنے خچر پر سوار ہوئے اور کئی دن کا سفر کر کے خراسان پہنچے اور قلم واپس کیا۔''

رمضان محاسبے کے ساتھ:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

''جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کا کام سمجھ کر روزے رکھے اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

بخاری، الصیام، باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا (١٩٠١) ومسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۷۵۹) والترمذی (۸۰۸)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کا کام سمجھ کر قیام کرے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

ترمذی، الصوم، باب الترغیب فی قیام رمضان وما جاء فیه من الفضل (۸۰۸) ومسلم (۷۵۹) وابوداؤد (۱۳۷۱)

قبل اس کے کہ اللہ محاسبہ کرے:

﴿وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُكْرًا فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا﴾ الطلاق:۸۔۱۰)

''اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان کا محاسبہ کیا، بہت سخت محاسبہ اور انہیں سزادی، ایسی سزا جو دیکھنے سننے میں نہ آئی تھی۔ تو انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام خسارہ تھا۔ ان کے لیے اللہ نے بہت سخت عذاب تیار کیا ہے سو اللہ سے ڈرو! اے عقلوں والو، جو ایمان لائے ہو، یقیناً اللہ نے تمہاری طرف نصیحت نازل کی ہے۔''

محاسبے کا دن آنے والا ہے:

﴿ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ﴾ (الانعام:٦٢)

''پھر وہ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے، جو ان کا سچا مالک ہے، سن لو اسی کا حکم ہے اور وہی سب حساب لینے والوں سے زیادہ جلد (حساب لینے والا) ہے۔''

﴿يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلطَّاغِينَ مَآبًا لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا جَزَاءً وِفَاقًا إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا﴾ (النباء :١٨ ـ ٢٠)

''جس دن سور میں پھونکا جائے گا اور تم فوج در فوج چلے آؤ گے، اور آسمان کھولا جائے اور وہ دروازے دروازے ہو جائے گا، اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ سراب بن جائیں گے، یقیناً جہنم ہمیشہ سے ایک گھات کی جگہ ہے، سرکشوں کے لیے ٹھکانہ ہے وہ مدتوں اسی میں رہنے والے ہیں، نہ اس میں کوئی ٹھنڈ چکھیں گے اور نہ کوئی پینے چیز مگر گرم پانی اور بہتی پیپ، پورا پورا بدلہ دینے کے لیے، بلاشبہ وہ کسی حساب کی امید نہیں رکھتے تھے اور انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، بری طرح جھٹلایا اور ہر چیز لکھ کر ہم نے اسے محفوظ کر رکھا ہے، پس چکھو کہ ہم تمہیں عذاب کے سوا ہرگز کسی چیز میں زیادہ نہیں کریں گے''

محاسبے کا انداز:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَنِ عَبْدًا لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا﴾ (مریم:۹۳۔۹۵)

''آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ رحمان کے پاس غلام بن کر آنے والا ہے۔ بلاشبہ یقیناً اس نے ان کا احاطہ کر رکھا ہے اور خوب اچھی طرح انہیں گن گن کر شمار کر رکھا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس کے پاس اکیلا آنے والا ہے۔''

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

تم میں سے کوئی شخص اللہ کے سامنے اس طرح کھڑا ہوگا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہ ہوگا اور نہ کوئی ترجمان ہوگا جو ترجمہ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ میں نے تجھے مال دیا تھا وہ کہے گا ہاں، تو پھر فرمائے گا کہ کیا میں نے تمہارے پاس رسول نہیں بھیجا تھا؟ وہ کہے گا ضرور۔ پھر اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو ادھر بھی اسے آگ ہی نظر آئے گی اس لئے تم میں سے ہر شخص آگ سے بچے، اگرچہ ایک کھجور کے ذریعے سے ہی، اگر ایک کھجور بھی میسر نہ ہو تو باتیں اچھی کہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری، الزَّكَاةِ، بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ، ١٤١٣،

﴿وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى﴾ (الفجر:٢٣)

''اوراس دن جہنم کولایا جائے گا،اس دن انسان نصیحت حاصل کرے گااور(اس وقت)اس کے لیے نصیحت کہاں۔''

جہنم کو چار ارب نوے کروڑ فرشتے لے کر آئیں گے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا

جہنم کو لایا جائے گا اس دن جہنم کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوئے کھینچ رہے ہوں گے۔

مسلم، الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا ،بَابٌ فِي شِدَّةِ حَرِّ نَارِ جَهَنَّمَ وَبُعْدِ قَعْرِهَا وَمَا تَأْخُذُ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ: ٢٩. ٢٨٤٢.

ہم سب سے پہلے حساب کے لیے پیش ہوں گے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ، وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ، يُقَالُ: أَيْنَ الْأُمَّةُ الْأُمِّيَّةُ، وَنَبِيُّهَا؟ فَنَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ

(اگرچہ) ہم آخری امت ہیں لیکن سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔ندا آئے گی امی امت کہاں ہے اوراس امت کے نبی کہاں ہیں؟ تو ہم سب سے آخر ہیں(دنیامیں) اورسب میں اول ہوں گے(جنت میں)۔

ابن ماجة، الزُّهْدِ،بَابُ صِفَةِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ٤٢٩٠،صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا سوال:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ القِيَامَةِ ـ يَعْنِي العَبْدَ مِنَ النَّعِيمِ ـ أَنْ يُقَالَ لَهُ: أَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ، وَنُرْوِيَكَ مِنَ المَاءِ البَارِدِ

بلا شبہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ بندے سے اپنی نعمتوں کے بارے جو سوال کرے گا وہ یہ ہوگا کہ کیا میں نے تجھے صحت نہیں عطاء کی تھی؟ کیا میں نے تجھے پینے کے لیے ٹھنڈا پانی نہیں دیا تھا

ترمذی، تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَاب وَمِنْ سُورَةِ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ، ۳۳۵۸، صحیح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

يُؤْتَى بِالعَبْدِ يَوْمَ القِيَامَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا، وَسَخَّرْتُ لَكَ الأَنْعَامَ وَالحَرْثَ، وَتَرَكْتُكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ يَوْمَكَ هَذَا؟ فَيَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ لَهُ: اليَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي

قیامت کے دن بندہ (بارگاہ الٰہی) میں حاضر کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے سننے اور دیکھنے کی قوت نہ دی کیا میں نے تجھے مال اولاد نہ دیئے کیا میں نے تیرے لئے جانور اور کھیتیاں مسخر نہ کئے کیا میں نے تجھے اس حالت میں نہ چھوڑا کہ تو سردار بنایا گیا اور تو لوگوں سے چوتھائی مال لینے لگا کیا تیرا خیال تھا کہ آج کے دن تو مجھ سے ملاقات کرے گا اور کہے گا نہیں اے رب اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو پھر میں بھی تجھے آج اسی طرح بھول جاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا

ترمذی، صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَاءِ قِ وَالْوَرَعِ،٢٤٢٨، صحيح

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى﴾ (طه:١٢٦-١٢٤)

''اور جس نے میری نصیحت سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ گزران ہے اور ہم قیامت کے دن اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھنے والا ہے۔ وہ فرمائے گا اسی طرح تیرے پاس ہماری آیات آئیں تو تو انہیں بھول گیا اور اسی طرح آج تجھے بھلا دیا جائے گا۔''

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ (الحشر: ١٩)

''اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اس نے انہیں ان کی جانیں بھلا دیں، یہی لوگ نافرمان ہیں۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلَ بِهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا انْتَقَصَ مِنَ الفَرِيضَةِ ، ثُمَّ يَكُونُ سَاءِ رُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ

قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے اگر یہ صحیح ہوئی تو کامیاب ہوگیا اور نجات پالی اور اگر یہ صحیح نہ ہوئی تو یہ بھی نقصان اور گھاٹ میں رہا اگر فرائض میں کچھ نقص ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے نوافل کو دیکھو اگر ہوں تو ان سے اس کمی کو پورا کردو پھر اس کا ہر عمل اسی طرح ہوگا

ترمذی، الصَّلَاةِ ،بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ العَبْدُ يَوْمَ القِيَامَةِ الصَّلَاةُ ،٤١٣ ،صحيح

محاسبے دن اعمال سامنے کردیے جائیں گے:

﴿وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا﴾ الاسراء :١٣-١٤)

''اور ہر انسان کو، ہم نے اسے اس کا نصیب اس کی گردن میں لازم کردیا ہے اور قیامت کے دن ہم اس کے لیے ایک کتاب نکالیں گے، جسے وہ کھولی ہوئی پائے گا۔ اپنی کتاب پڑھ، آج تو خود اپنے آپ پر بطور محاسب کافی ہے۔''

﴿وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا﴾ (الكهف:٤٩)

''اور کتاب رکھی جائے گی اور تو مجرموں کو دیکھے گا کہ اس سے ڈرنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے جو اس میں ہوگا، اور کہیں گے ہائے ہماری بربادی! اس کتاب کو کیا ہے، نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑتی ہے اور نہ بڑی مگر اس نے اسے ضبط کر رکھا ہے، اور انہوں نے جو کچھ کیا اسے موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔''

محاسبے کے دن اعضاء کی گواہی:

اللہ نعمتیں یاد کروانے کے بعد پوچھے گا کیا اس دن کی ملاقات کا تجھے یقین تھا تو وہ کہے گا:

فَيَقُولُ: يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ، وَبِكِتَابِكَ، وَبِرُسُلِكَ، وَصَلَّيْتُ، وَصُمْتُ، وَتَصَدَّقْتُ، وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ، فَيَقُولُ: هَاهُنَا إِذًا، قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ، وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ: مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ: انْطِقِي، فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ، وَذَلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ، وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللهُ عَلَيْهِ

اے پروردگار میں تجھ پر اور تیری کتابوں پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا اور میں نے نماز پڑھی اور میں نے روزہ رکھا اور میں نے صدقہ وخیرات کیا اس سے جس قدر ہو سکے گی وہ اپنی نیکی کی تعریف کرے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے ابھی تیری نیکیوں کا پتہ چل جائے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسے کہا جائے گا کہ ہم ابھی تیرے خلاف گواہ بھیجتے ہیں وہ اپنے دل میں غور وفکر کرے گا کہ کون ہے جو میرے خلاف گواہی دے پھر اس کے منہ پر مہر لگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دی جائے گی اور اس کی ران گوشت ہڈیوں سے کہا جائے گا بولو پھر اس کی رگ اور اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیتے ہوئے بولیں گے اور یہ سب اس وجہ سے ہوگا کہ کسی نفس کی طرف سے کوئی عذر قائم نہ ہو سکے گا اور یہ منافق آدمی ہوگا اور اس پر اللہ تعالیٰ اپنی ناراضگی کا اظہار فرمائے گا۔

مسلم: كِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ ١٦.(٢٩٦٨)

﴿الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (يسين:٦٥)

''آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں اس کی گواہی دیں گے جو کیا کرتے تھے۔''

﴿حَتَّى إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

(فصلت:٢٠۔٢٣)

''یہاں تک کہ جونہی اس کے پاس پہنچیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے ان کے خلاف اس کی شہادت دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور وہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف شہادت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں دی؟ وہ کہیں گے ہمیں اس اللہ نے بلوا دیا ہے جس نے ہر چیز کو بلوایا ہے اور اسی نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اور اسی کی طرف تم واپس لائے جا رہے ہو۔ اور تم اس سے چھپ نہیں سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں، تمہاری چمڑے تمہارے خلاف گواہی دیں گے لیکن سمجھتے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے اعمال سے بے خبر ہے۔ یہ تمہارا گمان تھا جو تم نے اپنے رب کے بارے میں کیا اس نے تمہیں تباہ کر دیا اور تم خسارہ پانے والے ہو گئے۔''

آسان حساب:

ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب کسی ایسی بات کو سنتیں جس کو نہ سمجھتیں تو پھر دوبارہ اس میں تفتیش کرتیں، تاکہ اس کو سمجھ لیں۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا) (الانشقاق: ٨) قَالَ: ذَاكَ العَرْضُ يُعْرَضُونَ وَمَنْ نُوقِشَ الحِسَابَ هَلَكَ

(قیامت میں) جس کا حساب لیا گیا اس پر (ضرور) عذاب کیا جائے گا، عائشہ کہتی ہیں (یہ سن کر) میں نے کہا کہ اللہ پاک تو یہ فرماتا ہے کہ پس عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا، (معلوم ہوا کہ حساب کے بعد عذاب کچھ ضروری نہیں) آپ نے فرمایا یہ حساب جس کا ذکر اس آیت میں ہے درحقیقت حساب نہیں بلکہ صرف پیش کر دینا ہے لیکن جس شخص سے حساب میں جانچ کی گئی وہ یقیناً ہلاک ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری رحمہ اللہ تفسیر القرآن رحمہ اللہ باب (فسوف یحاسب حسابا یسیرا):۴۹۳۹.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت کے دن جمع ہو گے پوچھا جائے گا:

أَيْنَ فُقَرَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَمَسَاكِينُهَا؟ قَالَ: فَيَقُومُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا عَمِلْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا ابْتَلَيْتَنَا فَصَبَرْنَا وَآتَيْتَ الْأَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَيْرَنَا فَيَقُولُ اللَّهُ: صَدَقْتُمْ قَالَ: فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ، وَيَبْقَى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلَى ذَوِي الْأَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ، قَالُوا: فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَءِذٍ؟ قَالَ: يُوضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُورٍ وَتُظَلَّلُ عَلَيْهِمُ الْغَمَامُ يَكُونُ ذَلِكَ الْيَوْمُ أَقْصَرَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنْ ساعة من نهار

اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہوں گے، ان سے کہا جائے گا تم نے کیا عمل کیے تو وہ جواب میں کہیں گے۔ اے ہمارے رب تو نے ہمیں آزمایا ہم نے صبر کیا اور تو نے مال اور حکومت ہمارے غیر کو دی تھی، اللہ عزوجل کہے گا تم نے سچ کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور حساب کی شدت صاحب مال اور صاحب اقتدار لوگوں پر رہ جائے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: مومن اس دن کہاں ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لیے نور کی کرسیاں ہوں گی اور ان پر بادل سایہ کریں گے مومنوں کے لیے وہ دن، دن کی ایک گھڑی سے بھی چھوٹا ہو گا۔"

صحیح ابن حبان: ۷۴۱۹، حسن

مشکل حساب والا چلائے گا:

﴿وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كِتَابِيَهْ ، وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ، يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ، مَا أَغْنَى عَنِّي مَالِيَهْ ، هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ، خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ، ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ، ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ، إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ، وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ﴾ (الحاقة:)

''اور جسے اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا نامہ اعمال نہ ملتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش وہ (موت) کام تمام کر دینے والی ہوتی۔ میرا مال میرے کسی کام نہیں آیا۔ میری حکومت مجھ سے برباد ہوگئی۔ اسے پکڑو پھر اسے طوق پہنا دو۔ پھر اسے بڑھکتی ہوئی آگ میں جھونک دو۔ پھر ایک زنجیر میں، جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے، پس اسے داخل کر دو۔ بلاشبہ وہ بہت عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔''

ایک دانش مند کا اپنے نفس سے باتیں کرنا

ایک عربی مقالہ کا خلاصہ یہاں ذکر کیا جا رہا ہے جس میں ایک آدمی نے اپنے نفس کو مخاطب کر کے چند نصیحتیں کی ہیں۔

اے نفس!

ذرا انصاف کر!.....تو سمجھتا ہے کہ میں بڑا عقل مند ہوں مگر تیرے برابر بے وقوف کوئی نہ ہوگا۔

کیا تو نہیں جانتا کہ جنت اور دوزخ تیرے سامنے ہیں اور تو بہت جلد کسی ایک میں جانے والا ہے۔ پھر تجھے کیا ہوا ہے کہ ہر وقت ہنستا، کھیلتا اور دنیا میں مگن رہتا ہے؟!!

کیا تو نہیں جانتا کہ تیرے اوپر موت کا کٹھن وقت آنے والا ہے، آج ہو یا کل؟.....جس موت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوتو دور سمجھتا ہے، اللہ کے نزدیک وہ بہت قریب ہے..... نہ کوئی خبر کرنے والا آتا ہے، نہ کوئی پیغام..... یہ نہیں کہ دن کو آئے رات کو نہ آئے یا رات کو آئے اور دن کو نہ آئے..... یا بچپن میں آئے جوانی میں نہ آئے..... جوانی میں آئے بچپن میں نہ آئے..... موت تو کسی بھی سانس آجائے گی!!

پس تجھے کیا ہوا ہے کہ موت اتنی نزدیک ہے، مگر تو اُس کی تیاری نہیں کرتا؟ حالانکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''قریب آ گیا ہے لوگوں کے حساب کا وقت اور وہ ہیں کہ غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں ان کے پاس جو تازہ نصیحت بھی ان کے رب کی طرف سے آتی ہے اس کو بہ تکلف سنتے ہیں کہ کھیل کود میں پڑے رہتے ہیں، دل ان کے (دوسری ہی فکروں میں) منہمک ہیں۔'' (الانبیاء:۱۔۳)

اے نفس ذرا سوچ!

تجھے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جرأت کیوں کر ہوتی ہے؟ اگر تیرا عقیدہ یہ ہے کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا، تو پھر تو یقیناً کافر ہے۔ یا اگر یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے اور پھر اس کی نافرمانی کرتا ہے تو پھر سخت بے حیا ہے۔ اگر تیرا بھائی یا نوکر کوئی ایسی بات کرے جو تجھے بری لگے تو تو کتنا غصہ کرتا ہے پھر تجھے یہ جرأت کیوں کر ہوتی ہے کہ اپنے رب کا غصہ مول لے اور اس کے عذاب سے نہ ڈرے۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ اللہ کے عذاب کو برداشت کر سکے گا؟ ہرگز نہیں، یہ بات دل سے نکال دے۔ ذرا ایک گھڑی تیز دھوپ میں کھڑا رہ یا اپنی انگلی آگ کے قریب کر، تجھے کچھ اپنی طاقت اور حوصلہ معلوم ہو جائے گا۔

کیا تو اس مغالطہ میں پڑ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا کریم اور غفور رحیم ہے، اسے کسی کی اطاعت کی حاجت نہیں، وہ مجھے بخش دے گا۔ لیکن اپنے دنیا کے کاموں کے لیے کیوں کوشش کرتا ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے کرم پر نہیں چھوڑ دیتا؟!..... جب کوئی دشمن تیرے درپے ہوتا ہے تو کیوں اس سے بچنے کی تدبیر کرتا ہے؟ تب کیوں نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے مجھے بچالے گا؟

جب کوئی دنیاوی کام روپے پیسے کے بغیر نہیں ہوتا، تو اس وقت تیرا دم کیوں نکلتا ہے، اور کیوں اسے حاصل کرنے کے لیے ہزار بھاگ دوڑ کرتا ہے؟..... اس وقت کرمِ الٰہی پر تیرا اعتماد کہاں چلا جاتا ہے؟..... کیوں نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ کوئی خزانہ دے دے گا یا کسی بندہ کو بھیج دے گا کہ تیرا کام ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر ہو جائے؟ یا کیا اللہ تعالیٰ صرف آخرت میں کریم ہے، دنیا میں نہیں؟

اے نفس!

تیرا نفاق اور جھوٹے دعوے بڑے عجیب ہیں!..... ذرا دیکھ تیرا آقا دنیا کے بارے میں فرماتا ہے:

''زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔''

(ھود:٦)

اور آخرت کے بارے میں فرماتا ہے:

''اور یہ کہ انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے کوشش کی۔'' (النجم:٣٩)

گویا تیرے دنیا کے رزق کی ذمہ داری تو اُس نے اپنے اوپر لی ہے، اس کا مدار تیری کوشش پر نہیں۔ ہاں! آخرت کو تیری کمائی پر منحصر ہے۔ مگر تو اپنے فعل سے اللہ کو جھوٹا کرتا ہے۔ جس چیز کی ذمہ داری اُس نے لے لی ہے، اس پر تو تو پاگلوں کی طرح گرتا ہے، اور جس آخرت کو اس نے تیری کوشش پر منحصر کیا ہے، تو اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتا اور اُس کے لیے کوشش کو حقیر سمجھتا ہے۔ یہ تو نشانی ایمان نہیں!..... اگر زبانی ایمان معتبر ہوتا تو منافق دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں کیوں ہوتا؟!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا تو روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا؟ کیا تو سمجھتا ہے کہ مرنے کے بعد تجھے بلا حساب لیے ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا؟ یا تو بچ کر کہیں بھاگ سکے گا؟ ہرگز نہیں! اگر تو ایسا ہی سمجھتا ہے تو تیرے برابر کوئی جاہل نہیں اور تو تو پکا کافر ہے۔ پھر کیا تو اس بات کو جھوٹ سمجھتا ہے کہ اللہ مرنے کے بعد تجھے اٹھا کر کھڑا کرے گا۔ اگر نہیں، تو پھر اس کی نافرمانی سے کیوں نہیں بچتا؟

اے نفس! ذرا انصاف کر!

اگر ایک بے دین ڈاکٹر تجھ سے کہہ دیتا ہے کہ فلاں کھانا تیرے لیے مضر ہے تو تو جی کڑا کر کے اسے چھوڑ دیتا ہے اور صبر کرتا ہے، اگرچہ وہ بڑا لذیذ کھانا ہو، کیا انبیاء کا کہنا، جن کو معجزات کی تائید حاصل ہوتی ہے اور کتاب الٰہی میں اللہ کا فرمان تیرے لیے اتنا بھی وزن نہیں رکھتا جتنا ایک بے دین ڈاکٹر کا قول۔ عقل اور علم کی کمی کے باوجود اس کی بات کا اثر تو ہوتا ہے مگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کہنے کا نہیں ہوتا۔

اس سے عجیب تر بات یہ ہے کہ ایک بچہ کہتا ہے کہ تیرے کپڑوں میں بچھو ہے تو تو بغیر دلیل طلب کیے اور بغیر سوچے سمجھے اپنے کپڑے اتار پھینکتا ہے کیا انبیاء کی متفقہ بات تیرے نزدیک اس نادان بچہ کی بات سے بھی کم وقعت رکھتی ہے؟ یا جہنم کی آگ، اس کی بیڑیاں، اس کے گرز، اس کا عذاب، اس کا زقوم اور اس کے آنکڑے، اس کے سانپ، بچھو اور زہریلی چیزیں تیرے لیے ایک بچھو سے بھی کم تکلیف دہ ہیں؟ حالانکہ اس کی تکلیف زیادہ سے زیادہ ایک دن یا اس سے کم رہتی ہے یہ عقلمندوں کا شیوہ نہیں۔ اگر کہیں جانوروں کو تیری حالت کا علم ہو جائے تو وہ تجھ پر ہنسیں اور تیری دانائی کا مذاق اڑائیں۔

پس اے نفس!

اگر تجھ کو یہ سب چیزیں معلوم ہیں اور ان پر تیرا ایمان ہے تو کیا بات ہے کہ تو عمل میں سستی اور ٹال مٹول سے کام لیتا ہے حالانکہ موت کمین گاہ میں منتظر ہے کہ وہ بغیر مہلت کے تجھے اچک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے جائے؟ تو کس وجہ سے نڈر ہے کہ وہ جلد نہ آئے گی؟ اگر تجھے سو برس کی مہلت مل بھی گئی ہے، تو کیا تیرا خیال ہے کہ وہ مسافر جس کو ایک گھاٹی طے کرنی ہے اور وہ اس گھاٹی کے نشیب میں اطمینان سے اپنے جانور کو کھلا رہا ہے وہ کبھی بھی اس گھاٹی کو طے کر سکے گا؟ تو نہیں جانتا کہ راستہ سفر کیے بغیر طے نہیں ہوتا اور کام کیے بغیر انجام نہیں پاتا۔ ایسے شخص کے بارے میں تیری کیا رائے ہے جو علم حاصل کرنے کی غرض سے پردیس کا سفر کرے اور وہاں کئی سال بیکار اور نکما بیٹھا رہے اور نفس سے وعدے کرتا رہے کہ جس سال وطن واپس ہوگا سب علم حاصل کر لے گا؟ تو اس کی عقل پر ہنسے گا کہ یہ بھی عجیب شخص ہے! سمجھتا ہے کہ ایک سال میں سارا علم حاصل ہو جائے گا، یا بغیر علم حاصل کیے توکل کی برکت سے وہ بہترین عالم بن جائے گا۔

پھر اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ آخر عمر کی کوشش مفید ہو سکتی ہے اور بلند درجات تک لے جا سکتی ہے تو یہ کیسے معلوم کہ ابھی زندگی باقی ہے، ہو سکتا ہے کہ یہی آج کا دن تیری عمر کا آخری دن ہو۔ تو آج کے دن سے اپنے کام میں کیوں مشغول نہیں ہوتا اور آج کل، آج کل کرنے کی کیا وجہ ہے؟

کیا یہ وجہ ہے کہ تجھے اپنے خواہشات نفس کی مخالفت مشکل معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس میں محنت ومشقت ہے؟ کیا تو اس دن کا منتظر ہے جب خواہشات کی مخالفت تیرے لیے آسان ہو جائے گی؟ ایسا دن تو اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کیا اور نہ پیدا کرے گا۔ جنت جب ملے گی، ہمیشہ ناگوار کام کرنے ہی سے ملے گی اور ناگوار کام کبھی نفس کے لیے آسان نہیں ہو سکتے۔

پس اے نفس!

سوچ تو سہی، کب سے تو روز وعدہ کرتا ہے کہ کل سے یہ کام کروں گا اور کل، کل کرتے ہر کل آج ہوتی گئی۔ جب آج ہی نہیں کیا تو کل کیسے کرے گا؟ تجھے معلوم نہیں کہ جو کل آ چکی ہے وہ گزشتہ دن کے حکم میں ہے۔ جو کام تو آج نہیں کر سکا، کل اس کا کرنا تیرے لیے اور بھی مشکل ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اگر آج عاجز ہے تو کل بھی عاجز ہوگا۔

اس لیے کہ خواہش کی مثال ایک تناور درخت کی سی ہے، جس کو اکھاڑے بغیر چارہ نہیں، اگر سستی کے باعث اسے آج نہ اُکھاڑا اور کل پر رکھا تو اس کی مثال اس جوان کی سی ہے جس سے ایک درخت نہیں اکھاڑا گیا تو اس نے اس کام کو دوسرے سال کے لیے ملتوی کر دیا حالانکہ جتنا زمانہ گزرے گا ، درخت کی جڑیں مضبوط ہوتی جائیں گی اور اکھاڑنے والے کی کمزوری اور ضعف میں اضافہ ہوگا۔ جس کو جوان ہو کر نہیں اکھاڑ سکا، اس کو بڑھاپے میں کیا اکھاڑے گا؟ سرسبز شاخ جھکائی جاسکتی ہے، جب سوکھ جائے تو اس کو موڑنا ناممکن ہو جائے گا۔

پس اے نفس!

اگر تو ان صاف صاف باتوں کو نہیں سمجھتا اور سستی کرتا ہے، تو تجھے کیا ہو گیا ہے کہ اپنے آپ کو عقلمند سمجھتا ہے۔ اس سے بڑی حماقت اور کیا ہو سکتی ہے۔

غالباً تو یہ کہے گا کہ میں استقامت سے عمل اس لیے نہیں کر سکتا کہ لذت اور خواہشات کا حریص ہوں اور تکلیف و مشقت برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر یہی بات ہے تو تو پرلے درجے کا احمق ہے اور تیرا عذر فضول ہے، اگر لذت کا حریص ہے تو ایسی لذت کیوں نہیں تلاش کرتا جو تمام آلائشوں سے پاک ہو اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہو۔ یہ نعمت تو جنت ہی میں حاصل ہو سکتی ہے اگر تجھے لذت اور خواہش ہی عزیز ہیں تو ان کی خاطر بھی تجھے نفس کی وقتی خواہشات کی مخالفت کرنی چاہیے، اس لیے کہ بسا اوقات ایک لقمہ کئی لقموں سے محروم کر دیتا ہے۔

تیرا کیا خیال ہے کہ اس مریض کے بارے میں جسے طبیب کہے کہ صرف تین دن ٹھنڈا پانی مت پینا تا کہ تندرست ہو جاؤ اور پھر زندگی بھر ٹھنڈے پانی کا لطف اٹھاؤ۔ اگر تم نے ان تین دنوں میں پیا تو زندگی بھر اسے ٹھنڈے پانی سے ہاتھ دھو لینا پڑے گا۔ اس وقت سچ سچ بتلا، عقل کا تقاضا کیا ہے؟ کیا وہ تین دن صبر کرے تا کہ زندگی آرام سے گزرے یا اپنی خواہش پوری کرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ مجھ سے تین دن صبر نہیں ہوسکتا، پھر تین سو دن، یا تین ہزار دن، برابر نعمت سے محروم رہے؟ تین دن کی جو حقیقت پوری عمر کے مقابلہ میں ہے وہ اس سے کوئی نسبت ہی نہیں رکھتی جو تیری پوری عمر کی ہمیشہ کی زندگی کے مقابلے میں ہے۔

پس اے نفس!

میں دیکھتا ہوں کہ تو دو وجہ سے اپنے نفس کو ڈھیل دیتا ہے: ایک' کفر خفی اور ایک صریح حماقت۔ کفر خفی یہ ہے کہ یوم حساب پر تیرا ایمان کمزور ہے اور ثواب وعتاب سے تو ناواقف ہے۔ اور صریح حماقت اللہ تعالیٰ کے عفو وکرم پر غلط اعتماد ہے اور اس بات کی پراہ نہیں کہ وہ مہلت عذاب دینے کے لیے دیتا ہے حالانکہ تو روٹی کے ایک ٹکڑے کے لیے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے لیے تیار نہیں بلکہ جتنی تدابیر اور کوششیں ضروری ہوں وہ سب کرتا ہے۔

پس اے نفس!

دنیا کی زندگی میں نہ کھو جا اللہ تعالیٰ سے غلط امیدیں نہ باندھ! اپنی فکر آپ کر، اپنا وقت ضائع مت کر کہ گنتی کے چند سانس تیرے پاس ہیں۔ ایک سانس جاتا ہے، اتنا ہی وقت کا خزانہ کم ہو جاتا ہے۔

جتنی مدت آخرت میں رہنا ہے اسی قدر دنیا میں اس کی تیاری کر۔ جتنی مدت جاڑے کی ہوتی ہے اسی حساب سے تو دنیا میں کھانا، کپڑے اور لکڑیاں جمع کرتا ہے۔ ان میں سے کسی چیز میں تو اللہ کے کرم پر تکیہ نہیں کرتا کہ وہ محض اپنے فضل سے کپڑوں اور آگ کے بغیر، تجھے سردی سے بچالے گا، حالانکہ وہ اس پر قادر ہے پھر کیا تیرا خیال ہے کہ دنیا کی سردی کے مقابلے میں جہنم کی سردی کم ہوگی؟..... یا تھوڑے دن رہے گی..... یا کچھ کیے بغیر اس سے بچ جائے گا..... نہیں جہنم کی سردی تو حید اور اطاعت کے بغیر نہیں جانے کی..... اللہ کا یہ کرم کیا تھوڑا ہے کہ تجھ کو جہنم سے بچنے کا طریقہ بتا دیا اور اس کے لیے سارا سامان مہیا کر دیا..... جس طرح اُون اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آگ کو پیدا کیا.....تا کہ تو خود سردی سے اپنا بچاؤ کر سکے۔

تیری خرابی ہوائے نفس! جس طرح دنیا کے لیے تیاری کرتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر آخرت کے لیے تیاری کر!

پس اے نفس!

میں دیکھتا ہوں کہ تجھے دنیا سے محبت ہے اور اس کی جدائی تجھ پر شاق ہے تو اللہ کے عذاب وثواب اور قیامت کے ہول سے غافل ہے حالانکہ تو دنیا میں مسافر ہے، اور یہاں کی چیزیں سفر کرنے والوں کے ساتھ نہیں جاتیں۔ کیا تو گزرے ہوئے لوگوں کا حال نہیں دیکھتا؟.....جن مکانوں میں رہنا ہی نہیں، وہ کیسے عالی شان بنائے پھر چھوڑ کر چلے گئے۔ رہنے کی جگہ زمین کے اندر قبر ہے، اس کی فکر ہی نہ کی۔ شاید لوگوں کے درمیان عزت ومرتبہ کی محبت سے تیری آنکھوں پر چربی چھا گئی ہے؟ زمین پر سارے لوگ اگر تیری عزت کریں، تیری تعریف کے گن گائیں اور تیرا کہا مانیں، پھر کیا تو نہیں جانتا کہ چند برس کے بعد نہ تو رہے گا، نہ سارے لوگ۔ پھر ایک زمانہ آئے گا جس میں نہ تیرا ذکر رہے گا، نہ ان شخصوں کا جو تیرا ذکر کرتے تھے۔

پس اے نفس!

موت نزدیک آ گئی ہے، جو کرنا ہے اب کر لے۔ تیرے بعد نہ کوئی تیری طرف سے نماز پڑھے گا۔ نہ روزہ رکھے گا، نہ تجھ سے اللہ کو راضی کرے گا۔ زندگی کے یہ چند روز ہی ہیں، یہی تیرا سرمایہ ہے، اس سے تجارت کر لے، اکثر سرمایہ تو ضائع کر چکا ہے، اگر تمام عمر اس بربادی پر روئے تب بھی کم ہے۔ مردوں کا لشکر گھر کے باہر تیرا منتظر ہے۔ انھوں نے پکی قسم کھا رکھی ہے کہ تجھے ساتھ لیے بغیر نہیں ہلیں گے۔ یہ سب یہی تمنا کرتے ہیں کہ کاش ہمیں ایک روز مل جائے کہ دنیا میں جا کر اپنے گناہوں کا تدارک کر دیں۔ تیرے پاس آج یہ ایک روز ہے جو اگر تو بیچے تو یہ مردے تمام دنیا کے عوض بھی خرید لیں، اگر ان کو قدرت ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس اے نفس!

تجھ کو ذرا شرم نہیں۔ اپنے ظاہر کو تو خلق کے لیے سنوارتا ہے اور باطن میں بڑے بڑے گناہ کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے۔ اے نفس! کیا یہ عقلمندی ہے کہ تو ہر روز اپنے مال کے زیادہ ہونے سے تو خوش ہو، مگر عمر کے کم ہونے کا کچھ غم نہ ہو۔ اے نفس! یاد رکھ کہ دین اور ایمان کا بدل کوئی چیز نہیں اور اس زندگی کے بعد کوئی دوسری زندگی نہیں۔

اے نفس! اب میری نصیحت مان کہ جو نصیحت سے منہ پھیرتا ہے وہ آگ پر راضی ہوتا ہے اگر دل کی پستی نصیحت کو قبول کرنے میں مانع ہو۔ تو اس سختی کو تہجد گزاری اور آہ نیم شبی سے دور کر اور اقرباء سے حسن سلوک اور یتیموں پر مہربانی وشفقت کر۔ یہ بھی کارگر نہ ہو تو جان لے کہ شاید اللہ نے دل پر مہر لگا دی تو اپنے سے ناامید ہو جا۔ لیکن ناامیدی کفر ہے، اس لیے تو ناامید ہو نہیں سکتا اور امید کی بھی کوئی صورت نہیں۔

تو اب یہ دیکھ کہ جس مصیبت میں مبتلا ہے اس پر تجھ کو غم ہوتا ہے کہ نہیں، کوئی آنسو آنکھ سے گرتا ہے کہ نہیں۔ اگر گرتا ہے تو آنسو منبع رحمت ہے اور ابھی امید کی جگہ باقی ہے بس تو ارحم الراحمین کے سامنے فریاد کر اور اکرم الاکرمین کے سامنے شکوہ کر۔ اس لیے کہ تیری مصیبت بہت بڑھ گئی اب کوئی راستہ اور ٹھکانہ اور بھاگنے کی جگہ اور فریاد کا سننے والا، اس عالی سرکار کے سوا کہیں نہیں۔ اس کے سامنے گریہ وزاری کر اور دھاڑیں مار وہ گڑگڑانے والوں اور رونے والوں پر رحم فرماتا ہے اور بے قرار کی دعا قبول فرماتا ہے اب جب سب راستے بند ہو گئے تو جس سے طلب کرتا ہے وہ کریم اور سخی ہے اور جس سے فریاد کرتا ہے وہ رؤوف اور رحیم ہے۔ اس کی رحمت وسیع اور اس کا کرم عام اور اس کے عفو میں ہر خطا شامل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سال کا دسواں مہینہ

شوال المکرم

اسلامی سال کا دسواں مہینہ شوال ہے اس کا معنی بلند ہونا، اوپر اٹھنا، اٹھانا، جدا جدا ہونا اور خشک ہونا۔ اس ماہ کے کئی ایک نام اور بھی ہیں۔ مثلاً وعل، عادل، جیفل اور شوال المکرّم وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہ شوال المکرم کے خطبات

① مسائل عیدین (خطبہ عیدالأضحیٰ)

② غزوہ احد کی داستان

③ خواب اور اسکے أحکامات

④ آؤ سب سے بہتر بنیں

⑤ جن کو دو اجر ملیں گے

⑥ رازداری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسائل عیدین

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (البقرة:۱۸۵)

''رمضان کا مہینہ جس میں قرآن (اوّل اوّل) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے۔ تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو تو چاہئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (روزے رکھ کر) ان کا شمار پورا کرلے اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا اور (یہ آسانی کا حکم) اس لئے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اُس احسان کے بدلے کہ اللہ نے تمہیں ہدایت بخشی ہے تم اُس کو بزرگی سے یاد کرو اور اُس کا شکر ادا کیا کرو''

تمہیدی کلمات:

اسلامی سال کا دسواں مہینہ شوال ہے اس کا معنی بلند ہونا، اوپر اٹھنا، اٹھانا، جدا جدا ہونا اور خشک ہونا۔ اس ماہ کے کئی ایک نام اور بھی ہیں۔ مثلاً وعل، عادل، جیفل اور شوال المکرّم وغیرہ، اس ماہ کی پہلی تاریخ میں عید الفطر ہوتی ہے۔ مسلمان ایک ماہ روزے رکھ کر اس دن اللہ سے ثواب کی امید اور اپنی رمضان کی عبادات کی مقبولیت کی دعائیں کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

عیدالفطر اور عیدالأضحیٰ مسلمانوں کی خوشی کے دو تہوار ہیں۔ عیدالفطر ماہ شوال میں اور عیدالأضحیٰ ماہ ذوالحجہ میں آتی ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ سال میں دو تہواروں میں کھیل کود اور ہنسی مذاق کا اہتمام کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا:

''یہ دن کیسے ہیں؟''

لوگوں نے عرض کیا ہم قبل از اسلام ان دو تہواروں میں خوشی منایا کرتے تھے اور کھیلتے کودتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے دو بہترین دن عطا فرمائے ہیں اور وہ یہ ہیں عید الفطر اور عیدالاضحیٰ''۔

سنن النسائی، صلاۃ العیدین، (۱۵۵۷)

اللہ کی توفیق سے ان سطور میں مختصر مسائل عیدین ذکر کئے جائیں گے۔ اور میں ماہ شوال کے روزوں کی فضلیت ذکر کی جائے گی۔

مسائل عیدین

عید کے موقعہ پر کرنے کے چند مسنون عمل جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرنے کی تلقین کرتے اور خود بھی کیا کرتے تھے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ:

① غسل کرے۔

② صاف ستھرا پاکیزہ لباس پہنے۔

③ خوشبو لگائے۔

④ نماز عید ادا کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کرے۔

عید پر غسل کرنا

حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

((أَنَّ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى الْمُصَلّٰى))

''بلاشبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عیدالفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے''

مصنف عبد الرزاق ، صلاة العيدين ، باب الاغتسال فی يوم العيد(٣ ٥٧٥) امام نووی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے المجموع (٥/ ١٠)زادالمعاد(١/ ١٢١)

عید کا غسل فرض نہیں بلکہ مستحب عمل ہے جیسا کہ امام ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

''عیدالفطر ہو یا عیدالأضحیٰ کو غسل کرنا مستحب عمل ہے''

المغنی لابن قدامه (٣/ ٢٥٦)

عید پر عمدہ لباس پہننا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((كَانَ يَلْبَسُ يَوْمَ الْعِيدِ بُرْدَةً حَمْرَاءَ))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن سرخ دھاریوں والی چادر زیب تن فرماتے تھے''

مجمع الزوائد(٢/ ١٩٨)والصحيحة(١٢٧٩)

حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَلْبَسُ فِي الْعِيدَيْنِ أَحْسَنَ ثِيَابِهِ))

''بیشک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عیدین کے موقع پر اپنا سب سے عمدہ لباس زیب تن کرتے تھے''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السنن الکبری فی صلاۃ العیدین (٦١٤٣) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے فتح الباری (٤٣٩/٢)

عید کے موقع پر خوشبو لگانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ هَـذَا يَـوْمُ عِيْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَمَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ وَإِنْ كَانَ طِيْبٌ فَلْيَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ))

''یقیناً اس (جمعہ کے دن) کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے عید بنایا ہے۔ پس جو شخص جمعہ کیلئے آئے اس کو چاہیے کہ غسل کرے، اور اگر خوشبو میسر ہو تو اس کا استعمال کرے اور مسواک کو لازم پکڑو''

ابن ماجه ، أبواب اقامة الصلاة ، باب ماجاء فی الزينة يوم الجمعه(١٠٩٨)صحيح ابن ماجه(١/ ١٨١)وصحيح الجامع الصغير(٢٢٥٨)

حدیث میں جمعہ کے دن غسل کرنے، خوشبو استعمال کرنے، اور مسواک کرنے کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جمعہ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کیلئے عید بنایا ہے تو عید کے دن ان تینوں کاموں کا کرنا اور زیادہ ضروری اور پسندیدہ ہوگا۔

نماز عید ادا کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے تھے اور نیزہ کو عید گاہ میں لے جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نصب کیا جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے۔

صحيح بخاری ، العيدين ، باب الخروج الى المصلى بغير منبر (٩٥٦)(٩٧٣)

پہلے نماز پھر قربانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی تو کچھ لوگوں نے نماز عید سے قبل ہی قربانی کر لی تھی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید ادا فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا:

((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰه))

''جس نے نماز سے قبل قربانی کی ہے وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی نہیں کی نماز پڑھنے تک تو وہ اب اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کرے۔''

صحيح البخاري ، الذبائح والصيد باب قول النبي :فليذبح على اسم الله(٥٥٠٠)

نماز عیدین کے چند مسائل

۱۔ نماز عید الفطر میں روانگی سے پہلے کچھ تناول کرنا سنت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کھجوریں تناول فرما کر عید پڑھنے کیلئے نکلتے تھے۔''

صحيح بخاري ، العيدين(٩٥٣)

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ میں نماز عید کے بعد قربانی کے گوشت سے کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن (نماز عید سے) واپس پلٹنے تک کچھ تناول نہ فرماتے (لیکن یہ روزہ نہ تھا جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں)''

سنن ابن ماجه ، أبواب ماجاء في الصيام ، (١٧٦٠)صحيح

۳۔ نماز عید عیدگاہ میں ادا کرنا سنت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید مداومت کے ساتھ آبادی سے باہر نکل کر ادا کی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الأضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف باہر نکلتے تھے''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری ، الجمعة (٩٥٦)ومسلم (٨٨٩)

مسجد میں نماز عید کی ادائیگی کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ سے کوئی صحیح سند سے روایت ثابت نہیں البتہ ایک روایت بضعف سند موجود ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''ایک عید کے موقع پر لوگوں کو بارش نے آلیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں نماز عید مسجد میں پڑھادی''

ضعيف أبي داؤد ، الصلاة ، باب يصلي بالناس العيد في المسجد اذا كان يوم مطر(٢٤٨) وضعيف ابن ماجه (٢٧٠)

لیکن کسی عذر کی بناء پر مسجد میں نماز عید پڑھنے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف نے اجازت دی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''کسی عذر کی وجہ سے مسجد میں نماز عید پڑھی جاسکتی ہے۔''

بیہقی (٣/ ٣١٠)

جیسا کہ امام ابن حزم تحریر کرتے ہیں کہ ''ہمیں حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت کی گی ہے کہ انھوں نے عید کے دن بارش ہونے کی بنا پر لوگوں کو مسجد میں نماز عید پڑھائی۔''

المحلٰی (٥/ ١٦٨)

۴۔خواتین بھی عیدگاہ میں تشریف لائیں۔ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم عورتوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں (عیدگاہ) لے جائیں، جوان لڑکیوں، حیض والی عورتوں اور پردہ نشین خواتین کو بھی۔ہاں حیض والی عورتیں نماز سے الگ رہیں (لیکن) وہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں''

صحيح مسلم ، صلاة العيدين(١٢٠)(٢/ ٦٠٦)

۵۔عیدین میں تکبیرات کہنا بھی مسنون ہیں عید الفطر میں شوال کا چاند دیکھنے سے لے کر عید سے فارغ ہونے تک تکبیرات کہی جائیں اور عید الاضحیٰ میں چاند دیکھنے سے لے کر مکمل ایام تشریق اور خصوصا یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کی صبح سے منیٰ کے آخری دن (۱۳ کی نماز عصر) تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکبیرات کہی جائیں۔تکبیرات کے الفاظ یہ ہیں:

١۔أَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَر، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

٢۔أَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، أَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ، أَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

المصنف، الصلوات(٢/ ١٦٧، ١٦٨)صحيح

٦۔نماز عیدین کا وقت طلوع آفتاب کے بعد شروع ہوجاتا ہے اور اسے جلد ادا کرنا ضروری ہے۔ عون المعبود(٣/ ٣٤٣)

٧۔نماز عیدین سے قبل اذان واقامت نہیں ہے اور اس نماز سے قبل اور بعد کوئی اور نفلی نماز نہیں ہے۔ صحيح مسلم، صلاة العيدين(٨٨٧)

٨۔نماز عید الفطر اور نماز عید الاضحیٰ کی دو دو رکعتیں نماز ہے۔

مسند احمد(٢٥٧)وابن خزيمة (١٤٢٥)صحيح

٩۔نماز عید الفطر اور نماز الاضحیٰ کا طریقہ

نماز عیدین دو رکعتیں ہے پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح، پھر قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہی جائیں اور دوسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہی جائیں۔ ابن ماجه، اقامة الصلاة(١٢٧١)صحيح

اور ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے اور عمر بن خطاب سے صراحت ہے کہ وہ عیدین کی تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

مسند احمد (٤/ ٣١٦)حسن و السنن الكبرى(٦١٨٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیدین کی دو رکعتوں میں نبی ﷺ کی قرأت کچھ اس طرح تھی آپ ﷺ پہلی رکعت میں سورۃ (ق) یا اعلی پڑھتے اور دوسری رکعت میں سورۃ القمر یا غاشیہ پڑھتے تھے۔

مسلم، صلاۃ العیدین (۸۹۱)(۸۷۸)

۱۰۔نماز عید پہلے ادا کی جائے بعد میں خطبہ مسنونہ (یہ جمعہ کیطرح دو خطبے نہیں ہیں) اور پھر دعا کی جائے (جو لوگ پہلے خطبہ اور بعد میں نماز ادا کرتے ہیں وہ سنت پر عمل نہیں کرتے)

بخاری، العیدین، باب الخطبۃ بعد العیدین (۹۶۲)

۱۱۔عیدگاہ سے واپسی پر راستہ تبدیل کر کے آنا چاہیے۔رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

صحیح بخاری، العیدین، (۹۷۲)

۱۲۔عیدین کے دونوں دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے کیونکہ وہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

بخاری، الصوم (۱۹۹۰)

۱۳۔اگر عید جمعہ کے دن آجائے تو نماز جمعہ کا اختیار ہے چاہے آدمی پڑھے یا نہ پڑھے لیکن وہ نماز ظہر ضرور ادا کرے گا۔البتہ امام پر لازم ہے کہ جمعہ کا خطبہ دے تا کہ جو شریک ہونا چاہیں وہ ہو جائیں۔ ابو داؤد (۱۰۶۹) بخاری (۵۵۷۲)

عیدین کے موقع پر مبارک باد دینا

حضرت جبیر بن نفیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب عید کے دن ملاقات کرتے تو ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرتے اور کہتے۔

((تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ))

''اللہ تعالیٰ ہم سے اور تم سے قبول فرمائے''

فتح الباری (۲/ ۴۴۶) اسنادہ حسن

عید کے دن کھیل وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

((كَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ))

''کہ عید کے دن سوڈان کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم ڈھال اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے''

اماں جی فرماتی ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی فرمایا: کہ تم بھی دیکھنا چاہتی ہو۔؟ میں نے کہا جی ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیچھے کھڑا کرلیا۔میرا چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر تھا (اسطرح میں پیچھے پردے سے کھیل کو بخوبی دیکھ سکتی تھی)اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے خوب بنوارفدہ !جب میں تھک گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس؟ میں نے کہا جی ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر جاؤ۔

صحیح بخاری ، الجهاد والسير ، باب الدرق(۲۹۰۷)(۹٤۹)

۱۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید کی خوشی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنگی مشقیں کیا کرتے تھے،ڈھالوں اور برچھیوں سے جنگی کرتب دکھلایا کرتے تھے۔

۲۔عید کے دن ایسا کھیل کھیلا جاسکتا ہے جس میں لغواور اسراف وتبذیر نہ ہو۔

۳۔خواتین بھی پردے کے ماحول میں کھیل وغیرہ دیکھ سکتی ہیں لیکن اس سے قطعاً نہیں نکلتا کہ سٹیڈیم یا میدانوں میں جاکر خواتین بے پردگی کے ماحول میں کھیل دیکھیں۔

عید کے روز بچیوں کا گیت گانا

عید کے دن ایسے گیت اور اشعار کہنے میں مضائقہ نہیں جو شرک وکفر اور شہوانی اشیاء سے پاک ہوں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دولڑکیاں وہ اشعار گارہی تھیں جو انصار نے بعاث کی جنگ کے موقع پر کہے تھے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ گانے والیاں نہیں تھیں۔) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر یہ شیطانی آلات (اور یہ عید کا دن تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا))

''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہر قوم کی عید (خوشی کا دن) ہوتی ہے اور آج یہ ہماری عید ہے''

صحيح بخاری ، العيدين ، باب سنة العيدين لاهل الاسلام (۹۵۲)(۹۴۹)

نوٹ:۱۔ جنگ بعاث تاریخ عرب میں ایک عظیم لڑائی کے نام سے مشہور ہے جس میں اوس اور خزرج دو بڑے قبائل کی جنگ ہوئی تھی جس کا سلسلہ نسل بعد نسل ایک سو بیس سال تک جاری رہا یہاں تک کہ اسلام کا دور آیا اور یہ قبائل مسلمان ہوئے۔

۲۔ عید کے دن بچیاں گیت گا سکتیں ہیں نہ کہ جوان عورتیں۔

۳۔ گیت واشعار کے ساتھ دف کی اجازت ہے نہ کہ بینڈ باجوں کی۔

۴۔ کفر وشرک اور لغو بات اور غلط اشعار شیطانی فعل ہیں ان سے بچنا ہر پر لازم ہے۔

یوم عرفہ بھی عید ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص نے ان سے کہا:

((يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَؤُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا))

''اے امیر المومنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اسکے یوم نزول کو عید بنا لیتے''

انہوں نے دریافت کیا: أَيُّ آيَةٍ؟

کون سی آیت...؟ اس نے کہا۔

((الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا))

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ))

''جس دن اور جس جگہ نبی کریم ﷺ پر وہ (آیت) نازل ہوئی ہم اس سے آگاہ ہیں۔ جمعہ کا دن تھا اور آپ ﷺ عرفات میں کھڑے تھے''

صحيح بخاري، الايمان، باب زيادة الايمان ونقصانه(٤٥)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ ؟ فَقَالَ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ))

''رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ دور کر دیتا ہے''

صحيح مسلم، الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة . . . . (١٩٧)(١١٦٢)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے سوا کوئی اور دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ اس کثرت سے بندوں کو (جہنم کی) آگ سے آزاد کرتا ہو۔ اس روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان (حاجیوں) کی وجہ سے فخر کرتا اور فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ (یعنی اپنی دنیاوی ضروریات کے باوجود مجھ سے صرف اپنی بخشش کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔'' (صحيح مسلم :١٣٤٨)

یوم عرفہ قبولیت دعا کا دن ہے۔ اس کی بہترین دعا جو نبی کریم ﷺ نے مانگی وہ یہ ہے، اسے کثرت سے پڑھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٍ))

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے سب تعریفات ہیں اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے'' (الترمذی :۳۵۸۵)

ماہ شوال کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے راوی سے کہ جن کا نام عمر بن ثابت ہے یہ حدیث بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ))

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے بھی رکھے تو وہ ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مانند ہوگا۔''

مسلم، الصيام ، باب استحباب صوم ستة ايام من شوال اتباع لرمضان(۲۷۵۸)

عیدالفطر کے دن کا روزہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے روزے سے منع فرمایا ہے''

بخاری(۱۹۹۱)ومسلم(۱۱۳۸)

عید کی رات خصوصی عبادت کی حقیقت

عیدین کی رات خصوصی عبادت کا اہتمام صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے ویسے اگر کوئی پابندی سے تہجد گزار ہے تو حسب عادت اس رات نوافل ادا کرے تو کوئی حرج نہیں۔عید کی رات عبادت کیلئے دو روایات پیش کی جاتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ا۔مجمع الزوائد کی روایت

جوشخص عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی رات عبادت کرتا ہے اسکا دل اس دن بھی مردہ نہیں ہوگا جس دن تمام دل مردہ ہو جائیں گے۔

یہ روایت موضوع ہے کیونکہ اس میں ایک راوی عمر بن ہارون بلخی ہے اسکو ابن معین نے کذاب کہا ہے اور محدثین نے متروک کہا ہے۔ تلخيص ، المستدرك(٤/ ٨٧)

علامہ ذھبی نے کذاب، خبیث کہا ہے۔ ميزان الاعتدال (٢/ ٢٢٨)

علامہ البانی نے اس روایت کو خودساختہ کہا ہے۔ السلسلة الاحاديث الضعيفة(٢/ ١١)

۲۔ابن ماجہ کی روایت، کتاب العیدین میں، اس روایت میں بھی بقیۃ بن ولید نامی راوی ہے جو سخت ضعیف ہے کیونکہ وہ مدلس راوی ہے اور محدثین نے اسکی تدلیس سے اجتناب کرنے کی تلقین کی ہے۔

السلسلة الاحاديث الضعيفة(٢/ ١١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ عیدالاضحیٰ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مِنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہ» وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلاَ ھَادِیَ لَہ» وَأَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہ» وَأَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ ، وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْد))

﴿ یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلاَتَمُوْتُنَّ اِلاَّ وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ﴾

﴿ یَا أَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَۃٍ وَخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالاً کَثِیْراً وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ﴾

﴿ یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُو اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴾

اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ خَیْرَالْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ شَرَّالْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلاَلَۃٌ (وَکُلُّ ضَلاَلَۃٍ فِی النَّارِ)قال الله تعالیٰ فأعوذ بالله . . . . . .

﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاھَا لَکُم مِّن شَعَائِرِ اللَّہِ لَکُمْ فِیْھَا خَیْرٌ فَاذْکُرُوا اسْمَ اللَّہِ عَلَیْھَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُھَا فَکُلُوا مِنْھَا وَأَطْعِمُوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ، لَن يَنَالَ اللَّـهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِن يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنكُمْ﴾ (الحج: ٣٦-٣٧)

''اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ مقرر کیا ہے اس میں تمہارے لئے فائدے ہیں تو (قربانی کرنے کے وقت) قطار باندھ کر اُن پر اللہ کا نام لو جب پہلو کے بل گر پڑیں تو اُن میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھ رہنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اس طرح ہم نے اُن کو تمہارے زیر فرماں کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ اللہ تک نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اُس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے (تقوی پہنچتا ہے)''

تمہیدی کلمات:

آج عیدالأضحیٰ کا دن ہے یہ دن ذوالحجہ کے مہینے میں آتا ہے اور ذوالحجہ کا مہینہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے، اس مہینے میں نیکیوں، بخششوں اور مغفرتوں کے بے شمار ذرائع ہیں۔ ہم آج عید کے موقعہ پر چند اہم باتیں ذکر کرتے ہیں:

عیدالأضحیٰ کے اہم اسباق

۱.....اس دن میں دو عظیم کام ''حج اور قربانی'' ایک ہی گھرانے کی یاد دلاتے ہیں۔ اور وہ گھرانہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے۔ قربانی ہمارے جد امجد سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ادا ہے یہ ادا ہر مسلمان بڑے جوش وخروش سے مناتا ہے۔ یقیناً سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سیرت مقدسہ سے ہمیں حوصلہ، صبر، اطاعت وفرمانبرداری اور قربانی وجان نثاری کا سبق ملتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ، فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ، فَلَمَّا بَلَغَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّيْ أَرَى فِيْ الْمَنَامِ أَنِّيْ أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ إِن شَاء اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ ، فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِيْنِ ، وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيْمُ ، قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِيْ الْمُحْسِنِيْنَ ، إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاء الْمُبِيْنُ ، وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ، وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِيْ الْآخِرِيْنَ ، سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ﴾ [الصافات:۱۰۰۔۱۰۹]

''اے پروردگار! مجھے (اولاد) عطا فرما جو سعادتمندوں میں سے ہو، تو ہم نے ان کو ایک نرم دل کے لڑکے کی خوشخبری دی، جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچا تو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابا جان! جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیے گا، جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا، تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم! تم نے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں، بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم کا (ذکرِ خیر باقی) چھوڑ دیا، کہ ابراہیم پر سلام ہو''

۲.....قربانی صرف اللہ کے لیے کی جائے یعنی قربانی کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ یہ خلوص نیت کے ساتھ کی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾

''یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے، پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر، یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشان ہے'' الکوثر (۱/۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ قُلْ اِنَّ الصَّلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾

''کہہ دیجیے میری نماز میری قربانی میرا مرنا اور میرا جینا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے''

رسول ﷺ نے فرمایا:

''روزِ قیامت اللہ عزوجل منادی کرادے گا: جس شخص نے اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کی بجائے، لوگوں کے دکھلاوے کے لیے عمل کیا، تو آج وہ انہی لوگوں کے پاس جا کر اس کا ثواب طلب کرے۔ جنہیں دکھانے کے لیے اس نے وہ کام کیا تھا۔''

جامع الترمذی (۲۵۲۱) وحسنه الالبانی

۳۔ قربانی ان لوگوں کی قبول ہوتی ہے جو نیک اور متقی ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف انسان کے دل اور تقوی کو دیکھتے ہیں۔

جیسا کہ فرمایا:

﴿لَن یَنَالَ اللّٰہَ لُحُومُھَا وَلَا دِمَاؤُھَا وَلَکِن یَنَالُہُ التَّقْوَی مِنکُمْ﴾

''اللہ تک نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اُس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے (تقوی پہنچتا ہے)''' (الحج :۳۷.۳٦)

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَاتْلُ عَلَیْھِمْ نَبَأَ ابْنَیْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَاناً فَتُقُبِّلَ مِن أَحَدِھِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّکَ قَالَ إِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ﴾ (المائدہ:۲۷)

''اور (اے محمد ﷺ!) ان کو آدم کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کے حالات (جو بالکل) سچے (ہیں) پڑھ کر سنا دو کہ جب ان دونوں نے (اللہ کی جناب میں) کچھ نیازیں چڑھائیں تو ایک کی نیاز تو قبول ہوگئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی (تب قابیل

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہابیل سے) کہنے لگا کہ میں تجھے قتل کردوں گا اُس نے کہا کہ اللہ پرہیزگاروں ہی کی قربانی قبول فرمایا کرتا ہے۔''

۴۔اور یہ بات طے شدہ ہے کہ جن کے دل میں اللہ کا خوف ہوتا ہے وہی لوگ کامیاب وکامران ہوتے ہیں۔

اللہ فرماتے ہیں۔

﴿إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ۙ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ۙ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا﴾

«« یقیناً پرہیزگار لوگوں کے لئے کامیابی ہے، باغات ہیں اور انگور ہیں، اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں، چھلکتے ہوئے جام شراب ہیں. اور وہاں نہ تو وہ بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ ہی جھوٹیں باتیں سنیں گے، (ان کو) تیرے رب کی طرف سے (ان کے نیک اعمال کا) یہ بدلہ ملے گا جو کافی انعام ہوگا'' (نبا:۳۱.۳۶)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَاكُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَاوَخَالِقِ النَّاسِ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))

''(اے ابوذر رضی اللہ عنہ!) تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتا رہ اور اگر خطا ہو جائے تو فوراً نیکی کر وہ اس کو ختم کردے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ مل''۔

ترمذی، (۱۹۷۸) وقال حدیث حسن صحیح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَكْثَرُمَايُدْخِلُ الْجَنَّةَ تَقْوَىٰ وَحُسْنُ الْخُلُقِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سب سے زیادہ جنت میں جو چیز داخل کرے گی وہ اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق ہے''۔

ترمذی : (۲۰۰٤)حدیث حسن

۵۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی قربیاں قبول فرماتا ہے۔جن میں خلوص ہو۔ریا کاری اور دیکھاوا نہ ہو۔جو متقی ہوں۔مشرک نہ ہوں۔قربانی سنت کے مطابق ہو۔ بدعتی نہ ہوں۔آدمی نمازی ہو۔اگر یہ شرائط نہیں تو اللہ کے ہاں قربانی قابل قبول نہیں۔

۶۔آج عید کا دن ہے مسلمانوں کی خوشی کا دن ہے۔حقیقی خوشی یہ ہے کہ انسان دیکھے کہ وہ اس بات پر خوش ہو رہا ہے کیا اس کے گناہ معاف ہو چکے ہیں۔

شاعر کیا خوب کہا ہے۔

لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِيْدَ

اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِيْدَ

''عید اس کی نہیں جس نے نئے نئے کپڑے پہن لیئے بلکہ عید تو اس کی ہے جو اللہ کے عذابوں سے ڈر گیا۔''

۷.....آج عید الأضحیٰ یعنی قربانی ذبح کرنے کا دن ہے چند باتیں اس حوالہ سے نوٹ کریں:

۱.....عیدگاہ سے واپسی پر راستہ تبدیل کر کے آنا چاہیے۔رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

صحیح بخاری، العیدین، (۹۷۲)

۲ ..... جانور کو قبلہ رخ لٹائیں اور یہ دعا پڑھ کر ذبح کریں:«بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ»

صحیح البخاری(۵۵٦۵)۔ وصحیح مسلم(۱۹٦٦)

۳.....قربانی کا جانور خود ذبح کرنا افضل ہے۔اگر خود نہیں کر سکتے تو اپنا کوئی نائب مقرر کر لیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

،یہ جو عام ہے کہ چھری کو ہاتھ لگا لو..... یہ سب فضول باتیں ہیں.....ہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا سینگ والا دنبہ لانے کا حکم فرمایا کہ جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو اور ایسا ہی دنبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قربانی کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

''اے عائشہ چھری لاؤ،اور اسے اچھی طرح تیز کرو''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری پکڑی اور دنبے کو پکڑ کر اسے لٹا دیا پھر اسے ذبح فرما دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ))

''اے اللہ محمد کی طرف سے اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ قربانی قبول فرما پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح قربانی فرمائی۔''

مسلم ، الاضاحی ، باب استحباب استحسان الضیة . . . . . (١٩٦٧)

۴.....قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنے شرط اور ضروری نہیں اگر اپنی تقسیم میں آسانی کے لیے کوئی کرتا ہے تو حرج نہیں۔پس قربانی کا گوست کھاؤ اور کھلاؤ۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

''قربانی کے گوشت سے خود بھی کھاؤ،خود دار محتاج اور سوالی کو بھی کھلاؤ۔''(الحج:۲۲:۳۶)

۵.....قربانی کی کھالیں قصاب کو اجرت میں دینا منع ہیں ان کا مصرف وہی کا جو زکوۃ کا مصرف ہے سورت توبہ 60 نمبر آیت میں آٹھ مسارف بیان ہوئے ہیں قرآن مجید میں ہے:

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾

''صدقات (زکوۃ،عشر،فطرانہ،کھالیں) فقیروں کے لیے ہیں اور مسکینوں کے لیے، اور ان کے وصول کرنے والوں کے لیے اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنا مقصود ہو اور گردن چھڑانے میں، قرض داروں کے لیے، اور اللہ کی راہ (جہاد فی سبیل اللہ) میں اور مسافروں کے لیے، فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ علم وحکمت والا ہے۔''

یعنی قربانی کی کھالوں کے مستحق غرباء ومساکین ہیں، اسی لیے مدارسِ دینیہ کو دینا بھی جائز ہے، کیوں کہ وہاں زیرِ تعلیم طلباء کی اکثریت غرباء ومساکین کی ذیل میں آتی ہے۔ علاوہ ازیں کھالیں اسلامی محاذوں پر برسرِ پیکار مجاہدین فی سبیل اللہ کو بھی دی جاسکتی ہیں۔

۶.....قربانی سے فارغ ہو کر اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کریں۔ کہ جس نے قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی، تکبر، ریاکاری اور دکھلاوے سے پناہ مانگتے ہوئے قربانی کی قبولیت کی دعائیں مانگیں۔ اس کے ساتھ یہ عزم، عہد و پیمان کریں کہ یہ تو ایک جانور کی قربانی ہے۔ اگر ہمیں اللہ کے راستے میں اپنی جان کی قربانی دینا پڑی تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔ ان شاء اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوہ احد کی داستان

ارشاد ربانی ہے:

﴿اِنْ یَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَ تِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ وَ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ یَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۙ وَ لِیُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ یَمْحَقَ الْكٰفِرِیْنَ﴾ . (آل عمران: ۱۴۰، ۱۴۱)

''اگر تمہیں زخم (شکست) لگا ہے تو اُن لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم اُن کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو متمیز کر دے اور تم میں سے گواہ بنائے اور اللہ تعالیٰ بے انصافوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور یہ بھی مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو خالص (مومن) بنا دے اور کافروں کو نابود کر دے۔''

تمہیدی کلمات:

۱۵ شوال ۳ ہجری ہفتے کے دن غزوہ احد پیش آیا۔ طبقات الکبری ۲/ ۳۶۔ اسی مناسبت سے ہم آج ماہ شوال میں داستان غزوہ احد ذکر کریں گے۔

غزوہ کے اسباب:

قریش جنگ بدر میں اپنے مقتولوں کا انتقام لینا چاہتے تھے اور اپنا وہ مقام و مرتبہ بحال کرنا چاہتے تھے جو بدر کی شکست کے بعد عربوں کے نزدیک ڈانواں ڈول ہو گیا تھا۔ السیرۃ النبویۃ لا بن ھشام ۳/ ۸۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قریش مکہ کی جنگی تیاری:

ابوسفیان کو غزوہ بدر کے وقت قافلہ سے بچ کر نکلا تھا اس نے اس سارے قافلے پر لادے سامان کو دارالندوہ میں لیا اور بدر کے معرکے کے بعد مقتولین کے ورثاء اور جن کا سامان تھا ان کے پاس جا کر اس بات پر آمادہ کیا کہ اپنے مقتولین کا بدلہ لینے کے لیے اس سب مال کو صرف کر دیا جائے اور ایک فوج تیار کی جائے۔ چنانچہ انھوں نے اس قافلے کا سامان نبی کریم ﷺ سے جنگ کے لیے مختص کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس مال میں سے کم از کم نفع پچاس ہزار دینار تھا جن کا انھوں نے سونا خریدا اور پھر جنگ کی تیاری میں سارا سامان لگا دیا۔

السيرة النبوية لابن هشام ٦٤/٣، والسيرة لابن إسحاق ٣٣٠/١ تفسير ابن كثير تحت الآية

اللہ تعالیٰ نے انہی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ٥ ط وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ﴾ . (آیت : ٣٦)

''جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں) کو اللہ کے رستے سے روکیں سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) اُن کیلئے (موجبِ) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔''

وحشی کو آزادی کی پیش کش

جبر بن مطعم کے غلام حبشی جسے وحشی کہا جاتا تھا۔ یہ نیزے کا ماہر تھا۔ جبیر نے کہا: تم بھی لوگوں کے ساتھ نکلو، میرے چچا طعیمہ کو حمزہ نے بدر کے روز قتل کیا تھا اگر اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدلے میں تم حمزہ کو موت کے گھاٹ اتار دو تو تم آزاد ہو۔

السيرة النبوية لابن هشام ٦٥/٣

خواتین قریش اور ہند بنت عتبہ کی شمولیت:

قریش مکہ کی چودہ یا پندرہ خواہش اس میں شریک ہوئی جو اہل لشکر کی مسلمانوں کے خلاف برانگیختہ کرنے کے لیے ساتھ ساتھ تھیں۔

المغازي للواقدي ١٢/١ ،الطبقات لابن سعد ٣٧/٢

وحشی کی کنیت ابودسمہ تھی دوران سفر جب وہ ہند کے پاس سے گزرتا تو یہ اسے کہتی: اے ابودسمہ! میری روح کو تب سکون ہوگا اگر تو حمزہ کو قتل کرے گا۔ اس طرح میں آتش غضب سے اور تو غلامی کی زنجیروں سے رہائی پائے گا۔

السيرة النبوية لابن هشام ٦٦/٣

کہا جاتا ہے کہ جب قریش مکہ کا لشکر مدینہ کی طرف بڑھ رہا تھا تو ان کا گزر ابواء نامی بستی سے ہوا۔ یہاں نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ آمنہ بنت وہب کی قبر تھی۔ ہند بنت عتبہ کے ذہن میں شر و فساد کی بجلیاں کوندنے لگیں۔ اس نے ابوسفیان سے کہا یہاں محمد ﷺ کی والدہ کی قبر ہے تلاش کرو اور ان کے جسد خاکی کو اپنے قبضے میں کر لو۔ اگر مسلمان جنگ میں ہمارے آدمیوں کو قیدی بنا لیں تو ان کا فدیہ درہم و دینار کی صورت میں ادا کرنے کی بجائے ہم آمنہ کا جسد خاکی دے کر ادا کریں گے اور اپنے قیدی چھڑا لیں گے۔

ابوسفیان نے یہ بات دیگر لوگوں کو بتائی تو قافلے میں دانش مند لوگوں نے اس سے منع کر دیا اور کہا کہ اگر تم نے یہ حرکت کی تو یہ رسم بد چل نکلے گی اور کل کو ہمارے تمھارے آباؤ اجداد کی قبروں کی بے حرمتی کرے گا۔ بہتر یہی ہے کہ اس فتنے کی داغ بیل نہ ڈالو۔ اس طرح نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ کی حرمت قائم رہی۔

سبيل الهدى والرشاد ٢٧٣/٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدینہ میں خبر:

جب لشکر قریش مکہ سے نکلا تو عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کو خط لکھ کر اطلاع کر دی کہ قریش کا لشکر نکل پڑا ہے اور اس کے ساتھ تین ہزار جنگجو ہیں وہ اپنے ساتھ ۲۰۰ گھوڑے اور سات سو زرہ پوش لیے ہوئے ہیں تین ہزار اونٹ بھی ساتھ ہیں اور ہر جوان اسلحہ سے لیس ہے۔

المغازی للواقدی ۱۸۹/۱

نبی ﷺ کی مدینہ میں تیاری:

خبر پہنچتے ہی آپ ﷺ نے اپنے جاسوسوں کو مدینہ باہر روانہ کر دیا جس میں فضالہ بن عدی بن حزم کے بیٹے انس اور مؤنس بھی شامل تھے۔ اسی طرح ہر وقت چوک و چوبند دستہ لیے سعد بن معاذ، اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ گشت کرنے لگے۔ قریش نے وادی احد کے قریب عینس نامی جگہ پر پڑاؤ ڈال لیا۔ قریش احد کے قریب بدھ کو پہنچے وہ وہاں بدھ، جمعرات اور جمعہ کا قیام کیا۔ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز ۶ یا ۷ شوال ۳ ہجری کو مدینہ سے نکلے اور ہفتہ کے روز جنگ ہوئی۔

السیرۃ لابن إسحاق ۳۳۲/۱

رسول اللہ ﷺ کا خواب

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی، تو وہ بیچ سے ٹوٹ گئی، یہ وہ مصیبت تھی جو مسلمانوں کو احد کے دن پہنچی تھی پھر میں نے اسکو دوسری بار ہلایا تو وہ پہلے سے زیادہ اچھی ہوگئی، یہ وہ چیز تھی جو اللہ نے فتح اور مومنوں کے اجتماع کی شکل میں ظاہر فرمائی۔''

بخاری، التعبیر، باب اذا ھَزَّ سیفاً فی المنام (۷۰۴۱)

آپ ﷺ میدان احد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو اپنا خواب سنایا اور مشورہ طلب کیا کہ مدینہ میں رہ کر دفاع کیا جائے یا باہر نکل کر۔ الغرض فیصلہ باہر نکل کر لڑنے پر ہوا آپ ﷺ ایک خفیہ راستے سے ہفتہ کے روز میدان احد میں اتر گئے۔ آپ ﷺ احد کے متعلق فرمایا کرتے تھے:

((هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ))

''(لوگو!) یہ احد کے پتھر ہم سے محبت کرتے ہیں اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''

بخاری ،المغازی ،باب احد یحبنا ونحبه(٤٠٨٤)ومسلم (١٣٩٣)

ایک دفعہ پیارے نبی ﷺ اپنے تین رفقاء حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ احد پہاڑ کی جانب گئے جب احد پر آپ قدم رنجہ ہوئے تو اچانک پہاڑ نے حرکت شروع کر دی۔ نبی کریم ﷺ نے پہاڑ کی جنبش اور کانپنا دیکھ کر اپنا قدم مبارک احد پہاڑ پر مارا اور فرمایا:

((اُثْبُتْ يَا أُحُدُ فَإِنَّ عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ))

''اے اُحد! ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک ابوبکر صدیق اور دو شہید (عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم) ہیں''

بخاری، فضائل الصحابة، باب مناقب ابی بکر (٣٦٧٥)

میدان میں صف بندی:

آپ ﷺ نے میدان میں صف بندی کروائی اور حکم دیا۔

«لَا يُقَاتِلَنَّ أَحَدٌ حَتَّى نَأْمُرَهُ بِالْقِتَالِ»

''ہمارے حکم کے بغیر کوئی جنگ نہ چھیڑے۔''

تاریخ الطبری ١٩٢/٢

اور ایک دستہ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں پچاس افراد پر مشتمل عینین نامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہاڑی کے درے پر بٹھایا جو ماہر تیر انداز تھے اور ان کو ہدایت دی:

«إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخَطَّفُنَا الطَّيْرُ فَلاَ تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلاَ تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ» .

''اگر تم دیکھو کہ ہمیں اچک کر لیے جا رہے ہیں تب بھی تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا یہاں تک کہ میں تمھیں بلا بھیجوں اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے دشمن کو شکست دے دی ہے اور انھیں کچل ڈالا ہے تب بھی میرا پیغام آنے تک اسی جگہ ڈٹے رہنا ہے۔''

صحيح البخاري ، المغازي :٣٠٣٩.

تلوار کا حق کون ادا کرے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن (میدان احد میں مجاہدین کے سامنے) تلوار لہرائی اور فرمایا:

((فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ؟))

''کون ہے جو مجھ سے یہ تلوار لے کر اس کا حق ادا کرے گا؟''

یہاں موجود تمام صحابہ میں سے ہر ایک نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور کہنے لگا: میں..... میں (اس کا حق ادا کروں گا) مجاہدین کا جمگھٹا لگ گیا تو حضرت سماک ابو دجانہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگے: میں اس کا حق ادا کروں گا۔ چنانچہ ابو دجانہ نے تلوار لے لی اور مشرکوں کی کھوپڑیوں کے پرخچے اڑا دیے۔

مسلم، فضائل الصحابه، باب من فضائل ابی دجانة (٢٤٧٠)

جنگ چھڑ گئی

سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بڑے اور طلحہ بن ابی طلحہ کو اپنا شکار بنایا اور اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح پھر جنگ چھڑ گئی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ سے مدد مانگنے لگے، دعائیں کرنے لگے،

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کہتے ہیں کہ: مجھ سے حضرت عبداللہ بن جحش ؓ نے جنگ احد میں کہا: اے سعد! تم اللہ پاک سے دعا کیوں نہیں مانگتے؟ اس کے بعد یہ دونوں ایک گوشہ میں گئے۔ حضرت سعد نے اس طرح دعا مانگی:

يَا رَبِّ إِذَا لَقِينَا الْقَوْمَ غَدًا، فَلَقِّنِي رَجُلًا شَدِيدًا بَأْسُهُ شَدِيدًا حَرْدُهُ، فَأُقَاتِلُهُ فِيكَ وَيُقَاتِلُنِي، ثُمَّ ارْزُقْنِي عَلَيْهِ الظَّفَرَ حَتَّى أَقْتُلَهُ، وَآخُذَ سَلَبَهُ

اے میرے رب! جب دشمنوں سے مڈبھیڑ ہو تو میرے سامنے ایک ایسے آدمی کو لا جو سخت حملہ آور ہو اور بہت ہی قتال ہو۔ میں اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے۔ پھر مجھے اس پر کامیابی کی توفیق عطا فرما کہ میں اسے قتل کر دوں اور اس کا سارا مال لے لوں۔

ان کی دعا پر کامیابی کی توفیق عطا فرما کہ میں اسے قتل کر دوں اور اس کا سارا مال لے لوں۔ ان کی دعا پر حضرت عبداللہ بن جحش ؓ نے آمین کہی۔ پھر حضرت عبداللہ بن جحش ؓ نے دعا مانگی۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي غَدًا رَجُلًا شَدِيدًا حَرْدُهُ، شَدِيدًا بَأْسُهُ، أُقَاتِلُهُ فِيكَ وَيُقَاتِلُنِي، ثُمَّ يَأْخُذُنِي فَيَجْدَعُ أَنْفِي وَأُذُنِي، فَإِذَا لَقِيتُكَ غَدًا قُلْتَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ فِيمَ جُدِعَ أَنْفُكَ وَأُذُنُكَ؟ فَأَقُولُ: فِيكَ وَفِي رَسُولِكَ، فَيَقُولُ: صَدَقْتَ. قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: يَا بُنَيَّ كَانَتْ دَعْوَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ خَيْرًا مِنْ دَعْوَتِي

اے میرے اللہ! مجھے ایک ایسے آدمی سے مقابلہ کی توفیق دے جو سخت حملہ آور ہو اور سخت جنگجو بھی۔ میں تیرے لیے اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے پھر وہ مجھے پکڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری ناک بھی کاٹ دے میرے کان بھی کاٹ دے، جب میں کل روز قیامت تجھ سے ملوں تو پوچھے کہ کس لیے تیری ناک اور کان کاٹے گئے تھے؟ میں عرض کروں کہ تیرے اور تیرے رسول کے لیے میرے ناک اور کان کاٹے گئے۔ تو کہے کہ ہاں! تو سچ کہتا ہے۔ حضرت سعد نے آمین کہی۔

حضرت سعد اپنے بیٹے سے کہتے تھے کہ عبداللہ جحش کی دعا میری دعا سے بہتر رہی۔ میں نے اسی دن کے آخر میں ان کو دیکھا کہ ان کی ناک اور کان کٹے ہوئے ایک دھاگے میں لٹکے ہوئے

حضرت سعد اپنے بیٹے سے کہتے تھے کہ عبداللہ جحش کی دعا میری دعا سے بہتر رہی۔ میں نے اسی دن کے آخر میں ان کو دیکھا کہ ان کی ناک اور کان کٹے ہوئے ایک دھاگے میں لٹکے ہوئے

تھے۔

مستدرك حاكم (٢/ ٧٦، ٧٧)۔ حلية اولياء (١/ ١٠٩) صحيح

شہداء کا سردار

حضرت جعفر بن عمر ضمری ا بتاتے ہیں کہ: میں عبیداللہ بن عدی ا کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا۔ جب ہم شام کے شہر ''حمص'' میں پہنچے تو عبیداللہ مجھے کہنے لگا: آپ کا کیا خیال ہے اگر ہم وحشی بن حرب کے پاس جائیں جو یہیں حمص میں رہتا ہے اور اس سے حضرت حمزہ ا کی شہادت کے بارے میں پوچھیں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور چلتے ہیں۔ اب ہم نے اس کا پتا معلوم کرنا شروع کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ جو نظر آ رہا ہے اپنے گھر کے سائے میں بیٹھا ہوا ہے، وہی ہے۔ وہ ایسے نظر آیا جیسے بڑا سا کپا ہو۔ بہر حال ہم اس کے پاس جا پہنچے اور جا کر لمحہ بھر کھڑے ہوئے اور اسے سلام کہا۔ جناب وحشی نے سلام کا جواب دیا۔ میرا ہم سفر ساتھی عبیداللہ تھا۔ اس نے اپنی بڑی سی پگڑی کو اپنے جسم پر اس رح لپیٹ لیا کہ حضرت وحشی صرف آنکھیں اور پاؤں ہی دیکھ سکے۔ اب عبیداللہ نے وحشی سے پوچھا: تم نے مجھے پہچانا کہ میں کون ہوں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحشی نے عبیداللہ کی طرف نظر دوڑائی اور کہنے لگا: نہیں، اللہ کی قسم! ہاں البتہ اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا۔ وہ عورت ابوالعیص کی بیٹی تھی اس عورت کو ام قتال کہا جاتا تھا۔ مکہ میں اس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ میں اس بچے کی پرورش کے لیے کسی دودھ پلانے والی کی تلاش کے لیے گیا تھا، وہ مل گئی تو میں نے اس بچے کو اٹھا لیا۔ اس کی ماں ام قتال بھی ساتھ تھی ہم اس بچے کو دودھ پلانے والی کے پاس لے گئے، اس دوران میں نے اس پاؤں دیکھے اور اب مجھے لگ رہا ہے کہ آپ کے پاؤں ہی ہیں۔''

عبیداللہ بن عدی نے اب اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا لیا (کیوں کہ وحشی نے انہیں پہچان لیا تھا) وہ وحشی سے کہنے لگے: ''کیا تم ہمیں حضرت حمزہ ا کی شہادت کا واقعہ بتاؤ گے کہ وہ کس طرح شہید ہوئے؟'' وحشی کہنے لگا: کیوں نہیں'' اور پھر اس نے واقعہ سنانا شروع کیا:

(ہوا اس طرح تھا کہ) ''حضرت حمزہ ا نے بدر کے میدان میں طعیمہ کو قتل کر دیا تھا۔ اب میں جس کا غلام تھا میرے اس آقا جبیر بن مطعم نے کہا: ''اگر میرے چچا طعیمہ کے بدلے تم حمزہ ا کو قتل کر دو تو تم آزاد ہو۔'' پھر وہ وقت آیا کہ مکہ کے لوگ عینین کی جنگ کے لیے نکلے، عینین اس پہاڑی کا نام ہے جو احد کے پہاڑ کے سامنے واقع ہے اور ان دونوں کے درمیان وادی حائل ہے۔ بہر حال! میں بھی لڑائی کے ارادے سے مکہ کے لوگوں کے ہمراہ ہو لیا۔ جب احد میں پہنچے اور لڑائی شروع ہوئی تو میں ایک چٹان کے نیچے حضرت حمزہ ا کی تاک میں بیٹھ گیا، جنگ کے دوران آخر کار ایک موقع ایسا آیا کہ وہ مجھ سے قریب ہو گئے۔ میں نے اپنا نیزہ ان کی طرف پھینکا، نیزہ ان کی ناف کے نیچے لگا اور پار ہو گیا۔ اس سے وہ شہید ہو گئے اور میرا عہد پورا ہو گیا۔''

بخاری، المغازی، باب قتل حمزة بن عبدالمطلب ا (٤٠٧٢)

صحیح ابن حبان میں وحشی کا مزید بیان یوں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''چونکہ میں حبشی تھا لہٰذا حبشیوں کی طرح نیزہ پھینکنے میں ماہر تھا۔ نشانہ کم ہی خطا جاتا تھا۔ جب حضرت حمزہ ا شہید ہو گئے تو میں نے جا کر اپنا نیزہ نکال لیا اور واپس لشکر میں جا کر بیٹھ گیا، میرا مسئلہ حل ہو چکا تھا، کسی اور کو قتل کرنے کی ضرورت نہ تھی، میں نے یہ قتل محض اس لیے کیا تھا کہ آزاد ہو جاؤں چنانچہ میں مکہ میں آیا اور مجھے آزادی مل گئی۔''

ابن حبان (۷۰۱۶) حسن

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی کٹی پھٹی لاش پر رسول اللہ ﷺ رو دیے

حضرت کعب بن مالک ا کہتے ہیں کہ: اللہ کے رسول ﷺ نے احد کے دن فرمایا:

کوئی ہے جس نے حمزہ کی جائے شہادت کو دیکھا ہو؟ ایک آدمی جو ذرا ہٹ کے کھڑا تھا کہنے لگا: میں نے دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیں وہاں لے چلو۔ اور اللہ کے رسول ﷺ چل پڑے یہاں تک کہ چلتے ہوئے حضرت حمزہ ا کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ حضرت حمزہ ا کا پیٹ چیرا ہوا ہے اور ان کی ناک اور کان وغیرہ کاٹ کر بے حرمتی کی گئی ہے۔ جو مجاہد آپ ﷺ کو لے کر یہاں آیا تھا، عرض کرنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم حمزہ کی لاش کا مثلہ کیا گیا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت حمزہ کی طرف دوبارہ دیکھنے کی ہمت نہ کی اور دوسرے شہیدوں کے درمیان جا کھڑے ہوئے، فرمانے لگے:

''میں (قیامت کے دن) ان شہداء پر گواہ بنوں گا (کہ ان دلاوروں نے اللہ کے لیے اپنی جانیں نچھاور کیں) ان (شہیدوں) کو جو اپنے خون میں لت پت ہیں۔ میرے صحابیو! اسی طرح غسل دیے بغیر کفن پہنا دو۔ ہر وہ زخم جو اللہ کے راستے میں آیا ہے، قیامت کے دن اس سے خون بہنا شروع ہو جائے گا۔ اس کا رنگ تو خون جیسا ہی سرخ ہوگا مگر اس سے جو خوشبو آئے گی وہ کستوری کی ہوگی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصنف ابن ابی شیبة (۷/ ۳۷۲) (۳۶۷۷۶) و طبرانی کبیر (۱۹/ ۸۲، ۸۳) (۱۶۷)

صحیح

بہنا بھیا کے لاشے پر

حضرت زبیر بن عوام ا کہتے ہیں:

احد کے دن ایک خاتون انتہائی تیزی کے ساتھ چلتی ہوئی آ رہی تھی حتی کہ وہ اس قدر قریب آ گئی کہ شہیدوں کے پاس پہنچ کر ان پر نظر ڈالنے ہی والی تھی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے گوارا نہ کیا' کہ یہ خاتون ان شہداء کو دیکھے (جن کی لاشوں کا مثلہ کیا گیا تھا) چنانچہ آپ ﷺ نے آواز دی: ''عورت، عورت (اسے روکو۔)''

حضرت زبیر بن عوام ا کہتے ہیں کہ میں اس خاتون کو پہچان چکا تھا کہ یہ تو حضرت صفیہ m (زبیر ا کی والدہ، رسول کریم ﷺ کی پھوپھی اور حضرت حمزہ ا کی بہن) ہیں۔ چنانچہ میں ان کی طرف تیزی کے ساتھ بڑھا اور قبل اس کے کہ وہ شہیدوں کے پاس جا پہنچیں میں ان کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ حضرت صفیہ m بڑی مضبوط اعصاب والی اور باہمت خاتون تھیں، انہوں نے میرے سینے پر زور سے ہاتھ مار کر دھکا دیا اور کہا دور ہٹ جا میرے راستے سے، پرے ہو جا۔ میں نے عرض کیا: ''(امی جان!) اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا کرنے کا کہا ہے، وگرنہ میری کیا مجال کہ میں آپ کو روکوں۔'' یہ سن کر حضرت صفیہ m کھڑی ہو گئیں۔ اب کے انہوں نے دو کپڑے نکالے جو وہ اپنے ساتھ لائی تھیں اور مجھے کہنے لگیں:

''یہ دو کپڑے ہیں، میں ان کپڑوں کو اپنے بھائی حمزہ کے لیے لائی تھی، کیوں کہ مجھے خبر ملی تھی وہ شہید ہو گئے ہیں۔ ان دونوں کپڑوں میں حمزہ کو کفن دے دو۔''

ہم نے ان کپڑوں کو لے لیا تا کہ (ماموں جان) جناب حمزہ کو ان میں کفن دے دیں۔ کفن پہنانے لگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جناب حمزہ کے ایک جانب ایک انصاری کی لاش پڑی ہے۔ ان کی لاش کو بھی اسی طرح چیرا پھاڑا گیا تھا جس طرح جناب حمزہ کی لاش کو چیرا پھاڑا گیا ہے، اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر حضرت حمزہ ا کو دو کپڑوں میں کفن دیتے ہیں تو انصاری کے لیے ایک کپڑا بھی نہیں بچتا۔ چنانچہ ہم نے ایک کپڑے میں حضرت حمزہ ا کو اور دوسرے میں انصاری کو کفن دے دیا۔ ان چاروں میں سے ایک چادر چھوٹی تھی اور دوسری بڑی۔ اب ہم نے حضرت حمزہ اور انصاری o کے درمیان قرعہ ڈالا اور پھر جس کی قسمت میں جو چادر تھی اس میں اسے کفن دے دیا۔

مسند احمد(۱/ ۱۶۵) (۱۴۲۲)و. السنن الکبریٰ للبیهقی(۳/ ۴۰۱، ۴۰۲) (٦٦٨٤) حسن

تیراندازوں کی ہولناک خطا

اللہ نے جلد ہی میدان احد مسلمانوں کے حق میں کر دیا، کافر بھاگنے لگے مگر درے پر مقرر عبداللہ بن جبیر ؓ کے دستے کے بعض ساتھیوں نے امیر کی اطاعت چھوڑی اور فتح کی خوشی میں نیچے اتر آئے۔ دس کے علاوہ سب نے خطا کر لی۔ فتح شکست میں بدلنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی سزا سبھی کو بھگتنی پڑی۔ خود رسول اللہ ﷺ شدید زخمی ہو گئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَ عَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَ لَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ . (آل عمران:۱۵۲)

''اور اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا (یعنی) اُس وقت جب کہ تم کافروں کو اُس کے حکم سے قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جو تم چاہتے تھے اللہ نے تم کو دکھا دیا اُس کے بعد تم نے ہمت ہار دی اور حکم (پیغمبر) میں جھگڑا کرنے لگے اور اُس کی نافرمانی کی، بعض تو تم میں سے دنیا کے طلبگار تھے اور بعض آخرت کے طالب۔ اُس وقت اللہ نے تم کو اُن (کے مقابلے) سے پھیر (کر بھگا) دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاکہ تمہاری آزمائش کرے اور اُس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔''

آپ پر احد سے بڑھ کر کوئی آزمائش نہیں آئی

کیا اُحد کے دِن سے بڑھ کر بھی کوئی سخت دِن آپ ﷺ پر آیا ہے۔؟

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا: ''کیا اُحد کے دِن سے بڑھ کر بھی کوئی سخت دِن آپ ﷺ پر آیا ہے؟''

آپ ﷺ نے جواب دیا:

عائشہ! تمہاری قوم قریش نے مجھ پر مصیبتوں کے کتنے ہی پہاڑ گرائے ہیں۔ لیکن سب سے بڑی مصیبت کی جو چٹان مجھ پر گری وہ ان لوگوں کی جانب سے طائف کی گھاٹی میں اس وقت گری جب میں نے (وہاں کے سردار کنانہ) بن عبد یالیل بن عبد کلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ لیکن میں نے جس ارادے کا اظہار کیا اس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ چنانچہ میں وہاں سے رنجیدہ ہو کر جدھر کو میرا رُخ تھا ادھر ہی کو چل دیا۔ پھر جب مجھے کچھ قرار آیا تو میں ''قرن الثعالب'' کے مقام پر تھا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ میں نے سر اٹھاتے ہوئے نظر دوڑائی تو اس میں سے جناب جبریل علیہ السلام نمودار ہوئے۔ انہوں نے مجھے آواز دے کر کہا:

((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَ قَدْ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ))

''آپ ﷺ کی قوم نے جناب کو جو جو کہا اور آپ ﷺ سے جو سلوک کیا، اللہ نے وہ سب کچھ سن لیا ہے۔ اب آپ ﷺ کی جانب پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے، تاکہ آپ ﷺ ان منکرین کے ساتھ جو سلوک کرنا چاہیں، اس کا حکم پہاڑوں کے فرشتے کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیں''۔

اب پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کہا۔ اور کہا:

((يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ))

''اے محمدؐ! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ اگر آپ ﷺ پسند فرمائیں تو میں مکہ کے دو پہاڑ (ابوقبیس اور قیقعان) کے درمیان اہل طائف کو (چکی کے دو پاٹوں کے درمیان آٹے کی طرح) پیس کر رکھ دوں''۔

اس پر اللہ کے نبی ﷺ نے پہاڑوں کے فرشتے کو جواب دیا:

((بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا))

''نہیں، بلکہ میں تو اُمید لگائے بیٹھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو صرف ایک اکیلے اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں بنائیں گے''۔

صحیح بخاری، بدء الخلق، باب اذا قال أحدكم آمين والملائكة فی السمآء... (۳۲۳۱).

نبی ﷺ کو زخمی کرنے والا کا انجام

قبیلہ بنو ہذیل کی ایک فرد ابن قمہ نے قسم کھائی تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو قتل کرے گا۔ اس نے میدان احد میں آپ ﷺ پر وار کیا تو آپ کو شدید زخمی کر دیا۔ اور کہنے لگا:

«خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ قَمِئَةَ»

''یہ لو اور میں ابن قمئہ ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَقْمَأَكَ اللّٰهُ .

''اللہ تعالیٰ تجھے توڑ ڈالے۔''

جنگ احد کے بعد پھر یہ ایک دن گھر سے نکلا اور اپنی بکریاں دیکھنے گیا۔ بکریاں ایک پہاڑ پر تھیں وہاں اس پر ایک جنگلی مینڈے نے حملہ کر دیا اور تیز سینگ مار مار کر اسے پہاڑ سے نیچے لڑھکا دیا اور پھر اسے ہلاک کر دیا۔

فتح الباری ۴۵۷/۷ ، المعجم الکبیر للطبرانی ۱۴۱/۷

مجھے تو دامن احد سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے

حضرت انس بن مالک ا بتاتے ہیں کہ: ان کے چچا حضرت انس بن نضر ا بدر کی جنگ میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہو کر پہلی جنگ لڑنے سے غیر حاضر رہا، اب اگر اللہ نے مجھے موقع دیا کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہو کر جنگ کروں تو اللہ دیکھے گا کہ میں کس بے جگری سے جنگ کرتا ہوں۔

اور جب غزوہ احد کے دن مسلمانوں کو عارضی شکست سے دوچار ہونا پڑا تو وہ فرمانے لگے: ''اے اللہ! ان مسلمانوں نے آج (اجتہادی غلطی کی وجہ سے اپنے نبی ﷺ کی حکم عدولی کر کے) جو کچھ کیا اس سے میں تیرے حضور معذرت پیش کرتا ہوں، مشرکوں نے (تیرے نبی ﷺ مسلمانوں اور شہداء کی لاشوں کے ساتھ) جو کچھ کیا، میں تیری جناب میں اس سے شدید کرب کا اظہار کرتا ہوں۔'' پھر آگے بڑھے تو ان کی ملاقات حضرت سعد بن معاذ ا سے ہو گئی۔ حضرت انس بن نضر ا ان سے کہنے لگے: سعد! کہاں جا رہے ہو؟ مجھے تو دامن احد سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔'' یہ کہتے ہوئے وہ آگے بڑھے اور لڑنے لگے حتی کہ شہید کر دیے گئے۔

حضرت انس ا کی لاش پہچانی نہ جا رہی تھی حتی کہ ان کی بہن ربیع بنت نضر m نے ان کی انگلیوں کی پور سے ان کی لاش پہچانی۔ حضرت انس بن نضر ا کو اسی (۸۰) سے زائد زخم لگے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ یہ زخم اور چرکے، نیزے، تلوار اور تیروں کے تھے۔

بخاری، الجهاد والسير، باب قول الله ﴿من المومنين رجال.....﴾ (۲۸۰۵)

صحیح مسلم کے الفاظ ہیں کہ صحابہ خیال کیا کرتے تھے کہ یہ آیت انس بن نضر اور ان کی جیسے دیگر صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی:

﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلاً﴾ الاحزاب (۲۳/ ۲۳)

''ایمان والوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے جس بات پر عہد کیا سچا کیا پھر ان میں سے کوئی تو وہ ہے جو اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وہ ہے جو انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے اپنے عزم و عہد میں تبدیلی کے بارے میں سوچا تک نہیں۔''

صحيح مسلم، الامارة (۱۹۰۳)

طلحہ کا ہاتھ کٹ گیا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے روز جب مسلمان اِدھر اُدھر بھاگ گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان کی ایک طرف تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، ان میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مشرکوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا:

((مَنْ لِلْقَوْمِ؟))

''کون ہے جو ان سے مقابلہ کرے گا؟''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں اے اللہ کے رسول!''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم اپنی جگہ رہو۔''

انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی:

''میں اے اللہ کے رسول!''

آپ نے فرمایا: ''تم (ٹھیک ہے، تم مشرکوں کا مقابلہ کرو)۔''

اس نے مشرکوں سے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ مشرک اس جگہ ڈٹے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

''میں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی جگہ رہو۔''

ایک انصاری صحابی نے عرض کی: ''میں اے اللہ کے رسول!''

آپ نے فرمایا: ''ہاں ٹھیک ہے (تم مشرکوں کا مقابلہ کرو)۔''

وہ شخص مشرکوں سے لڑتا ہوا شہید ہو گیا اور آپ ﷺ اسی طرح فرماتے رہے اور ہر مرتبہ ایک ایک انصاری سامنے آتا رہا اور اپنے پیش روکی طرح مشرکوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوتا رہا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا:

''مشرکوں کی قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟''

تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''میں۔''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے گیارہ انصاریوں کے بقدر لڑائی کی، دوران لڑائی ان کے ہاتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروار ہوا اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں، انھوں نے ''حس'' کہا (یعنی سی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ رَدَّاللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ))

''اگر تو ''بسم اللہ'' کہتا تو فرشتے سب لوگوں کے سامنے تجھے اٹھا لیتے۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو واپس لوٹا دیا (یعنی ان کا زور ٹوٹ گیا)۔''

سنن نسائی، الجهاد، باب مايقول من يطعنه العدو (۳۱۵۱) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ ہاتھ کتنا خوش نصیب ہاتھ تھا، جو امام الانبیاء کی حفاظت کرتے ہوئے شل ہوا۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا، جو نبی کریم ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے زخمی ہوا۔''

صحيح بخاری، المغازی، باب غزوة احد (٤٠٦٣)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ گڑھے میں گر گئے تھے اور ان کے جسم پر کم و بیش ستر زخم تھے۔

فتح الباری (۷/ ۳۵۹)

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو کوئی پسند کرتا ہے کہ اس شخص کو دیکھے جو اپنی نذر اور ذمہ داری پوری کر کے شہادت کے مرتبے پر فائز ہوا ہے تو وہ طلحہ کو دیکھے۔''

جامع الترمذی (۳۷۳۹) الصحيحة (۱۲۵، ۱۲۶)

ابو داود طیالسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ جب جنگ احد کا تذکرہ فرماتے تو کہتے: یہ جنگ ساری کی ساری طلحہ کیلئے تھی، یعنی اس میں اللہ کے رسول ﷺ کے تحفظ کا اصل کارنامہ انھی نے انجام دیا۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر میں ان کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا:

''اے طلحہ بن عبیداللہ! تمہارے لیے جنتیں واجب ہوگئیں اور تم نے اپنے لیے حورعین والا ٹھکانہ بنالیا۔''

مسند أبو داود الطيالسي (١/ ٩)(٦)

اے سعد! تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے احد کے روز اللہ کے رسول کو دیکھا کہ آپ کے ساتھ سفید کپڑے پہنے ہوئے دو آدمی تھے جو آپ کی طرف سے دشمن کے خلاف بڑی سخت لڑائی کر رہے تھے۔ میں نے ان (دونوں) کو نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا یہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام تھے۔

صحيح مسلم، الفضائل، باب اكرامه ﷺ بقتال الملائكة معه (٢٣٠٦)

سعد رضی اللہ عنہ بڑے تیرانداز تھے جنگ احد میں کافر چڑھتے چلے آ رہے تھے، انہوں نے ایسے تیر مارے کہ ایک کافر بھی آپ ﷺ تک نہ پہنچ سکا اس وقت آپ ﷺ نے سعد کو فرمایا:

((يَا سَعْدُ! ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي))

''اے سعد! تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اسی طرح تیر انداز کرتے رہو۔''

صحيح بخاري، ايضا (٤٠٥٩)

میں تو جنت کی خوشبو پا رہا ہوں

جنگِ احد والے دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی تلاش میں بھیجا اور کہا اگر تم اسے پالو

((فَاقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَ قُلْ لَّهُ يَقُوْلُ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَجِدُكَ؟))

''تو میرا اسلام کہنا اور ساتھ کہنا کہ اللہ کے رسول ﷺ تمہاری حالت دریافت کرتے ہیں؟''

حضرت زید رضی اللہ عنہ شہداء سے گزرتے ہوئے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتے ہوئے بالآخران تک پہنچ گئے تو کیا دیکھا کہ آپ کا چہرہ اور سینہ مبارک کئی زخموں سے چھلنی ہے اور موٹے موٹے زخم تقریباً ستر کے قریب ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کا سلام پیش کیا اور ساتھ کہا آپ ﷺ آپ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کیسے ہو؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے موت وحیات کی کشمکش میں آپ ﷺ کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: اے زید رضی اللہ عنہ! پیغمبر ﷺ کو میرا اسلام کہنا اور ساتھ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ نے سارے وعدے سچے کر دیے ہیں، میں دنیا سے جارہا ہوں اور اَجِدُ رِیْحَ الْجَنَّۃِ 'جنت کی خوشبو پارہا ہوں۔'' اور ساتھ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے نام پیغام چھوڑتے ہوئے کہا:

اے زید رضی اللہ عنہ! میری قوم انصار کو کہہ دینا کہ سعد جاتے وقت کہتا تھا کہ ہر طرح رسول اللہ ﷺ کا خیال رکھنا، اگر تمہاری زندگی میں دشمن رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے تو قیامت کے روز تمہارا کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زبان پر یہی آخری جملے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کی روح پرواز کر گئی۔

مستدرك حاكم، الصحابه، سعد بن ربيع، مستدرك حاكم (۲۰۱/۳) اس واقعہ کو ابن ہشام اور الشیخ الاکرم العمری نے ((السيرة النبوية)) میں بھی نقل فرمایا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

شہید پر فرشتے اپنے پروں کا سایہ کررہے تھے

حضرت جابر بن عبداللہ o کہتے ہیں:

جب میرے والد صاحب احد کی جنگ میں شہید کر دیے گئے تو میں ان کے چہرے سے بار بار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کپڑا اٹھا کر دیدار کرتا اور روتا۔ رسول کریم ﷺ کے صحابہ مجھے ایسا کرنے سے روکتے مگر اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے بالکل منع نہیں کیا۔ یہ منظر دیکھ کر میری پھوپھی (فاطمہ) بھی رونے لگیں۔ اس پر اللہ کے رسول ﷺ فرمانے لگے:

((تَبْكِيْنَ اَوْلَا تَبْكِيْنَ ، فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ))

''تم لوگ روؤ یا چپ رہو، جب تک تم لوگ میت کو اٹھاتے نہیں فرشتے تو برابر اس پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے ہیں۔''

بخاری، الجنائز، باب الدخول علی المیت بعد الموت..... الخ (١٢٤٤)

شہید کی تمنا

حضرت جابر بن عبداللہ o کہتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے پریشان دیکھا تو کہنے لگے: اے جابر..! ادھر آ، میں تجھے ایک بات بتاؤں اللہ تعالیٰ نے آج تک جس سے بھی بات کی پردے میں کی، لیکن اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو سامنے بٹھا کر بات چیت کی۔ اللہ تعالیٰ پوچھنے لگے: اے میرے بندے! مجھ سے مانگ تجھے عطا کروں۔ اس پر تیرے والد نے عرض کی: میرے مولا! عرض یہی ہے کہ مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ میں تیری خاطر دوسری بار قتل کیا جاؤں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے عبداللہ سے کہا: یہ تو میرا فیصلہ ہو چکا کہ جو لوگ یہاں آ گئے وہ واپس دنیا میں نہیں جا سکتے۔ یہ سن کر عبداللہ کہنے لگے: میرے پروردگار! پھر میرے پیچھے جو میرے ساتھی ہیں انہیں (میری جنت کی خوشحال زندگی کے بارے میں) آگاہ کر دیجیے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو اللہ کے راستے میں شہید کر دیے گئے ان کے بارے میں مت خیال کرو کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ تو زندہ ہیں، اپنے رب کے ہاں رزق دیے جاتے ہیں۔'' آل عمران(۳/۱۶۹)

الترمذی، تفسیر القرآن، باب: ومن سورة آل عمران، (۳۰۱۰). مستدرك حاكم(۳/۲۰۳، ۲۰۴) (۴۹۱۴). حسن

مولا! ہم پر جو انعامات کیے ان کی خبر دنیا والوں کو پہنچا

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں مخاطب کر کے آگاہ کیا: تمہارے وہ بھائی جو احد میں شہید ہو گئے اللہ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹوں میں ڈال دیا، وہ جنت کی نہروں پر اڑتے پھرتے ہیں، نہروں کے اردگرد لگے درختوں کے پھلوں کو کھاتے ہیں پھر وہ ان قندیلوں میں آ کر بیٹھ جاتے ہیں جو سونے کی بنی ہوئی ہیں اور عرش کے نیچے لٹک رہی ہیں۔ جب ان شہداء نے دیکھا کہ ان کا کھانا پینا اور ٹھکانا انتہائی باکمال ہے تو وہ کہنے لگے: ''اے کاش! جو سلوک ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اس کی خبر دنیا میں ہمارے بھائیوں کو ہو جائے تو وہ جہاد میں سستی نہ کریں اور نہ جنگ سے بھاگیں۔'' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرما دیں:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ* فَرِحِيْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ* يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ*﴾ آل عمران(۳/ ۱۶۹-۱۷۱)

''جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے اُن کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور اُن کو رزق مل رہا ہے جو کچھ اللہ نے اُن کو اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضل سے بخش رکھا ہے اُس میں خوش ہیں اور جو لوگ اُن کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) اُن میں شامل نہیں ہو سکے اُن کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) اُن کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

مسند احمد(۱/۲٦٥، ۲۲٦) (۲۳۸۸)و ابو داؤد (۲٥۲۰) حسن

احد کے شہداء کو فرشتوں کا غسل

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما احد کے روز حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ صَاحِبَكُمْ تَغْسِلُهُ الْمَلَائِكَةُ فَسَأَلُوْا صَاحِبَتَهُ فَقَالَتْ:اِنَّهُ سَمِعَ الْهَائِعَةِ خَرَجَ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:لِذٰلِكَ غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ))

''تمہارے ساتھی کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔'' (اس کے متعلق جب) اس کی اہلیہ سے دریافت کیا گیا تو اس نے کہا: ''وہ ندائے جہاد سنتے ہی نکل گئے حالانکہ وہ جنبی تھے۔'' تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی لیے اسے فرشتوں نے غسل دیا۔''

مستدرك حاكم ،ذكر مناقب حنظله بن عبدالله رضی اللہ عنہ(۳/۲۰٤)ارواء الغليل (۷۱۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تُغَسِّلُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ، وَحَنْظَلَةَ بْنَ الرَّاهِبِ))

''میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حمزہ بن المطلب اور حنظلہ بن راہب رضی اللہ عنہما کو غسل دے رہے تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کنز العمال(۳۳۲۶۱)صحیح الجامع الصغیر(۵۱۳۳)

مستدرک حاکم میں ہے:

((قُتِلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جُنُبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ))

''حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا جب قتل کیے گئے تو وہ جنبی تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں فرشتوں نے غسل دیا۔''

مستدرك حاكم،معرفة الصحابة،باب ذكر اسلام حمزة بن عبدالمطلب(۱۹۵/۳)

آپ ﷺ خیریت سے ہیں تو سب مصیبتیں ہیچ ہیں

رسول ﷺ کی معیت میں احد میں ایک گھر کے تین افراد شہید ہو گئے تھے، تینوں کی شہادت کی خبر ملنے کے باوجود گھر کی اک خاتون پوچھنے لگی:

((مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ))

اللہ کے رسول ﷺ کا کیا حال ہے؟

بتایا گیا:

((خَيْرٌ يَا أُمَّ فُلَانٍ هُوَ بِحَمْدِ اللّٰهِ كَمَا تُحِبِّيْنَ))

''اے ام فلاں! آپ ﷺ بحمد اللہ جیسے تو پسند کرتی ہے خیریت سے ہیں۔''

اس عورت نے کہا: مجھے دکھاؤ، جب تک میں آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لوں مجھے سکون نہ آئے گا۔ پھر آپ ﷺ کی طرف اشارہ کیا گیا، حتی کہ جب اس نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا تو کہنے لگی:

((كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ))

آپ ﷺ خیریت سے ہیں تو سب مصیبتیں ہیچ ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری (۷٤/۲) و تاریخ اسلام (۲۱۸/۱) و البدایہ والنہایۃ (٤۷/٤) و سیرۃ ابن کثیر (۹۳/۲) صحیح

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو احد یاد آ گیا

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ بتلاتے ہیں کہ ان کے والد گرامی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا تھا، ان کے پاس کھانا لایا گیا تو وہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو یاد کرتے ہوئے کہنے لگے:

''وہ اُحد میں شہید کر دیئے گئے اور وہ مجھ سے کہیں زیادہ افضل و برتر تھے۔ انہیں ایک چادر میں کفن دیا گیا، وہ چادر اس قدر چھوٹی تھی کہ اگر اس سے ان کا سر چھپایا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ننگا ہو جاتا''۔

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے انہوں نے مزید کہا: ''حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے۔ وہ بھی مجھ سے افضل اور برتر تھے۔ پھر جیسا کہ دیکھ رہے ہو، ہمارے لیے اب دنیا کی آسائشیں وسیع کر دی گئی ہیں۔ اس وسعت کو دیکھ کر ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہمیں ہماری نیکیوں کا بدلہ اسی دنیا میں تو نہیں دے دیا گیا''۔ یہ کہہ کر وہ رونے لگ گئے اور کھانا اپنی جگہ پڑا رہ گیا''۔

صحیح بخاری، الجنائز، باب اذا لم یوجد الا ثوب واحد (۱۲۷۵) (۱۲۷۷)

میدانِ اُحد میں ربّ کے حضور دُعا

حضرت عبیداللہ بن رفاعہ الزرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کی جنگ کے بعد مشرک واپس چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

برابر ہو جاؤ، تاکہ میں اپنے پروردگار کی تعریف میں رطب اللسان ہو جاؤں' چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنائے کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ سے یوں باتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگے:

اے اللہ! ساری تعریفیں تیرے لیے۔

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ

اے اللہ! تو جس کے لیے فراخی پیدا کر دے اس فراخی کو کوئی سکیڑ نہیں سکتا۔

اللَّهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ

اے اللہ! جس شخص کے لیے تو تنگی پیدا کر دے، اس تنگی کو کوئی دور نہیں کر سکتا۔

وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ

اے اللہ! جسے تو گمراہ کر دے، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

وَلَا هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْتَ

اے اللہ! جسے تو ہدایت سے نواز دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔

وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ

اے اللہ! جس شخص سے تو کوئی نعمت روک لے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا۔

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ

اے اللہ! جس کو تو عطا کر دے، اسے کوئی روک نہیں سکتا۔

وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ

اے اللہ! جس کو تو اپنے سے دور کر دے اسے کوئی تیرے قریب نہیں کر سکتا۔

وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَعَّدْتَ

اے اللہ! جس کو تو قریب کر لے اسے کوئی تیرے سے دور نہیں کر سکتا۔

وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ

اے اللہ! ہم پر اپنی برکتیں پھیلا دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللَّهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ

اے اللہ! اپنی رحمتیں سایہ فگن کر دے۔

وَرَحْمَتِكَ

اے اللہ! اپنے فضل کا سائبان بنا دے۔

وَفَضْلِكَ

اے اللہ! اپنے رزق کی کشائش کر دے۔

وَرِزْقِكَ

اے اللہ! تجھ سے ایسی نعمت کا سوالی ہوں جو سدا برقرار رہے، نہ ہٹے اور نہ ٹلنے پائے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ

اے اللہ! کوئی خوف کا دِن آ جائے تو امن کا بھکاری ہوں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ

اے اللہ! تو نے جو کچھ ہمیں دیا ہے اس کے نقصان سے میں تیری حفاظت مانگتا ہوں۔

اللَّهُمَّ عَائِذٌ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا

اے اللہ! جو ہمیں عطا نہیں فرمایا اس کے شر سے بھی آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

وَشَرِّ مَا مَنَعْتَنَا

اے اللہ! ایمان کو ہمارا محبوب بنا دے۔

اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ

اے اللہ! اسے ہمارے دلوں کا حسن بنا دے۔

وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا

اے اللہ! ناشکری سے ہمیں نفرت دلا دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ

اے اللہ! حق سے ہٹنے اور نافرمانی کرنے کو ناپسند بنا دے۔

وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ

اے اللہ! ہدایت والے لوگوں میں ہمیں شامل فرما دے۔

وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِين

اے اللہ! ہم مریں تو مسلمان ہو کر۔

اللَّهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِين

اے اللہ! اگر زندہ رہیں تو فرماں بردار ہو کر۔

وَأَحْيِنَا مُسْلِمِينَ

اے اللہ! اخروی ملاقات کریں تو نیکوکاروں سے۔

وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ

اے اللہ! نہ ہم رسوائیوں میں پڑیں اور نہ فتنوں سے دوچار ہوں۔

غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُونِين

اے اللہ! کافروں کو ہلاک کر، جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں۔

اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ رُسُلَك

اے اللہ! انہیں برباد کر کہ جو تیرے راستے سے روکتے ہیں۔

وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِك

اے اللہ! ان کو دھمکا اور ان پر اپنا عذاب مسلط فرما۔

وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَك

اے اللہ! اے معبودِ برحق! ان کافروں کو بھی تباہ و برباد کر جن کو تو نے کتاب دی ہے۔

مسند احمد (٣/ ٤٢٤) (١٤٥٩٨) و مستدرك حاكم (٣/ ٢٣) (٤٣٠٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والادب المفرد للبخاری(۲/ ۱۵٤) (٦۹۹) والسنن الکبری للنسائی (٦/ ٥٦) (۱۰٤٤٥).اس روایت کی سند صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواب اور اسکے اُحکامات

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾

[(الفتح:۲۷)]

''بے شک خدا نے اپنے پیغمبر کو سچا (اور) صحیح خواب دکھایا کہ تم خدا نے چاہا تو مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے بال کتروا کر امن وامان سے داخل ہو گے اور کسی طرح کا خوف نہ کرو گے جو بات تم نہیں جانتے تھے اس کو معلوم تھی تو اس نے اس سے پہلے ہی جلد فتح کرادی''

تمہیدی کلمات

خواب انسانی فطرتی عادات کا حصہ ہیں جنہیں اللہ رب العزت نے انسانی تخلیق کا ایک حصہ بنایا ہے اور جسے انسان اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اذن الٰہی ہی سے دیکھ پاتا ہے۔آج اس خواب کے متعلق اور خواب دیکھنے والے کے متعلق راہنمائی پر بات کریں گے۔

خواب کی اقسام

امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں انسانی خواب تین اقسام پر مشتمل ہیں۔

① حدیثِ نفس (دلی خیالات کا انعکاس)

② تخویف شیطان

③ مبشرات خداوندی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيْثُ النَّفْسِ ، وَتَخْوِيْفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ))

''خواب تین قسم کا ہوتا ہے، روزمرہ کے خیالات، شیطان کی طرف سے ڈر اور اللہ کی جانب سے مومن کیلئے خوشخبری۔'' [صحيح بخاری(٧٠١٧)]

سچے خواب مستقبل کی طرف اشارہ ہوتے ہیں۔اور یہ مومن کے لیے عظیم نعمت ہے۔قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾

''اُن کیلئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔'' [(يونس:٦٤)]

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے آیت میں مذکور ''خوشخبری'' کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْتُرٰى لَهٗ))

''یہ وہ نیک خواب ہے جو مسلمان خود دیکھتا ہے یا کوئی دوسرا اس کیلئے دیکھتا ہے۔''

[مستدرك حاكم(٨٢٩٤)]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نبوت کے آثار میں سے اب کچھ باقی نہیں رہا ہے علاوہ مبشرات کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ سن کر عرض کیا:

((وَمَا الْمُبَشِّرَات))

''کہ مبشرات سے کیا مراد ہے....؟''

((قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ))

''آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے خواب''

[بخاری ، التعبير ، باب المبشرات(٦٩٩٠)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود رسول اللہ ﷺ خواب کی تعبیر بتاتے

خود رسول اللہ ﷺ کی خواب سے رغبت کا یہ عالم تھا کہ آپ ہر صبح نماز کے بعد دریافت کرتے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے تو سنائے، مستدرک حاکم کے الفاظ ہیں:

((كَانَ اِذَا نْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُوْلُ هَلْ لِّاَحَدٍ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا ، اَلَا اِنَّهٗ لَا يَبْقٰى بَعْدِىْ مِنَ النُّبُوة اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ))

''جب آپ نماز صبح کے بعد رخ مبارک نمازیوں کیطرف کرتے تو دریافت فرماتے آج شب تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ نیز فرماتے: آگاہ رہو! میرے بعد نبوت میں سے نیک خواب ہی باقی ہیں۔''

[مستدرك حاكم(١٢٩٥)]

ترمذی شریف میں مذکور ہے:

(اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمومِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)

''قرب قیامت بہت کم ہوگا کہ مومن کا خواب جھوٹا ہو سب سے سچے خواب اس شخص کے ہوتے ہیں جو گفتگو میں سب سے زیادہ سچا ہو۔ مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔''

[ترمذی ، الرؤيا ، باب ان رؤيا المومن . . . . . الخ(٢٢٧٠)]

خواب دیکھنے والے کے لیے ضروری ہدایات

① اچھا خواب اور برا خواب دیکھنے والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ))

''اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے جب برا خواب دیکھے تو شیطان سے پناہ مانگے اور اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

[بخاری ، بدء الخلق ، باب صفة ابليس وجنوده (۳۲۹۲)]

② سچے خواب کا متلاشی اکل حلال اور صدق مقال کو اپنائے۔

③ برے خواب دیکھنے والے کو چاہئے کہ اپنی اخلاقی حالت پر غور کرے اور اسے درست کرے۔

④ مکروہ خواب دیکھ کر کروٹ بدل لے۔

⑤ برا خواب کسی کو مت بتائے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ))

«« جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جسے پسند کرتا ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے، اس کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے، اور اس کو بیان بھی کرے اور اگر اسکے علاوہ کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اس کے شر سے پناہ مانگے اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرے تو وہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

[بخاری، التعبیر، باب الرؤیا من اللہ(٦٩٨٥)]

حدیث میں جو کہا گیا کہ برا خواب بیان نہ کیا جائے، اس حکم کو جب دیگر احادیث سے ملا کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے یہ ممانعت قطعی نہیں بلکہ محض ہمدردی وشفقت کی بنا پر حکم دیا گیا ہے۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے بعض ایسے خواب صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیان فرمائے ہیں کہ جن کو بشارت یا خوشخبری قرار نہیں دیا جا سکتا۔ صحیح بخاری میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتایا:

((رَأَیْتُ فِی رُؤْیَایَ أَنِّی هَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِیبَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ یَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَی فَعَادَ أَحْسَنَ مَاکَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللّٰهُ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِینَ وَرَأَیْتُ فِیهَا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَیْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ یَوْمَ أُحُدٍ))

"میں نے خواب دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا۔ اسکی تعبیر اس نقصان کی صورت میں ظاہر ہوئی جو مسلمانوں کو احد کی جنگ میں اٹھانا پڑا۔" "میں نے دوبارہ اس تلوار کو ہلایا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ شاندار بن گئی۔ اسکی تعبیر اس طرح سامنے آئی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو (شکست کے بعد) فتح سے نوازا اور تتر بتر مسلمان نئے سرے سے (لڑائی کیلئے) ایک جگہ جمع ہو گئے..... میں نے خواب میں ایک گائے بھی دیکھی (جو ذبح ہو رہی تھی)، اللہ کے سارے کاموں میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ گائے سے مراد وہ مسلمان تھے جو احد کی جنگ میں شہید ہو گئے۔"

[بخاری، المغازی، باب من قتل من المسلمین یوم أحد(٤٠٨١)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوزین عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مومن کا خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے اور یہ کسی شخص کے لئے اس وقت تک پرندے کے مانند ہے جب تک وہ اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے اگر اس نے بیان کر دیا تو گویا کہ وہ اڑ گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اپنا خواب کسی عقلمند یا دوست کے سامنے ہی بیان کرو''

[ترمذی، الرؤیا، باب ماجاء فی تعبیر الرؤیا(۲۲۷۸)وابن ماجه(۳۹۱٤)]

⑥ اگر برا خواب دیکھتا ہے تو...!

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں خواب دیکھتا تو بیمار پڑ جاتا، یہاں تک کہ میں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ

((لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفُلْ (وَلْيَتْفُلْ)ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ))

''میں خواب دیکھتا تو بیمار پڑ جاتا، یہاں تک کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کوئی شخص ایسی بات دیکھے جو اسے محبوب ہو تو ایسے شخص سے جو اس سے محبت کرتا ہے اور جب کوئی ایسی بات دیکھے جو اس کو ناگوار ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اور تین بار بائیں جانب تھوک دے اور اس کو بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[بخاری، التعبیر، باب اذا رأی مایکرہ فلا یخبر بھا ولا یذکرھا(۷۰۴۴)]

نیز خوابِ بد کے سلسلے میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ الْحُلُمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ))

''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے، جب تم میں سے کوئی برا اور ناپسندیدہ خواب دیکھے، تو وہ اپنی بائیں طرف تھوکے اور اس خواب سے اللہ کی پناہ مانگے تو یہ خواب اس کیلئے چنداں ضرر رساں ثابت نہیں ہوگا۔''

[بخاری، التعبیر، باب الحلم من شیطان . . . . الخ(۷۰۰۵)]

دوسری روایت میں ہے:

((فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصُّهُ عَلَى اَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ))

''جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو (اولاً) کسی سے بیان نہ کرے (ثانیاً) اٹھے اور نوافل ادا کرے۔''

[بخاری، التعبیر، باب القید فی المنام(۷۰۱۷)]

بخاری ہی میں دوسری جگہ یہ بھی ارشاد ہے:

((وَإِذا رَأَى مـا يَـكْرُهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفُلْ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ))

''جب کوئی خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے، تو اس خواب کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔ مزید یہ کہ تین بار (بائیں) طرف تھوک دے اور کسی سے بھی اسکا تذکرہ نہ کرے، ایسی صورت میں اسکا کچھ نقصان نہ ہوگا۔''

[بخاری، التعبیر، باب واذا رأی ما یکرہٗ.....الخ(۷۰۴۴)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن سیرین رحمہ اللہ ایک صالح اور بہت بڑے ماہر تعبیر گزرے ہیں۔ بات کی تہہ تک پہنچ جانے اور نہایت قرین قیاس تعبیر کرنے میں انہیں ملکہ حاصل تھا۔ ایک شخص نے نہایت ڈراؤنا خواب دیکھا وہ سخت پریشان تھا تو ابن سیرین رحمہ اللہ نے انہیں بااین الفاظ نصیحت فرمائی:

((اِتَّقِ اللّٰهَ فِي الْيَقْظَةِ وَلَا تُبَالِ بِمَا رَأَيْتَ فِي الْمَنَامِ))

''حالت بیداری میں اللہ سے ڈرتے رہو اور پھر خواب میں جو کچھ بھی دیکھو اس کی پروا کرنے کی ضرورت نہیں۔'' [كتاب الزهد لاحمد ابن حنبل (٤٣٢)]

⑦ خواب ہمیشہ نیک اور بابرکت لوگوں سے بیان کرنی چاہئے۔

خواب صرف انہی لوگوں کو سنایا جائے جو نیک، صالح، ہمدرد، سچے خیر خواہ اور محبت کرنے والے لوگ ہوں۔ خود قرآن مجید کی یہ آیت ﴿لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ﴾ اس پر دلیل ہے، نیز حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:

''خواب ایسے ہی واقع ہوگا جیسے اس کی تعبیر کی جائے اور اسکی مثال یوں ہے جیسے کوئی شخص اپنی ٹانگ اٹھائے ہوئے منتظر ہو، سو وہ جب چاہے اسے رکھ لے، چنانچہ تم میں سے جب بھی کوئی خواب دیکھے تو صرف کسی خیر خواہ اور صاحب علم کو ہی سنائے۔''

[مستدرك حاكم (٤/ ٣٩١)(٨١٧٧)]

نیز ارشاد نبوی ہے:

((الرُّؤْيَا حَسَنَةٌ مِنَ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ))

''نیک خواب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے، سو تم میں سے کوئی ایک جب کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو صرف اسے ہی بتائے جو تم سے محبت کرتا ہے یعنی جو تمہارا خیر خواہ ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری(٦٦٣٧)]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خواب دیکھتے تو اس کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے، نبی ﷺ اس کی تعبیر بتا دیتے جو اللہ تعالی چاہتا، اس وقت میں کم عمر نوجوان تھا اور میں نکاح سے پہلے مسجد ہی میں رہتا تھا، میں اپنے آپ سے کہتا کہ اگر تجھ میں کوئی خوبی ہوتی تو تو بھی اسی طرح خواب دیکھتا، جس طرح یہ لوگ خواب دیکھتے ہیں جب میں رات کو لیٹا تو میں نے کہا یا اللہ اگر تو مجھ میں بھلائی دیکھتا ہے تو مجھے بھی خواب دکھلا، میں اسی حال میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں سے ہر ایک کے پاس لوہے کا ایک ہتھوڑا تھا اور یہ مجھے جہنم کی طرف لے چلے میں ان دونوں کے درمیان اللہ سے دعا کر رہا تھا کہ یا اللہ میں تیری جہنم سے پناہ مانگتا ہوں، پھر مجھے دکھلایا گیا کہ مجھ سے ایک فرشتہ ملا اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتھوڑا تھا اس نے کہا کہ تو خوف نہ کر تو اچھا آدمی ہے اگر تو کثرت سے نماز پڑھے، اور وہ لوگ مجھے لے چلے یہاں تک کہ جہنم کے کنارے کھڑا کر دیا وہ کنویں کی شکل تھی، اور کنویں کی طرح اس کے بھی دو منڈھیر تھے اور اس کے ہر دو منڈھیرے کے درمیان ایک فرشتہ لوہے کا ہتھوڑا لئے ہوئے کھڑا تھا اور میں نے دوزخ کے اندر بہت سے لوگوں کو زنجیر سے الٹے لٹکے ہوئے دیکھا میں نے اس میں قریش کے چند آدمیوں کو پہچان لیا پھر وہ فرشتے مجھے دائیں طرف سے لے کر واپس لوٹے میں نے یہ خواب حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک مرد صالح ہے اور نافع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ وہ اس کے بعد برابر کثرت سے نماز پڑھنے لگے۔

صحیح بخاری، فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عبداللّٰه بن عمر (٣٧٣٨).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

چار قسم کے لوگوں سے تعبیرِ خواب پوچھنا جائز ہے۔

① بے دین لوگوں سے جو شریعت کے پابند نہ ہوں۔

② عورتوں سے۔ ③ جاہلوں سے۔ ④ دشمنوں سے [تعبیر الرؤیا(ص/ ٤٦)]

⑨ خواب جو دیکھی ہے بعینہ بیان کی جائے۔

⑩ معبر کو خواب سناتے وقت خواب دیکھنے والے کو چاہئے کہ وہ راست گو اور دیانت دار ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

''کہ جس نے جھوٹا خواب بیان کیا تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کو جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگانے کی تکلیف دے گا اور وہ گرہ نہیں لگا سکے گا اور جس نے کسی قوم کی بات کان لگا کر سنی اور وہ لوگ اس کو ناپسند کرتے ہوں یا اس سے بھاگتے ہوں تو قیامت کے دن اسکے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا، اور جس نے کسی چیز کی تصویر بنائی تو اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے تکلیف دی جائے گی، کہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہیں پھونک سکے گا۔''

[بخاری، التعبیر، باب من کذب فی حلمه(٧٠٤٣)]

تعبیر کرنے والے کے لیے ضروری باتیں

① معبر سب سے پہلے یہ معلوم کرلے کہ آیا یہ خواب تعبیر کے قابل ہے یہ کہ نہیں۔

② معبر نیک سیرت، عالم دین اور دیگر علوم جاننے والا ہو۔

③ معبر لوگوں کے طور اطوار، خصائل و عادات اور احوال کو خوب پہچاننے والا ہو۔

④ معبر ہمیشہ لقمہ حرام سے اجتناب کر کے گناہوں سے بچتا رہے۔

⑤ خواب کو خوب توجہ اور تعبیر پوچھنے والے کے دین، مذہب اور خیالات سے واقفیت حاصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے۔

⑥ اگر خواب کی تعبیر سائل کیلئے نقصان دہ ہو تو اس تعبیر کو لوگوں سے بیان نہ کرے۔

⑦ معبر خواب کو خوب سمجھے اور غور و قامل کرے تعبیر سمجھ آئے تو بیان کرے ورنہ لاعلمی کا اظہار کر دے۔

⑧ جابر مغربی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ معبر کو تعبیر خواب میں ایسا تجربہ کار ہونا چاہئے جیسے طبیب بیماروں کے علاج میں تجربہ کار ہوتا ہے۔

ابراہیم u کا خواب

اللہ تعالیٰ نے ان کی فرمانبرداری کے اس عمل کو کچھ یوں قرآن میں بیان کیا ہے:

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۞ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۞ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۞ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۞ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۞ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۞ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۞ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۞ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۞ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۞ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ﴾

[سورة الصافات: ۱۰۰-۱۱۳]

”پروردگار! مجھے صالح (اولاد) عطا فرما۔ تو ہم نے انہیں ایک انتہائی متحمل لڑکے کی بشارت دی۔ تو جب ان کے ساتھ دوڑنے (معاونت کی عمر) کو پہنچا (تب سیدنا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم u نے) کہا: پیارے بیٹے میں تمہیں خواب میں ذبح کر رہا ہوں تم رائے دو' تم کیا سمجھتے ہو۔ (بیٹے نے) کہا: ابا جان! آپ کو جو حکم دیا گیا ہے ویسا ہی کر گزریں' آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ جب دونوں نے (حکم) مان لیا اور اس (بیٹے) کو گدی کے بل لٹا دیا' تب ہم نے اسے آواز دی ابراہیم! تم نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا' ہم نیکی کرنے والوں کو یونہی بدلہ دیتے ہیں۔ بلاشبہ یہ تو ایک کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے اسے ایک عظیم قربانی سے نوازا۔ اور بعد میں آنے والوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلامتی ہو' ہم یونہی نیکی کرنے والوں کو جزاء دیتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ اور ہم نے اسے اسحاق (u) کی بشارت دی' (جو کہ) نیک انبیاء میں سے تھے۔ ہم نے اس (ابراہیم) پر اور اسحاق پر برکتیں نازل کیں۔ اور ان دونوں کی اولادوں میں کچھ نیک لوگ ہیں اور کھلے طور پر خود پر ظلم کرنے والے بھی۔''

حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ * قَالَ يَا بُنَيَّ لاَ تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُواْ لَكَ كَيْداً إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ * وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾

''جب یوسف نے اپنے والد سے کہا کہ ابا جان! میں نے (خواب میں) گیارہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے، دیکھتا (کیا) ہوں کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ بیٹا! اپنے خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا نہیں تو وہ تمہارے حق میں کوئی فریب کی چال چلیں گے۔ کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، اور اسی طرح اللہ تمہیں برگزیدہ (وممتاز) کرے گا اور (خواب کی) باتوں کی تعبیر کا علم سکھائے گا اور جس طرح اُس نے اپنی نعمت پہلے تمہارے دادا پردادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی تھی اُسی طرح تم پر اور اولادِ یعقوب پر پوری کرے گا بیشک تمہارا رب (سب کچھ) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔'' [(سورة يوسف: ٦.٤)]

قیدیوں کے خواب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانَ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْراً وَقَالَ الآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزاً تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ [يوسف:٣٦]

''اور اُن کیساتھ دو اور جوان بھی داخلِ زندان ہوئے، ایک نے اُن میں سے کہا کہ (میں نے خواب دیکھا ہے) دیکھتا (کیا) ہوں کہ شراب (کیلئے انگور) نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا کہ (میں نے بھی خواب دیکھا ہے) میں یہ دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور جانور ان میں سے کھا رہے ہیں۔ (تو) ہمیں ان کی تعبیر بتا دیجئے ہم تمہیں نیکوکار دیکھتے ہیں''

خواب اور اس کی تعبیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْراً وَأَمَّا الآخَرُ فَيُصْلَبُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ﴾ [یوسف:٤١]

''میرے جیل خانے کے رفیقو! تم میں سے ایک (جو پہلا خواب بیان کرنے والا ہے وہ) تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا اور جو دوسرا ہے وہ سُولی دیا جائے گا اور جانور اس کا سر کھا جائیں گے۔ جو امر تم مجھ سے پوچھتے تھے وہ فیصل ہو چکا ہے۔''

شاہ مصر کا خواب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ○ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ○ وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ○ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ○ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ○ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ○ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ﴾ [یوسف:٤٣.٤٩]

''اور بادشاہ نے کہا کہ میں (نے خواب دیکھا ہے) دیکھتا (کیا) ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہے اور (سات) خشک۔ اے سردارو! اگر تم خوابوں کی تعبیر دے سکتے ہو تو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتاؤ، انہوں نے کہا کہ یہ تو پریشان سے خواب ہیں اور ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں آتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

،اب وہ شخص جو دونوں قیدیوں میں سے رہائی پا گیا تھا اور جسے مدت کے بعد وہ بات یاد آ گئی بول اٹھا کہ میں آپ کو اس کی تعبیر (لا) بتاتا ہوں مجھے (جیل خانے) جانے کی اجازت دیجئے، (غرض وہ یوسف کے پاس آیا اور کہنے لگا) یوسف اے بڑے سچے (یوسف) ہمیں (اس خواب کی تعبیر) بتایئے کہ سات موٹی گائیوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور سات سوکھے تا کہ میں لوگوں کے پاس واپس جا کر تعبیر بتاؤں عجب نہیں کہ وہ (تمہاری قدر) جانیں، انہوں نے کہا کہ تم لوگ سات سال متواتر کھیتی کرتے رہو گے تو جو (غلہ) کاٹو تو تھوڑے سے غلے کے سوا جو کھانے میں آئے اُسے خوشوں میں ہی رہنے دینا، پھر اس کے بعد (خشک سالی کے) سات سخت (سال) آئیں گے کہ جو (غلہ) تم نے جمع کر رکھا ہوگا وہ اس سب کو کھا جائیں گے صرف وہی تھوڑا سا رہ جائے گا جو تو احتیاط سے رکھ چھوڑو گے، پھر اس کے بعد ایک ایسا سال آئے گا کہ خوب مینہ برسے گا اور لوگ اُس میں رس نچوڑیں گے "۔

نبی کریم ﷺ کی اک خواب اور اسکی تعبیر

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول کریم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب آپ ﷺ (صبح کی) نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ اقدس ہماری طرف متوجہ کرتے اور پوچھتے۔ کہ آج کی رات تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے..؟ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر ہم سے کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ اس کو بیان کرتا اور آپ اس کی وہ تعبیر فرما دیتے جو اللہ تعالیٰ الہام فرماتا۔ چنانچہ اپنے معمول کے مطابق ایک دن آنحضرت ﷺ نے ہم سے وہی سوال کیا اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی شخص نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن میں نے آج کی رات خواب دیکھا ہے (اور وہ یہ) کہ دو شخص میرے پاس آئے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر مجھے مقدس سرزمین، ملک شام کی طرف لے چلے، پس ایک جگہ پہنچ کر میں کیا دیکھتا ہوں کہ:

((فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسَى أَنَّهُ يُدْخِلُ ذَلِكَ الْكَلُّوبَ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هَذَا فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ قُلْتُ مَا (مَنْ)هَذَا قَالَا انْطَلِقْ))

''ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص اپنے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا ہے، اور وہ پھر اس آنکڑے کو بیٹھے ہوئے شخص کے گلے میں ڈالتا ہے اور اس کو چیرتا ہے، یہاں تک کہ اس کی گدی تک چیرتا چلا جاتا ہے، پھر وہ دوسرے گلے کے ساتھ اس طرح کرتا ہے (یعنی اس کو بھی گدی تک چیر دیتا ہے) جب وہ گلہ اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے تو پھر پہلے کی طرح وہی عمل کرتا ہے (یعنی وہ گلے کو چیرتا ہے اور جب وہ گلہ درست ہو جاتا ہے تو پھر چیرتا ہے غرضیکہ بار بار یہی عمل کرتا ہے اور یہ عمل جاری رہتا ہے) آنحضرت ﷺ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا تو کہا (یہ مت پوچھئے کہ کیا ہو رہا ہے بلکہ آگے چلئے ابھی بہت عجائبات دیکھنے ہیں اس کی تعبیر معلوم ہو جائے گی) آگے چلیں''

((فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهِ (بِهَا)رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَا انْطَلِقْ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''چنانچہ ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ایسی جگہ آئے جہاں ایک شخص چت پڑا ہوا تھا اور ایک شخص اس کے سر کے پاس بڑا پتھر لئے کھڑا تھا اور اس سے چت پڑے شخص کے سر کو کچلتا تھا، چنانچہ جب وہ پتھر کو (کھینچ کر) اس کے سر پر مارتا ہے تو پتھر سر کو کچل کر لڑھکتا ہوا دور چلا جاتا (پھر وہ دوبارہ مارنے کی غرض سے) اس پتھر کو اٹھانے کے لئے جاتا اور جب لوٹ کر آتا تو اس کے پہنچنے سے پہلے ہی اس شخص کا سر درست ہو جاتا اور پھر وہ اس پر پتھر مارتا اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری تھا کہ اس کا سر درست ہوتا رہتا اور وہ اس پر پتھر مارتا رہتا میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا کہ آگے چلئے۔''

((فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ (نَقْبٍ) مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا (تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ) فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَنْ (مَا) هَذَا قَالَا انْطَلِقْ))

''چنانچہ ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ایسے گڑھے پر پہنچے جو تنور کی مانند تھا اس کے اوپر کا حصہ تنگ تھا اور نیچے کا حصہ کشادہ تھا اور اس کے اندر آگ بھڑک رہی تھی جب آگ اوپر کی طرف بھڑکتی تو کچھ لوگ جو آگ کے اندر تھے (شعلوں کے ساتھ) اوپر آجاتے یہاں تک کہ اس گڑھے سے نکلنے کے قریب ہو جاتے اور جب شعلہ کا زور کم ہو جاتا تو وہ سب پھر اندر چلے جاتے میں نے دیکھا کہ اس آگ میں کئی مرد تھے اور کئی عورتیں تھیں اور سب ننگے تھے میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو ان دونوں نے کہا کہ آگے چلئے''

((فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسَطِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(وَسْطِ)النَّهَرِ(قَالَ يَزِيدُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ) وَعَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ))

''چنانچہ ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ایسی نہر پر پہنچے جو (پانی کے بجائے) خون سے بھری ہوئی تھی، نہر کے بیچ میں ایک شخص کھڑا ہوا تھا اور ایک شخص اس کے کنارے پر تھا جس کے آگے پتھر رکھے ہوئے تھے جب وہ شخص جو نہر کے بیچ میں تھا (آگے کنارے پر) آیا اور چاہا کہ باہر نکل آئے تو اس شخص نے جو کنارے پر تھا اس کے منہ پر پتھر پھینک کر مارا جس سے وہ اپنی جگہ لوٹ گیا اور پھر اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا کہ نہر کے اندر کا آدمی جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تھا تو کنارے والا آدمی اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اس کو اسی جگہ واپس کر دیتا ہے میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے؟ تو ان دونوں نے کہا کہ آگے چلئے۔''

((فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ وَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي (وَأَدْخَلَانِي)دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ))

''چنانچہ ہم آگے چلے یہاں تک ایک سرسبز و شاداب باغ کے پاس پہنچے اس باغ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک بڑا درخت تھا اور اس کی جڑ پر ایک بوڑھا اور کچھ بچے (بیٹھے) تھے پھر کیا دیکھتا ہوں کہ اس درخت کے پاس ایک اور شخص بھی ہے جس کے آگے آگ جل رہی ہے وہ اس کو جلا بھڑکا رہا تھا، پھر وہ دونوں آدمی مجھ کو لے کر درخت پر چڑھے اور مجھ کو ایک ایسے گھر میں داخل کیا جو درخت کے بالکل درمیان تھا (اور یہ گھر اتنا اچھا تھا، کہ) میں نے کبھی بھی اس سے اچھا کوئی گھر نہیں دیکھا اس گھر میں کتنے ہی جوان، بوڑھے اور مرد تھے، کتنی ہی عورتیں اور کتنے ہی بچے تھے، اس کے بعد وہ دونوں مجھ کو اس گھر سے نکال کر درخت کے اور اوپر لے گئے اور مجھ کو ایک ایسے گھر میں داخل کیا جو پہلے گھر سے بھی بہت اچھا اور افضل تھا اس میں بھی بوڑھے اور جوان آدمی موجود تھے"

((قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِي (طَوَّفْتُمَا بِي) اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُو الرِّبَا وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهَذَا مِيكَائِيلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذَاكَ (ذَلِكَ) مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ (عُمْرٌ) لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اب میں نے ان دونوں آدمیوں سے کہا کہ آج کی رات تم نے مجھ کو خوب گھمایا پھرایا لیکن میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی حقیقت سے تو مجھ کو آگاہ کرو۔ان دونوں نے کہا کہ اچھا ہم آپ ﷺ کو بتاتے ہیں (پھر انہوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ) جس شخص کو آپ (ﷺ) نے دیکھا کہ اس کے کلے چیرے جا رہے تھے وہ ایسا شخص ہے جو جھوٹا ہے، جھوٹ بولتا ہے اور اس کی جھوٹی باتیں نقل و بیان کی جاتی ہیں، جو دنیا میں چاروں طرف پھیلتی ہیں، جن سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں چنانچہ اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جا رہا ہے جو آپ ﷺ نے دیکھا اور اس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور جس شخص کو آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا وہ ایسا شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا تھا یعنی اس کو قرآنی علوم سیکھنے کی توفیق عطا فرمائی تھی لیکن وہ شخص اس (قرآن سے) بے نیاز ہو کر رات کو سوتا رہا اور دن میں قرآن کے مطابق عمل نہیں کیا، چنانچہ اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جا رہا ہے جو آپ ﷺ نے دیکھا اور اس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور جن لوگوں کو آپ (ﷺ) نے تنور میں دیکھا ہے وہ زنا کار ہیں اور جس شخص کو آپ (ﷺ) نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے (ان سب کو بھی اپنے کئے کی سزا مل رہی ہے اور قیامت تک یوں ہی ملتی رہے گی) اور جس بوڑھے شخص کو آپ ﷺ نے درخت کی جڑ کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے پاس جو بچے ہیں وہ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور جو شخص درخت سے کچھ فاصلہ پر آگ جلا رہا ہے وہ دوزخ کا داروغہ ہے اور درخت کے اوپر پہلا گھر جس میں آپ ﷺ داخل ہوئے تھے وہ (جنت میں عام) مؤمنوں کا مکان ہے اور یہ گھر (جو پہلے گھر سے اوپر واقع ہے) شہداء کا مکان ہے میں جبرائیل علیہ السلام ہوں اور یہ جو میرے ساتھ ہیں میکائیل علیہ السلام ہیں اور ذرا آپ ﷺ اوپر سر اٹھایئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ) میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر (نہایت بلندی میں) ابر کی مانند کوئی چیز ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تہ در تہ سفید ابر کی مانند کوئی چیز ہے ان دونوں نے کہا کہ یہ ابر کی مانند جو چیز آپ ﷺ دیکھ رہے ہیں دراصل جنت میں آپ ﷺ کا مکان ہے۔ میں نے کہا کہ پھر تم لوگ مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اپنے مکان میں چلا جاؤں ان دونوں نے کہا کہ ابھی تو آپ کی عمر باقی ہے جس کو آپ ﷺ نے پورا نہیں کیا ہے جب آپ ﷺ اپنی عمر کو پورا کر لیں گے تو اپنے مکان میں چلے جائیں گے۔''

نبی ﷺ کو خواب میں دیکھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو اس نے مجھ کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[صحیح بخاری، التعبیر، باب من رأی النبی ﷺ فی المنام(٦٩٩٤)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آؤ سب سے بہتر بنیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا الكهف(46):

مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے ہاں ثواب میں بہتر اور امید کی رو سے زیادہ اچھی ہیں۔

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى الاعلى(17):

بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو جبکہ آخرت بہت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ المزمل20):)

اور جو نیکی بھی اپنی جانوں کے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے کہ وہ بہتر اور ثواب میں کہیں بڑی ہے اور اللہ سے بخشش مانگو بلاشبہ اللہ بے حد بخشنے والا اور نہایت رحم والا ہے۔

تمہیدی کلمات:

صحابہ کرام ہمیشہ اچھائی کو تلاش کیا کرتے تھے تاکہ اس پر عمل پیرا ہو کر جنت کے حصول کو ممکن بنا سکیں اور شر کے متعلق استفسار کرتے تاکہ اس سے بچ کر اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا سکیں۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰه عَنِ الْخَيْرِ »وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِيْ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر و بھلائی کے متعلق سوال کیا کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں شر مجھے اپنی لپیٹ میں نہ لے لے''

صحیح بخاری ، الفتن ، باب کیف أن مر أذا لم تکن جماعة (٧٠٨٤)

اور سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خیر (اچھائی) اور شر (گناہ) کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ))

''اچھائی اور نیکی اچھا اُخلاق ہے اور ہر وہ چیز شر اور گناہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکا پیدا کرے کہ لوگوں کو پتہ (نہ لگے اور اگر پتہ) چل گیا تو کیا ہوگا..؟''

مسلم ، البر والصلة ، باب تفسير البر والاثم (٢٥٥٣) وترمذی (٢٣٨٩)

تو مومن پر لازم ہے کہ ہمیشہ خیر، بھلائی و اچھائی کی تلاش میں رہے اور پھر اس پر عمل کرے اور ہر شر، برائی سے دور رہے تا کہ دنیا و آخرت سنور جائے، آسمان والا رب راضی ہو جائے اور یاد رہے جو خیر کے کام کرتا ہے اللہ اس کی قدر کرتا ہے اور اسے خیر کثیر بھی عطا کرتا ہے۔

داعی الی اللہ سب سے بہتر ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ فصلت 33) (3435

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات کے اعتبار سے اس سے اچھا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں، اور نہ نیکی برابر ہوتی ہے اور نہ برائی ۔(برائی) اس (طریقے) سے ہٹاؤ جو سب سے اچھا، تو اچانک وہ شخص کہ آپ کے اور اس کے درمیان دشمنی ہے ایسے ہوگا جیسے وہ دلی دوست ہے۔

متبع شریعت سب سے بہترین ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَا عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ الزمر (56 55)

اور سب سے اچھی بات کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے، اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تم سوچتے بھی نہ ہو۔

اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والا سب سے بہتر ہے

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اس کے خاوند نے اسے تین طلاق دے دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے نہ مکان تجویز کیا نہ نفقہ۔ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا:

إِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي ، فَآذَنْتُهُ، فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ، وَأَبُو جَهْمٍ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ، لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ، وَلَكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا :أُسَامَةُ، أُسَامَةُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :طَاعَةُ اللهِ، وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَكِ ، قَالَتْ :فَتَزَوَّجْتُهُ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاعْتَبَطْتُ صحیح مسلم الطَّلَاقِ بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا نَفَقَةَ لَهَا (1480)

جب تم اپنی عدت پوری کر چکو تو مجھے اطلاع دینا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی کہ معاویہ اور ابوجہم اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مجھے پیغام نکاح بھیجے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا معاویہ تو غریب مفلس آدمی ہے کہ اس کے پاس مال نہیں ہے اور ابوجہم عورتوں کو بہت مارنے والا آدمی ہے لیکن اسامہ بہتر ہے تو فاطمہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا اسامہ؟ اسامہ؟ یعنی انکار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں تیرے لئے بہتری ہے میں نے اس سے شادی کر لی تو مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

بہترین خطا کار توبہ کرنے والا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاء ٌوَخَيْرُ الخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ

ترمذی :، صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (2499)حسن

تمام ابن آدم انسان خطا کار ہیں اور ان میں سب سے بہترین توبہ کرنے والے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ ، فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ ، وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبَهُ ، وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ) (المطففين 14 :)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترمذی: ، تَـفْسِيرِ الْـقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَاب وَمِنْ سُورَةِ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ (3334)حسن

جب کوئی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اگر اسے ترک کر دے یا استغفار کرے اور توبہ کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر دوبارہ گناہ کرے تو سیاہی بڑھا دی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سیاہی اس کے دل پر چھا جاتی ہے اور یہی وہ ران ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ) 83- المطففين 14 :) (ہرگز نہیں بلکہ ان کے (برے) کاموں سے ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے۔) میں کیا ہے۔

تول پورا دینے اور لینے والا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا الاسراء (35):

اور ماپ کو پورا کرو جب ماپو اور سیدھی ترازو کے ساتھ وزن کرو یہ بہترین ہیا اور انجام کے لحاظ سے بہت زیادہ اچھا ہے۔

وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ المطففين(6..1):

بڑی ہلاکت ہے ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ماپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب انہیں ماپ کر یا انہیں تول کر دیتے ہیں کہ تو کم دیتے ہیں ،کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ بے شک وہ ایک بہت بڑے دن کے لیے اٹھائے جانے والے ہیں، جس دن لوگ رب العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہترین عمل نماز ہے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ

مسند احمد:(22378)صحیح

ثابت قدم رہو تمام اعمال کا تو تم کسی صورت احاطہ نہیں کر سکتے البتہ یاد رکھو کہ تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

النور(37, 38):

وہ مرد جنہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکواۃ دینے سے کوئی تجارت غافل کرتی ہے اور نہ کوئی خرید وفروخت وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی تاکہ اللہ انہیں اس کا بہترین بدلہ دے جو انہوں نے کیا اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ دے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

بہترین حق مہر

حق مہر نکاح والے پر اپنی منکوحہ بیوی کو دینا واجب ہے اگرچہ وہ فوری نہ بھی دے تو بعد میں ادا کر سکتا ہے۔ پھر یہ الگ بات ہے کہ اس کی بیوی اس کو کچھ حق مہر معاف کر دے یا سارے کا سارا معاف کر دے، یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ﴾ سورہ النساء (٤/ ٤)

''عورتوں کو ان کے حق مہر خوشی سے دے دیا کرو۔ ہاں! اگر وہ اپنے خوشی سے حق مہر میں سے کچھ حصہ چھوڑ دیتی ہیں تو اسے شوق اور خوش گواری سے کھا سکتے ہو۔''

حق مہر کی شرعی کچھ بھی مقدار متعین نہیں ہے کم ہو یا زیادہ جتنا باہم طے پا جائے یا آسانی سے میسر آ جائے بعض لوگوں نے (۳۲) روپے حق مہر مقرر کر رکھا ہے۔ جو کسی بھی شرعی دلیل کے بغیر ہے اور جو حق مہر متعین کرانے میں روایات بطور دلیل پیش کی جاتی ہیں ان میں سے کوئی بھی پایا ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ حق مہر زیادہ سے زیادہ جتنی وسعت ہو مقرر کیا جا سکتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

﴿وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَاراً فَلاَ تَأْخُذُواْ مِنْهُ شَيْئاً ﴾

''اور تم نے ان عورتوں میں سے کسی کو خزانہ بھی (بطور حق مہر) دیا ہو تو اس سے (طلاق کے وقت) کچھ نہ لو'' سورہ النساء (٤/ ٢٠)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں وہ حبشہ کی سرزمین میں وفات پا گئے تو نجاشی (شاہ حبشہ) نے حضرت ام حبیبہ کا نکاح نبی کریم ﷺ کی طرف سے چار ہزار درھم حق مہر دیا (درہم چاندی کا ہوتا ہے اس کا موجودہ وزن تین ماشہ ۲/۱ رتی ہے اور پھر انہیں شرجیل بن حسنہ کے ساتھ آپ ﷺ کی طرف بھیج دیا۔

سنن ابی داود، النکاح، باب الصداق (۲۱۰۷) و صحیح ابی داود (۱۸۵۳)

حق مہر میں تھوڑی رقم اور تخفیف سے شادی کے مواقع زیادہ میسر ہو سکتے ہیں اور معاشرہ پاکدامنی کا گہوارہ بن سکتا ہے اس لیے زیادہ مناسب یہ ہے کہ مہر کم سے کم مقرر کیا جائے تاکہ دنیا میں بھی آسانی ہو اور آدمی بوجھ سے بچا رہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے کم حق مہر کو بہترین قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ الصَّدَاقِ أَيْسَرُهُ))

''بہترین حق مہر وہ ہے جسے ادا کرنا انتہائی آسان ہو۔''

سنن ابو داؤد، النكاح، باب فيمن تزوج ولم يسم صداق حتى مات(١٨٥٩)والصحيحة(١٨٤٢)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

((أَلَا لَا تُغَالُوا بِصُدُقِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ))

''عورتوں کا حق مہر بہت زیادہ قیمتی مت کرو کیونکہ یہ اگر دنیا میں عزت اور اللہ کے ہاں تقویٰ کا باعث ہوتا تو اللہ کے نبی اس کے تم سے زیادہ مستحق ہوتے۔''

ابوداود «كتاب النكاح »با الصداق(:٢١٠٦)وحاكم (١٧٥/٢)حديث صحيح عند الالبانی

یاد رہے عوام الناس میں مشہور واقعہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بات پر عورت نے ((وَّ آتَيْتُمْ أَحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا)) کہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب کے سامنے اس غلطی کو تسلیم کر کے رجوع کر لیا انتہائی ضعیف اور منکر ہے، یہ روایت کئی طرق سے منقول ہے لیکن اس کے اندر انقطاع پایا جاتا ہے۔ بعض روایتیں مجالد بن سعید اور قیس بن ربیع کی وجہ سے ضعیف ہیں اور دونوں کو حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔

ارواء الغليل للالبانی تحت الحديث (١٩٢٧)(٣٤٧/٦)

حضرت سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کہ عورت کا بہترین مال وہ حق مہر ہے جو اسکے لیے مقرر کیا گیا ہے''

مسند احمد(١٥٨٥١/٣)

حق مہر کے لیے روپے پیسے ہی دینا ضروری نہیں بلکہ جو چیز آسانی سے میسر آجائے دی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی شادی قرآن مجید کی چند سورتوں کو حق مہر مقرر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر کے کر دی۔

ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی جان آپ کو ہبہ کر دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اوپر سے نیچے تک دیکھا پھر آپ ﷺ نے اپنا سر جھکا لیا' وہ عورت کافی دیر کھڑی رہی (لیکن آپ ﷺ نے اسے جواب نہ دیا تو) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے آپ نکاح نہیں کرنا چاہتے تو اس کا نکاح مجھ سے ہی فرما دیں۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''تیرے پاس حق مہر کے لیے کوئی چیز ہے؟'' تو اس نے کہا: ''یا رسول اللہ! میرے پاس اس چادر کے سوا کچھ نہیں ہے۔''

تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی چیز لے آ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' (وہ لے آ تیرا نکاح کر دیں گے۔) چنانچہ وہ شخص گیا' لیکن اس کو کوئی چیز نہ ملی (تو وہ مایوس ہو کر بیٹھ گیا تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے قرآن مجید کا کچھ حصہ یاد ہے؟'' اس نے عرض کی ہاں' یا رسول اللہ! مجھے قرآن کی فلاں فلاں سورت یاد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس عورت کی شادی تیرے ساتھ ان سورتوں کے عوض کر دی ہے جو تجھے یاد ہیں۔''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''چلا جا! میں نے تیرے ساتھ اس کا نکاح کر دیا' اب تو اس کو قرآنی سورتیں سکھا دے۔''

بخاری، النکاح، باب تزویج المعسر (۵۰۸۷)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان کا حق مہر اسلام تھا۔ چنانچہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا' پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے فرمایا: ''میں تو مسلمان ہو چکی ہوں اگر تو بھی اسلام قبول کر لے تو میں تجھ سے نکاح کر لیتی ہوں۔'' چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے' یہی ان دونوں کا حق مہر تھا۔

(سنن نسائی، النکاح، باب التزویج علی الاسلام (۱۱۴/۶) صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج ہمارے معاشرے میں نکاح کو جہیز اور کثیر حق مہر کی شرائط کی وجہ سے ایک مشکل امر بنا دیا ہے۔اور بدکاری کے راستے آسان کر دیئے ہیں جس سے معاشرہ تباہی کے دھانے پر آ پہنچا ہے۔کثیر جہیز اور کثیر حق مہر کی وجہ سے غریب اس سنت عظیمہ سے محروم ہو چکا ہے۔اور امراء اسراف وتبذیر کر کے شیطان کے بھائی بندھو ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔

حسن اخلاق کا پیکر بہترین انسان ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا ، وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا

ترمذی، أَبْوَابُ البِرِّ وَالصِّلَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الفُحْشِ وَالتَّفَحُّشِ (1975)

تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کا اخلاق سب سے بہتر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی یہ ان کی عادات میں سے تھا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ))

''یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں سے سب سے زیادہ اخلاق میں اچھا ہے اور ان میں سے اپنی بیوی کے ساتھ زیادہ مہربانی کرنے والا ہے۔''

جامع الترمذی، الإیمان، باب فی استکمال الإیمان (٢٦٢١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یقیناً تم اپنے مالوں کے ذریعے لوگوں پر نہیں چھا سکتے ان پر چھانے کے لیے کشادہ روئی، اور حسن خلق کی ضرورت ہے''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو یعلیٰ(٦٥٥٠)والحاکم (١٢٤/١)شیخ عبداللہ البسام نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

بہترین وہ جس کا دوسرون کو فائدہ ہو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خَيْرُ الأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ ، وَخَيْرُ الجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ

ترمذی :البِرِّ وَالصِّلَةِ بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الجِوَارِ 1944))صحیح

اللہ کے نزدیک بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہے اور بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خير الناس أنفعهم للناس

صحيح الجامع الصغير(3289)(حسن)

لوگوں میں سے سب سے بہترین وہ شخص ہے جو ان میں سب سے بڑھ کر لوگوں کو فائدہ دینیوالا ہو۔

ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نقل کیا کہ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَرَأَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِي أَتَيْتُهُ أَسْأَلُهُ فَلا يُعْطِينِي وَلا يَصِلُنِي ، ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَيَّ فَيَأْتِينِي فَيَسْأَلُنِي ، وَقَدْ حَلَفْتُ أَنْ لا أُعْطِيَهُ وَلا أَصِلَهُ ، فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ، وَأُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِي

نسائی :كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ الْكَفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْثِ3788))صحیح

میں ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ! میرے چچا کے لڑکے کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بات دیکھی میں جب اس کے پاس جا کر سوال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں تو وہ مجھ کو کچھ نہیں دیتا اور وہ تو رشتہ داری کا بھی لحاظ نہیں کرتا اور جب اس کو کچھ کام کرنا پڑتا ہے تو وہ میرے پاس آ کر سوال کرنے لگتا ہے اس وجہ سے میں نے قسم کھائی کہ میں کبھی اس کو کچھ نہ دوں گا اور میں رشتہ داری کا بھی خیال نہ کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو حکم فرمایا کہ تم وہ کام انجام دو جس میں خیر ہو۔

جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ؟ قَالَ :مَنْ طَالَ عُمُرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ

ترمذی :الزُّهْدِبَابُ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْعُمُرِ لِلْمُؤْمِنِ (2329)صحيح

ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ بہترین آدمی کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو

بہترین کلام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خير الكلام أربع لا يضرك بأيهن بدأت :سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر

چار کلمے سب سے بہتر ہیں ان میں سے جس سے بھی ابتدا کرلو کوئی نقصان نہیں۔ سبحان الله ، الحمدلله ، لااله الا الله ، الله اكبر

صحيح الجامع الصغير(3284)

عبداللہ بن بسر رضی اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خير العمل أن تفارق الدنيا ولسانك رطب من ذكر الله

سب سے بہترین عمل یہ ہے کہ تو دنیا سے اس حال میں جائے کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تر ہو۔

(صحیح الجامع الصغیر3282)

بہترین عورت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا:

((أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ))

''کون سی عورت سب سے بہتر ہے..؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَّتِیْ تَسُرُّهٗ أَذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ أَذَا أَمَرَ وَلاَ تُخَالِفُهٗ فِیْ نَفْسِهَا وَمَا لِهَا بِمَا يَكْرَهُ))

''ایسی عورت کہ جب اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے جب وہ اسے کسی کام کا حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اس کی جان و مال کے حوالے سے اس کا شوہر جس چیز کو ناپسند کرتا ہو اس میں اس کی مخالفت نہ کرے۔''

سنن نسائی، النکاح، باب ای النساء خیر (۳۲۳۱) وصحیح الجامع الصغیر (۳۲۹۸) والصحیحہ (۱۸۳۸) ومسند أحمد (۹۳۰٤)

خاوند کی نافرمانی عورت کے عیبوں میں سے ایک عیب ہے، حصول جنت کے دوسرے اسباب میں سے ایک سبب خاوند کی فرمانبرداری بھی ہے، اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حصین بن محصن رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کو فرمایا تھا کہ:

''یہ جائزہ لے کہ تو اپنے خاوند کے حق میں کیسی ہے؟ کیونکہ یقیناً وہی تیری جنت اور جہنم ہے۔''

مسند أحمد (٤/٣٤١) وصححہ الحاکم (۲/۱۸۹)

ایک روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو خاتون چار کام کرے وہ بہترین جنتی خاتون ہے)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا	جوعورت پانچ نمازیں ادا کرے۔
وَصَامَتْ شَهْرَهَا	رمضان کے روزے رکھے۔
وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا	اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔
وَاَطَاعَتْ زَوْجَهَا	اپنے شوہر کی اطاعت کرے۔

قِيْلَ ادْخُلِيْ مِنْ أَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةَ شِئْتِ

''اسے روز قیامت کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہتی ہے داخل ہو جا۔''

ابن حبان(٤١٦٣)وآداب الزفاف للالبانی (ص/٢٨٦)حدیث حسن عند الا لبانی

رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ:

''ہر آدمی کو شکر گزار دل' ذکر کرنے والی زبان اور امور آخرت پر مددگار مومنہ بیوی تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔''

صحیح ابن ماجه ،النکاح ،باب افضل النساء(١٥٠٥)والصحیحة (٢١٧٦)

نبی کریم ﷺ نے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کی ترغیب دلائی اور ایسی خواتین کو بہترین خواتین میں شمار فرمایا ہے۔

حضرت سلمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَلُوْدُ الْوَدُوْدُ))

''تم میں بہترین عورتیں وہ ہیں جو بہت بچے جننے والی (زیادہ بچے جننے والی عورت کا اندازہ اس کے معاشرے کی دوسری شادی شدہ عورتوں سے لگایا جائے گا) اور بہت زیادہ محبت کرنے والی ہیں''

صحیح الجامع الصغیر (٣٣٣٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کی بہتر نماز

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ خَيْرُ صَلَاةِ النِّسَاءِ فِي قَعْرِ بُيُوتِهِنَّ))

''عورتوں کی سب سے بہتر نماز وہ ہے جو گھر کے کونے میں ادا کی جائے۔''

مسند احمد(٢٦٦٢٦/٥)حسن المعجم الكبير(١٩٦٦١)

بہتر وہ جو گھر والوں کے لیے بہتر ہو

بہترین انسان وہ ہے جو اپنی بیوی، اہل وعیال کے ساتھ اچھا سلوک کرے، اس کے ساتھ سلوک سے پیش آئے۔ یہی ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

''ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بود و باش کرو۔'' سورہ النساء(١٩/٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي))

''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم میں سے اپنی بیوی کے لیے سب سے بہتر ہے اور میں تم میں اپنی بیوی کے لیے سب سے بہتر ہوں''

ترمذی، المناقب، باب فضل أزواج النبي(٣٨٩٥)وصحيح الجامع الصغير(٣٣١٤)والصحيحة(٢٨٥)

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا﴾

''اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو تم میں سے اپنی عورتوں کے لیے سب سے بہتر ہے''

ابوداود، السنة، باب الدليل على زيادة الايمان ونقصانه(٤٦٨٢)والصحيحة (٢٨٥)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے لیے بہتر اس اعتبار سے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاج میں ان کا ساتھ دیتے اور ان سے کھیلی کرتے۔ چند ایک مثالیں یہ ہیں۔

۱۔ اسود رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں ہوتے تو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی کے کام کاج یعنی خدمت میں مصروف رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے نکل جاتے۔

بخاری، الاذان، باب من کان فی حاجة اهله.....(٦٧٦)

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے تشریف لائے جب خیبر کا قلعہ اللہ نے آپ کے لیے فتح کر دیا تو صفیہ بنت حیی کا تذکرہ آپ کے سامنے آیا۔ ان کا شوہر قتل کیا جا چکا تھا اور وہ ابھی ابھی دلہن بنی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لیے منتخب فرمایا اور انہیں لے کر نکلے جب صہبا کے بند پر پہنچے تو ان سے تخلیہ فرمایا اور چمڑے کے ایک چھوٹے سے دسترخوان پر پنیر بنوایا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آس پاس والوں کو خبر کر دو! حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح پر یہی ولیمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا پھر ہم مدینہ کی طرف نکل پڑے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کے لیے عبا کا پردہ کر لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اونٹ کے پاس بیٹھ گئے اور گھٹنا زمین پر رکھ دیا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنا پیر گھٹنے پر رکھا اور سوار ہو گئیں۔

بخاری، الصلاة، باب ما یذکر فی الفخذ(۳۷۱) و مسلم(۱۳٦٥) والحاکم(٤/ ۳۰)(٦٧٨٦)

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھی اس وقت میں نوعمر تھی کہ میرے بدن میں گوشت نہیں بڑھا تھا اور میں ایسی موٹی نہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے کہا دوڑ لگاؤ! صحابہ دوڑ پڑے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ آؤ ہم تم دوڑ لگائیں۔ میں نے حامی بھری اور پیدل دوڑ پڑی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھ گئی۔ جب کچھ دن گزرے (ایک روایت میں ہے..... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دن توقف فرمایا) میرے بدن میں گوشت بڑھ گیا میں موٹی ہو گئی اور پچھلا واقعہ بھی میرے ذہن سے نکل گیا تو دوبارہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پھر دوڑ لگانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے فرمایا انہوں نے دوڑ لگائی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کہا چلو ہم بھی دوڑیں میں تم سے آگے بڑھ جاؤں گا۔ مجھے بدستور پچھلا واقعہ یاد نہ تھا اب میں موٹی ہو چکی تھی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میرا یہ حال ہے میں کیوں کر مقابلہ کر سکوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم کر لو گی۔ غرض میں نے حضور ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی۔ لیکن ہار گئی اور آپ ﷺ آگے بڑھ گئے حضور ﷺ ہنسنے لگے اور فرمایا: یہ جیت اس ہار کا بدلہ ہے۔

ابو دا و د(۲۵۷۸)ونسا ئی فی السنن اکبری (۸۹۴۵)والصحیحة(۱۳۱) حدیث صحیح ہے

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اللہ کی قسم! میں نے حضور ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا۔ اس وقت حبشی مسجد کے صحن میں بڑے کمال دکھا رہے تھے حضور ﷺ نے چادر سے میرے لیے آڑ کر رکھی تھی تا کہ میں آپ ﷺ کے کان اور کاندھے کے بیچ سے ان کا کھیل دیکھ سکوں۔ آپ ﷺ اس وقت تک کھڑے رہے جب تک میں خود لوٹ کر نہ آئی۔ اس لیے تم بھی کھیل کی خوگر نو عمر لڑکیوں کا خیال رکھا کرو۔

بخا ر ی،النکاح، باب نظر المرأة الی الحبش...(۵۲۳۶)

جمعہ کے لیے آنا بہترین عمل ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ الجمعة(9):

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةَ ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

بہترین دن کہ جس میں سورج نکلتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن میں ان کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن میں ان کو جنت سے نکالا گیا۔اور جمعہ کے دن ہی قیامت قائم ہوگی۔

مسلم:الجمعة بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (854)

صدقہ جاریہ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی اپنے پیچھے (دنیا میں) جو چھوڑ جائے اس میں بہترین چیزیں تین ہیں:

وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ ، وَصَدَقَةٌ تَجْرِي يَبْلُغُهُ أَجْرُهَا ، وَعِلْمٌ يُعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ

۱۔ نیک اولاد جو اس کے لیے دعائے خیر کرتی رہے۔۲۔ صدقہ جاریہ جس کا اجر اس کو ملتا رہے۔۳۔علم جس پر اس کے بعد عمل ہوتا رہے۔

ابن ماجه :افتتاح الكتاب فی الإيمان وفضائل الصحابة والعلم بَابُ ثَوَابِ مُعَلِّمِ النَّاسَ الْخَيْرَ 241))صحيح

قرآن سیکھنے اور سیکھانے والا

جس طرح دنیا کی تمام کتابوں میں سے سب سے بہترین کتاب قرآن مجید ہے اسی طرح اس کی تعلیم حاصل کرنے والا اور تعلیم دینے والا بھی کائنات میں سب سے بہترین شخص ہے۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ))

''تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور سیکھاتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه (۵۰۲۷)

بہترین شخص سچی زبان اور پرہیزگار

اللہ سے ڈرنے اور پرہیزگار، سچی زبان رکھنے والے شخص کو اللہ بہت پسند کرتا ہے۔ کیونکہ ایسا انسان ہمیشہ گناہ سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ النَّاسِ ذُوْ الْقَلْبِ الْمَخْمُوْمِ ، وَاللِّسَانِ الصَّادِقِ مَا الْقَلْبُ الْمَخْمُوْمُ ؟ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الَّذِيْ لَا إِثْمَ فِيْهِ وَلَا بُغْضَ وَلَا حَسَدَ))

''تم میں سے بہتر وہ ہے جو مخموم دل والا ہے اور سچی زبان والا ہے پوچھا گیا کہ مخموم دل والا کون ہے؟ فرمایا وہ جو پرہیزگار ہو اور اسمیں گناہ نہ ہو بغض اور حسد نہ ہو۔''

صحیح جامع الصغیر (۳۲۹۱)

اللہ کے ہاں بہترین شخص

دین خیر خواہی کا نام ہے اپنوں اور غیروں کے ساتھ اچھا برتاؤ انسان کو اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

((خَيْرُ الأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ))

''بہترین ساتھی اللہ کے ہاں، جو بہتر ہیں اپنے ساتھی کے واسطے اور بہترین ہمسائے، اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے ہمسائے کے لیے بہتر ہیں''

ترمذی البر والصلة باب ماجاء فی حق الجوار (۱۹۴۴) و (مسند احمد (۲/ ۶۵۷۴)

اللہ تعالیٰ ہمسائے کا خاص خیال رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ لا وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴾ النساء(٤/ ٣٦)

''اور اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن وسلوک کرو اور رشتہ داروں سے یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابتدار ہمسایا سے اور اجنبی ہمسایا سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں، (غلام یا کنیز) یقیناً اللہ تعالی تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ))

'جبریل علیہ السلام نے مجھے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی اس قدر تاکید کی کہ مجھے خیال گزرا شاید اسے وارث ہی ٹھہرا دیں گے۔''

صحيح البخاري(٦١٤، ٦١٥) وصحيح مسلم (٤٧٥٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ پہنچائے، جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ بھلائی کی بات کرے، ورنہ خاموش رہے۔''

صحيح بخاري،الادب ،باب من كان يومن بالله واليوم الاخر.....(٦٠١٨، ٥١٨٥)

جلد قرض ادا کرنے والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرض لینا اگرچہ جائز امور میں سے ہے تاہم رسول اللہ ﷺ اس سے پناہ مانگا کرتے تھے کیونکہ یہ وہ چیز ہے جو بغیر ادا کئے کبھی بھی معاف نہیں ہوتا، اس لیے اگر آدمی لیے تو جلد ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خِيَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً))

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو۔"

نسائی البیوع باب الترغیب فی حسن القضاء (٤٦٩٧) صحیح عند الالبانی

اسلام کی بہترین چیز

فقراء و مساکین سے محبت کرنا' ان پر خرچ کرنا' اور انہیں کھلانا پلانا اسلام کا بہترین عمل ہے اور جنت میں داخلے کا سبب بھی۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ:

((أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ))

"اسلام کی کونسی چیزیں سب سے بہترین ہیں؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ))

"یہ کہ تو کھانا کھلائے اور واقف و ناواقف کو اسلام کہے۔"

بخاری، الایمان "باب اطعام الطعام من الاسلام (١٢)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بلاشبہ جنت میں ایسے بالا خانے (محلات) ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے دیکھا جا سکتا ہے۔"

ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا' اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ محلات کس کے لیے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ))

''یہ ایسے لوگوں کے لیے ہیں جنہوں نے عمدہ کلام کیا' (دوسروں کو) کھانا کھلایا (نفلی) روزوں کی پابندی کی اور رات کو اس وقت رضائے الٰہی کی خاطر نماز ادا کی جب لوگ سورہے ہوتے ہیں۔''

نیز ہر ایک کو سلام کہنا چاہیے کیونکہ سلام تحفہ ملاقات اور تحفہ خداوندی ہے جو خدا کی جانب سے فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ النساء(٨٦/٤)

«'اور جب تمہیں کوئی سلام کا تحفہ دے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا جواب میں وہی لوٹا دو۔''

سلام باہمی محبت والفت کا ذریعہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ))

''تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مؤمن نہ بن جاؤ اور تم اس وقت تک مؤمن نہیں بن سکتے جب تک تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ جب تم اسے اختیار کر لو تو تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ (وہ یہ ہے کہ) آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔''

مسلم، الایمان، بیان انه لا یدخل الجنة الا المؤمنون وأن محجة المؤمنین من الایمان (٥٤)

بہترین پانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آب زمزم روئے زمین پر سب سے بہترین پانی ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے،وہ بیان کرتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ مَآءٍ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ فِيْهِ طَعَامٌ مِنَ الطَّعْمِ وَشِفَاءٌ مِنَ السُّقْمِ))

''روئے زمین پر بہترین پانی آب زمزم ہے اس میں بھوکے کی خوراک اور بیمار کی شفا ہے۔''

السلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠٥٦)

جس نیک مقصد کیلئے آب زمزم پیا جائے وہ مقصد پورا ہو جاتا ہے۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ)

''جس (نیک) مقصد کیلئے آب زمزم پیا جائے وہ مقصد پورا ہو جاتا ہے''

صحيح ابن ماجه،كتاب المناسك،باب الشرب من زمزم(٢٤٨٤)وابن ماجه (٣٠٦٢)واحمد(٣٥٧/٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن کو دوا جر ملیں گے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ وَإِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ أُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ﴾

(القصص: 52تا 54)

''وہ لوگ جنہیں ہم نے اس سے پہلے کتاب دی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں،اور جب ان کے سامنے اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے ،یقیناً یہی ہمارے رب کی طرف سے حق ہے۔بے شک ہم اس سے پہلے فرماں بردار تھے۔یہ لوگ ہیں جنہیں ان کا اجر دوہرا دیا جائے گا اس کے بدلے میں کہ انہوں نے صبر کیا اور وہ بھلائی کے ساتھ برائی کو مٹاتے رہے ،اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں خرچ کرتے رہے۔''

تمہیدی کلمات:

دنیا میں ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ تھوڑا کرنے سے اسے زیادہ ملے' اس چیز کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے' اسی انسانی فطرتی کمزوری کا خیال کر کے شریعت نے اسے چند ایسے اعمال بتائے ہیں جن کے کرنے سے آدمی کو دوہرا' ڈبل اجر وثواب ملے گا آج کے خطبہ میں ان اعمال کا ذکر کریں گے اور پھر رب کے حضور دعا کرنے گے اللہ ان اعمال لو کرنے کی توفیق بخشے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی امتوں کی نسبت دوہرا اجر:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ (آل عمران:110)

''تم سب سے بہتر امت چلے آئے ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہتر تھا، ان میں سے کچھ مومن ہیں اور ان کے اکثر نافرمان ہیں۔''

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلاَ مِنَ الأُمَمِ، مَا بَيْنَ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ اليَهُودِ، وَالنَّصَارَى، كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ اليَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلاَةِ العَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلاَةِ العَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، أَلاَ، فَأَنْتُمُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، عَلَى قِيرَاطَيْنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قِيرَاطَيْنِ، أَلاَ لَكُمُ الأَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ اليَهُودُ، وَالنَّصَارَى، فَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ اللَّهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ

تمہارا گزشتہ امتوں کے زمانہ کے مقابلہ میں زمانہ ایسا ہے جیسے وہ وقت جو عصر اور مغرب کے درمیان ہے اور تمہاری اور یہود و نصاری کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے چند لوگوں کو کام پر لگایا اور اس نے کہا کون ہے جو ایک قیراط کے بدلہ میں میرا کام دو پہر تک کرے تو یہود نے دو پہر تک ایک قیراط کے عوض میں کام کیا پھر اس نے کہا کون ہے جو میرا کام ایک قیراط کے بدلہ میں دو پہر سے نماز عصر تک کرے تو نصاری نے ایک قیراط کے بدلہ میں دو پہر سے نماز عصر تک کیا پھر اس نے کہا کون ہے جو میرا کام دو قیراط کے معاوضہ میں نماز عصر سے غروب آفتاب تک کرے دیکھو تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط کے بدلہ میں کام کیا دیکھو تمہیں دگنا اجر ملا تو یہود و نصاری ناراض ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے کام تو زیادہ کیا اور عطیہ کم ملا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہیں تمہارے حق سے کچھ کم دیا ہے انہوں نے کہا نہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو میرا انعام ہے جسے میں چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

بخاری، أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ، بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ: 3459

پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لانا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ﴾

''وہ لوگ جن کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی وہ اس (محمد ﷺ) پر ایمان لاتے ہیں۔''

ابو بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثَلاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالعَبْدُ المَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ۔

تین شخص ایسے ہیں کہ جن کے لئے دوگنا ثواب ہے (ایک) وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو اپنے نبی پر ایمان لایا ہو اور محمد پر بھی ایمان لائے اور (دوسرا وہ) مملوک غلام جب کہ وہ اللہ کے حق کو اور اپنے مالکوں کے حق کو ادا کرتا رہے اور (تیسرے) وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو جس سے وہ ہم بستری کرتا ہے، اس نے اسے ادب دیا اور عمدہ ادب دیا اور اسے تعلیم کی اور عمدہ تعلیم کی پھر اسے آزاد کر دیا اور اس سے نکاح کر لیا اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔

بخاری، العِلْمِ، بَابُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ

حضرت ابوعبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ رَكْبَانِ، فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ: كِنْدِيَّانِ مَذْحِجِيَّانِ حَتَّى أَتَيَاهُ، فَإِذَا رِجَالٌ مِنْ مَذْحِجٍ، قَالَ: فَدَنَا إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا لِيُبَايِعَهُ، قَالَ: فَلَمَّا أَخَذَ بِيَدِهِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ رَآكَ فَآمَنَ بِكَ وَصَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ، مَاذَا لَهُ؟ قَالَ: طُوبَى لَهُ قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ، ثُمَّ أَقْبَلَ الْآخَرُ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ لِيُبَايِعَهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ آمَنَ بِكَ وَصَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ وَلَمْ يَرَكَ؟ قَالَ: طُوبَى لَهُ، ثُمَّ طُوبَى لَهُ، ثُمَّ طُوبَى لَهُ قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَدِهِ ، فَانْصَرَفَ۔

ایک دن ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ دوسوار آتے ہوئے دکھائی دیئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ ان کا تعلق قبیلہ کندہ کے بطن مذحج سے ہے، جب وہ قریب پہنچے تو واقعۃ دو مذحجی تھے، ان میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کے لئے آگے بڑھا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک ہاتھوں میں تھام کر کہنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ بتایئے کہ جس شخص نے آپ کی زیارت کی، آپ پر ایمان لایا، آپ کی تصدیق کی اور آپ کی پیروی کی، تو اسے کیا ملے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے خوشخبری ہے، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور واپس چلا گیا، پھر دوسرے نے آگے بڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وسلم کا دست مبارک بیعت کے لئے تھاما تو کہنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ بتایئے کہ اگر کوئی شخص آپ پر ایمان لائے، آپ کی تصدیق اور پیروی کرے لیکن آپ کی زیارت نہ کر سکے تو اسے کیا ملے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا اس کے لئے خوشخبری ہے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور واپس چلا گیا۔

مسند أحمد: 17388، حسن

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ ، وَلَا نَصْرَانِيٌّ ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے کہ اس امت کا کوئی بھی یہودی اور نصرانی جو میری بات سنے (شریعت) جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں (یعنی اسلام) اور وہ اس پر ایمان نہ لائے تو اس کا ٹھکانہ جہنم والوں میں سے ہوگا۔

مسلم، الْإِيمَانَ، بَابُ وُجُوبِ الْإِيمَانِ بِرِسَالَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمِيعِ النَّاسِ، وَنَسْخِ الْمِلَلِ بِمِلَّتِهِ 240 - 153

غلام کے لیے دوہرا اجر:

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

العَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

غلام جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کو دو چند ثواب ملے گا۔

بخاری، العِتْقِ، بَابُ العَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ: 2546

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي، لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ۔

نیک بخت غلام کے لیے جو کسی کی ملکیت میں ہو دوہرا ثواب ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور حج اور ماں کے ساتھ احسان کرنا نہ ہوتا تو میں پسند کرتا کہ کسی کا غلام ہو کر مروں۔

بخاری، ایضا: 2548، درست بات یہ ہے کہ والذی نفسی بیدہ سے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لونڈی سے نکاح کرنیوالا:

رسول اللہ e نے فرمایا:

وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا ، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ۔

وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو جس سے وہ ہم بستری کرتا ہے، اس نے اسے ادب دیا اور عمدہ ادب دیا اور اسے تعلیم کی اور عمدہ تعلیم کی پھر اسے آزاد کر دیا اور اس سے نکاح کر لیا اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔

قرآن پڑھنے میں مشقت برداشت کرنے والا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ ، لَهُ أَجْرَانِ

جو آدمی قرآن مجید میں ماہر ہو وہ ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو معزز اور بزرگی والے ہیں اور جو قرآن مجید اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

مسلم ، صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا ، بَابُ فَضْلِ الْمَاهِرِ فِي الْقُرْآنِ ، وَالَّذِي يَتَتَعْتَعُ فِيهِ 244-798

قریبی پر خرچ کرنے والا:

زینب زوجہ ابن مسعود نے بیان کیا کہ:

كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا ، قَالَ: فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ: سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ: سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ عَلَى البَابِ ، حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي ، فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلاَلٌ ، فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَى زَوْجِي ، وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي؟ وَقُلْنَا: لاَ تُخْبِرْ بِنَا ، فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ: مَنْ هُمَا؟ قَالَ: زَيْنَبُ ، قَالَ: أَيُّ الزَّيَانِبِ؟ قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: نَعَمْ ، لَهَا أَجْرَانِ ، أَجْرُ القَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ

میں مسجد میں تھی تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا خیرات کرو، اگرچہ تمہارا زیور ہی ہو اور زینب عبداللہ کی ذات پر اور چند یتیموں کی ذات پر جو ان کی پرورش میں تھے خرچ کرتی تھی، انہوں نے عبداللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لو، چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی، میں نے ایک انصاری عورت کو دروازے پر پایا، اس کو بھی وہی ضرورت تھی جو مجھے تھی، ہمارے سامنے سے بلال گزرے، ہم نے ان سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ میں اپنے شوہر اور ان کے یتیم بچوں پر جو میری پرورش میں ہیں، خرچ کروں؟ تو کیا وہ کافی ہوگا اور ہم نے کہا کہ ہمارا نام نہ لینا۔ بلال اندر گئے تو آپ سے دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا: وہ دونوں کون عورتیں ہیں؟ بلال نے کہا زینب۔ آپ نے فرمایا کہ کون زینب؟ (بلال نے کہا کہ) عبداللہ کی بیوی؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس کے لئے دو اجر ہیں ایک رشتہ داری کا اور دوسرے صدقہ کا۔

بخاری، الزَّكَاةِ، بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالأَيْتَامِ فِي الحَجْرِ: 1466

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلمان بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَعَلَى ذِي الْقَرَابَةِ اثْنَتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ۔

مسکین پر صدقہ ایک صدقہ ہے اور قرابت دار پر صدقہ دو نیکیاں ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔

ابن ماجة، الزَّكَاة، بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ: 1844، صحيح

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ ذِي رَحِمٍ يَأْتِي رَحِمَهُ، فَيَسْأَلُهُ فَضْلًا أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ فَيَبْخَلُ عَلَيْهِ إِلَّا أُخْرِجَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ جَهَنَّمَ حَيَّةٌ يُقَالُ لَهَا شُجَاعٌ يَتَلَمَّظُ فَيُطَوَّقُ بِهِ۔

کوئی بھی رشتہ دار جو اپنے کسی رشتہ دار کے پاس جا کر اس مال کا سوال کرتا ہے جو اس کو اللہ تعالیٰ نے عطا کر رکھا ہے تو وہ اس میں بخل کرتا ہے، قیامت کے دن ایسے آدمی کے لیے جہنم سے ایک سانپ لایا جائے گا جو اس کو ڈسے گا اور اس کے گلے میں طوق بن جائے گا۔''

المعجم الكبير للطبراني: 2343، الصحيحة: 2548

نماز عصر کی پابندی کرنیوالا:

حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ، وَالشَّاهِدُ: النَّجْمُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ساتھ مخمص میں عصر کی نماز پڑھی آپ صلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ نماز تم سے پہلی امتوں پر بھی پیش کی گئی انہوں نے اس کو ضائع کر دیا تو جو آدمی اس کی حفاظت کرے گا اسے دوہرا اجر ملے گا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ ستارے ظاہر نہ ہو جائیں۔

مسلم، صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ الْأَوْقَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا: 830-292

ابو ملیح روایت کرتے ہیں کہ:

كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ، فَقَالَ: بَكِّرُوا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ۔

ہم کسی غزوہ میں ابر کے دن بریدہ کے ہمراہ تھے، تو انہوں نے کہا کہ عصر کی نماز جلدی پڑھ لو، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے، تو سمجھ لو کہ اس کا نیک عمل ضائع ہو گیا۔

بخاری، مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، بَابُ مَنْ تَرَكَ العَصْرَ: 553

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ:

لَمَّا كَانَ يَوْمُ الأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ۔

جنگ احزاب کا دن آیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ان کافروں کے گھر کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے، انہوں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نماز عصر سے روکا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

بخاری، الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى المُشْرِكِينَ بِالهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ: 2931

جو کسی اچھے کام کو شروع کرے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ، قَالَ: فَجَائَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ، مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ، عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ، فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، ﴿إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ (النساء :١) وَالْآيَةَ الَّتِي فِي الْحَشْرِ: ﴿اتَّقُوا اللهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللهَ﴾ (الحشر:١٨) تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ، مِنْ دِرْهَمِهِ، مِنْ ثَوْبِهِ، مِنْ صَاعِ بُرِّهِ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، قَالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ، حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ، حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ، كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهُ أَجْرُهَا، وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

ہم دن کے شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے تو ایک قوم ننگے پاؤں ننگے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدن چمڑے کی عبائیں پہنے تلواروں کو لٹکائے ہوئے حاضر ہوئی ان میں سے اکثر بلکہ سارے کے سارے قبیلہ مضر سے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس ان کے فاقہ کو دیکھ کر متغیر ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان اور اقامت کہی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا فرمایا اے لوگوں اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا ایک جان سے آیت کی تلاوت کی:

(يٰـاَيُّهَـا الـنَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَـا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا) 4 ۔ النسآء 1 :) تک اور وہ آیت جو سورۃ حشر کی ہے (يٰـاَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ)59 ۔ الحشر 18 :)

اور فرمایا کہ آدمی اپنے دینار اور درہم اور اپنے کپڑے اور گندم کے صاع سے اور کھجور کے صاع سے صدقہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی ہو پھر انصار میں سے ایک آدمی تھیلی اتنی بھاری لے کر آیا کہ اس کا ہاتھ اٹھانے سے عاجز ہو رہا تھا پھر لوگوں نے اس کی پیروی کی یہاں تک کی میں نے دو ڈھیر کپڑوں اور کھانے کے دیکھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس کندن کی طرح چمکتا ہوا نظر آنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اسلام میں کسی اچھے طریقہ کی ابتداء کی تو اس کے لئے اس کا اجر اور اس کے بعد عمل کرنے والوں کا ثواب ہوگا بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کمی کی جائے اور جس اسلام میں کسی برے عمل کی ابتداء کی تو اس کے لئے اس کا گناہ ہے اور ان کا کچھ گناہ جنہوں نے اس کے بعد عمل کیا بغیر اس کے کہ ان کے گناہ میں کچھ کمی کی جائے۔

مسلم:الزكاة بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، أَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَأَنَّهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حِجَابٌ مِنَ النَّارِ 69 -1017

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ ، لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ ۔

جس نے لوگوں کو علم سکھایا اس کو اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا اور اس سے ان عمل کرنے والوں ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

ابن ماجة: (افتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم) بَابُ ثَوَابِ مُعَلِّمِ النَّاسَ الْخَيْرَ: 240، حسن

ایک اجر علم سکھانے کا اور دوسرا لوگوں کے اس پر عمل کرنے کا۔

حضرت ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي ، فَقَالَ: مَا عِنْدِي ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ

ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا، میری سواری ہلاک ہوگئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سوار کر دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس تو کوئی سواری نہیں ہے ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس کی اس آدمی کی طرف راہنمائی کرتا ہوں جو اسے سواری دے دے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے کسی کی نیکی پر راہنمائی کی تو اس کے لئے اس عمل کرنے والے کی مثل اجر و ثواب ہوگا۔

مسلم ، الْإِمَارَةِ ، بَابُ فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ ، وَخِلَافَتِهِ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ 133-1893

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو کسی برے عمل کا آغاز کرے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ﴾ (النحل:25)

''تاکہ وہ قیامت کے دن اپنے پورے بوجھ اٹھائیں اور کچھ بوجھ ان کے بھی جنہیں وہ علم کے بغیر گمراہ کرتے تھے، سن لو! برا ہے جو وہ بوجھ اٹھا رہے ہیں۔''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ القَتْلَ۔

(جب بھی دنیا میں) کوئی ناحق قتل ہوتا ہے تو اس کے گناہ کا ایک حصہ آدم کے بیٹے (یعنی قابیل) پر ضرور ہوتا ہے کیونکہ اسی نے قتل کا طریقہ ایجاد کیا۔

بخاری، أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ، بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ ﴿3335﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا﴾ (النساء:85)

''جو کوئی اچھی سفارش کرے گا اس کے لیے اس میں سے ایک حصہ ہوگا اور جو کوئی بری سفارش کرے گا تو اس کے لیے اس میں سے ایک بوجھ ہوگا اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز پر نگہبان ہے۔''

روزہ افطار کروانے والے کے لیے دو اجر:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا۔

جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا روزہ دار کو اور روزہ دار ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی

ترمذی: أَبْوَابُ الصَّوْمِ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا: 807

نبی علیہ السلام پر بیماری وغیرہ کی صورت میں:

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ، وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، وَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قُلْتُ: إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ: أَجَلْ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ، كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ بہت تیز بخار میں تھے، میں نے عرض کیا آپ کو بہت تیز بخار ہے، پھر میں نے عرض کیا شاید اس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوہرا اجر ملے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، کسی مسلمان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو یوں جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

بخاری، المَرْضَى، بَابُ شِدَّةِ المَرَضِ: 5647

قاضی کے لیے جب وہ درست فیصلہ کرے:

ابوقیس عمرو بن عاص کے آزاد کردہ غلام حضرت عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ:

إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ .

جب حاکم کسی بات کا فیصلہ کرے اور اس میں اجتہاد سے کام لے اور صحیح ہو تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر حکم دے اور اس اجتہاد سے کام لے اور غلط ہو تو اس کو ایک ثواب ملے گا

بخاری ، الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ، بَابُ أَجْرِ الحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ : 7352

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رازداری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ﴾ (الطارق:9)

''جس دن چھپی ہوئی باتوں کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔''

تمہیدی کلمات:

کسی بھی بات کو اس کے صحیح وقت تک مؤخر کر دینا' عقل و دانست کے قریب تر ہے' اور اسی کو رازداری کہتے ہیں کہ بات کو اس کے مناسب وقت اور صاحب سر کی اجازت کے وقت ہی کیا جائے ورنہ اس راز کو راز ہی رہنے دینا چاہئے ۔آج ہم اسی رازداری کے متعلق بات کریں گے کہ اسلام اس کے متعلق ہماری راہنمائی کیا کرتا ہے۔

راز کیا ہے۔؟

اہل لغت کہتے ہیں کہ:

و السِّرّ ما يُسرّه المرءُ فی نفسه من الأمور التی عزم عليها

''راز وہ چیز ہوتی ہے جسے انسان اپنے دل میں چھپائے رکھتا ہے اور اسکے کرنے کے لیے پرعزم رہتا ہے۔''

اس کی جمع سرائر آتی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ﴾ (الطارق:9)

''جس دن چھپی ہوئی باتوں کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔''

﴿وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى﴾ (طه:7)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر آپ اونچی آواز سے بات کریں تو وہ پوشیدہ اور اس سے بھی پوشیدہ کو جانتا ہے۔''

﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (الفرقان:4.6)

''اور ان لوگوں نے کہا جنہوں نے کفر کیا، یہ نہیں ہے مگر ایک جھوٹ، جو اس نے گھڑ لیا اور کچھ دوسرے لوگوں نے اس پر اس کی مدد کی، سو بلاشبہ وہ ایک ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں، اور انہوں نے کہا یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو اس نے لکھوالی ہیں، تو وہ پہلے اور پچھلے پہر اس پر پڑی جاتی ہیں۔ تو آپ فرما دیں اسے اس نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین میں سب پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ بے شک وہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

کچھ لوگ اپنی مشرکانہ سوچ کی بنا پر یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں شہباز کرے پرواز جان راز دلاں دے تو یہ قول اللہ کے ساتھ شرک کی آواز ہے۔

﴿سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ﴾ (الرعد:10)

''برابر ہے تم میں جو بات چھپا کر کرے اور جو اسے بلند آواز سے کرے اور وہ جو رات کو چھپا ہوا ہے اور دن کو ظاہر پھرنے والا ہے۔''

ان کے سامنے کسی کا راز افشا نہ کرنا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ نصیحت فرمائی:

يا بنى ، إن أمير المؤمنين يدنيك -يعنى عمر بن الخطاب رضى اللّه عنه -فاحفظ عنى ثلاثًا: لا تفشينَّ له سرًّا ، ولا تغتابنَّ عنده أحدًا ، ولا يطَّلعنَّ منك على كذبة

''اے میرے لخت جگر! امیرالمومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تجھے اپنے قریب بٹھاتے ہیں میری تین باتیں یاد رکھنا: ان کے سامنے کسی کا راز افشا نہ کرنا، ان کے پاس کسی کی غیبت نہ کرنا اور نہ ہی انہیں تیرے متعلق کسی جھوٹ کی خبر ہو (یعنی جھوٹ نہیں بولنا)۔

سير أعلام النبلاء (3/346).

ابوزرع کی بیوی اپنے خاوند ابوزرع، اس کی والدہ، اس کے بیٹے، اس کی بیٹی اور آخر میں اس کی لونڈی کی خوبی بیان کرتی ہے:

فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ ، لاَ تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا ، وَلاَ تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا ، وَلاَ تَمْلأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا

ابوزرع کی لونڈی کا بھی کیا کمال بیان کروں کہ گھر کی بات وہ کبھی باہر جا کر نہیں کہتی تھی کھانے کی چیز میں بغیر اجازت کے خرچ نہیں کرتی تھی اور گھر میں کوڑا کرکٹ جمع نہیں ہونے دیتی تھی بلکہ گھر صاف ستھرا رکھتی تھی

بخاری:5189 ومسلم:2448

رازافشا کر دینا کمزروں کی علامت

امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إذاعة السرِّ من قلة الصبر ، وضيق الصدر ، وتوصف به

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضعفة الرجال، والصبيان، والنساء

''راز افشا کر دینا قلت صبر اور سینے کی تنگی کی علامت ہے اور یہ عادت کمزور مردوں، بچوں اور عورتوں میں پائی جاتی ہے۔''

کیا یہ امانت ہے۔؟

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الحَدِيثَ ثُمَّ التَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ

''جب کوئی آدمی بات کر کے چلا جائے تو وہ تمہارے پاس امانت ہے''

ترمذی، البر والصلة، باب ما جاء أن المجالس أمانة 1959 حسن

دوسروں کے راز مت ڈھونڈو ورنہ

حضرت ابن عمرt فرماتے ہیں کہ:

صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ، لَا تُؤْذُوا المُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ المُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے فرمایا اے لوگوں کے وہ گروہ جو صرف زبانوں سے اسلام لائے ہیں اور ایمان ان کے دلوں میں نہیں پہنچا، مسلمان کو اذیت نہ دو انہیں عار نہ دلاؤ اور ان میں عیوب مت تلاش کرو۔ کیونکہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عیب گیری کرتا اور جس کی عیب گیری اللہ تعالیٰ کرنے لگے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ ذلیل ہو جائے گا۔ اگر چہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔

پھر راوی کہتے ہیں کہ ایک دن ابن عمر نے بیت اللہ یا فرمایا کعبہ پر نظر ڈالی اور فرمایا:

مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ ، وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللَّهِ مِنْكِ

تم کتنے عظیم ہو۔ تمہاری حرمت بھی کتنی عظیم ہے۔ لیکن مومن کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری عزت سے بھی زیادہ ہے۔

ترمذی ، أبواب البر والصلة باب ما جاء فی تعظیم المؤمن2032حسن صحیح

عیب چھپانے کا صلہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَسْتُرُ اللهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا ، إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اللہ تعالیٰ دنیا میں جس بندے کے عیب چھپاتا ہے قیامت کے دن بھی اللہ اس کے عیب چھپائے گا قیامت کے دن بھی اللہ اس کے عیب چھپائے گا۔

مسلم ، البر والصلة والآداب ، باب بشارة من ستر الله تعالى عيبه فى الدنيا ، بأن يستر عليه فى الآخرة (2590) ، ابن ماجه:2546

لوگوں میں سب سے برا آدمی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، الرَّجُلَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ ، وَتُفْضِي إِلَيْهِ ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا

لوگوں میں سب سے برا اللہ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے قیامت کے دن وہ آدمی ہوگا جو اپنی عورت کے پاس جائے اور اس سے جماع کرے پھر اس عورت کے راز کو پھیلاتا ہے۔

مسلم، النكاح، باب تحريم إفشاء سر المرأة (1437)، ابوداود:4870

رسول اللہ ﷺ کے راز کو کسی سے بیان نہ کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ ، قَالَ: فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ، فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةٍ ، فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي ، فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ، قَالَتْ: مَا حَاجَتُهُ؟ قُلْتُ: إِنَّهَا سِرٌّ ، قَالَتْ: لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَالَ أَنَسٌ: وَاللهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لئے بھیجا پس میں اپنی والدہ کے پاس دیر سے گیا جب میں ان کے پاس پہنچا تو اس نے کہا تجھے کس چیز نے روکے رکھا میں نے کہا مجھے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کسی کام کے لئے بھیج دیا تھا انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا کام تھا میں نے کہا وہ راز کی بات ہے انہوں نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو کسی سے بھی بیان نہ کرنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم اگر میں وہ بات کسی سے بیان کرتا تو اے ثابت تجھ سے بیان کر دیتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم، فضائل الصحابة رضی الله تعالی عنهم، باب من فضائل أنس بن مالك رضی الله عنه (2482)

میں حضور اکرم ﷺ کا راز فاش نہیں کرنا چاہتا تھا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میرے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے فرمایا جب حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیوہ ہو گئیں اور ان کے شوہر خنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حذافہ سہمی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور شریک بدر تھے مدینہ میں انتقال کر گئے تو میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ اگر تم کہو تو میں ان کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں غور کر کے جواب دوں گا میں کئی دن ٹھہرا رہا پھر جب ملا تو کہنے لگا کہ مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابھی میں دوسرا نکاح نہ کروں پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں تو میں حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں وہ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہیں دیا مجھ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس طرز سے اس سے بھی زیادہ رنج ہوا جتنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انکار سے ہوا تھا میں کئی راتیں خاموش رہا کہ اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیغام بھیجا میں نے فوراً ان کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے کہنے لگے کہ:

لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ، إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا

شاید تم کو میرا جواب نہ دینا ناگوار ہوا ہوگا۔ میں نے کہا بے شک مجھے رنج ہوا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بات یہ ہے کہ میں نے تم کو اس وجہ سے جواب نہ دیا تھا کہ آنحضرت نے مجھ سے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر کیا تھا اور مشورہ کیا تھا کہ میں ان سے نکاح کرلوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ہاں اگر آپ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کا ارادہ ترک کر دیتے تو اس سے میں نکاح کر لیتا۔

بخاری، المغازی: 4005

رازدان رسول ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

قَدِمْتُ الشَّأْمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا ، فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ ، فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو الدَّرْدَاءِ ، فَقُلْتُ: إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا ، فَيَسَّرَكَ لِي ، قَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ ، قَالَ: أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالوِسَادِ ، وَالمِطْهَرَةِ ، وَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، يَعْنِي عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لاَ يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللَّهِ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى؟ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ

میں ملک شام میں گیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھی پھر میں نے یہ دعا کی اے اللہ مجھ کو کوئی نیک بخت ہمنشین عطا فرما پھر میں ایک جماعت میں پہنچا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا اچانک ایک بوڑھا آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا میں نے لوگوں سے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا ابودرداء ہیں میں نے ان سے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھ کو ایک صالح ہم نشین عطا فرمائے چنانچہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا ابودرداء نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا کوفہ کا رہنے والا ہوں انہوں نے کہا کیا تم میں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں وتکیہ اور وضوء کا برتن اپنے پاس رکھتے تھے کیا تم میں وہ شخص نہیں جس کو اللہ نے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہے اور کیا تم میں وہ شخص نہیں جو رسول اللہ کے راز کو جاننے والا ہے جن کا اس کے سوا کوئی دوسرا واقف نہیں (یعنی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (میں نے کہا ہاں! ہیں) پھر انہوں نے کہا بتاؤ عبداللہ بن مسعود (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى) کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں نے ان کو پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اسی طرح یہ سورت پڑھائی ہے اسی طرح اپنے منہ سے میرے منہ میں ڈالا ہے۔

بخاری، المناقب باب مناقب عمار وحذيفة رضى الله عنهما3742

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے

ابوداود، الأدب باب فی المشورة 5128، ترمذی:2822صحیح

اے خواتین کی جماعت! راز افشاں نہ کرو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صُفُوفِنَا فِي الصَّلَاةِ، صَلَاةِ الظُّهْرِ، أَوِ الْعَصْرِ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، ثُمَّ تَأَخَّرَ فَتَأَخَّرَ النَّاسُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ لَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: شَيْئًا صَنَعْتَهُ فِي الصَّلَاةِ لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ بِمَا فِيهَا مِنَ الزَّهْرَةِ وَالنَّضْرَةِ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ لِآتِيَكُمْ بِهِ، فَحِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَلَوْ أَتَيْتُكُمْ بِهِ لَأَكَلَ مِنْهُ مَنْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، لَا يُنْقِصُونَهُ شَيْئًا، ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَلَمَّا وَجَدْتُ سَفْعَهَا تَأَخَّرْتُ عَنْهَا، وَأَكْثَرُ مَنْ رَأَيْتُ فِيهَا النِّسَاءُ اللَّاتِي إِنْ اؤْتُمِنَّ أَفْشَيْنَ، وَإِنْ يُسْأَلْنَ بَخِلْنَ، وَإِنْ يَسْأَلْنَ أَلْحَفْنَ قَالَ حُسَيْنٌ: وَإِنْ أُعْطِينَ لَمْ يَشْكُرْنَ

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ ظہر یا عصر کی نماز میں صف بستہ کھڑے تھے اور محسوس ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں پھر وہ پیچھے ہٹنے لگے تو لوگ بھی پیچھے ہٹنے لگے نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابی بن کعب نے عرض کیا آج تو آپ نے ایسے کیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے جنت کو اپنی تمام تر رونقوں کے ساتھ پیش کیا گیا میں نے انگوروں کا ایک گچھا توڑنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہا تا کہ تمہیں دیدوں لیکن پھر کوئی چیز درمیان میں حائل ہوگئی اگر وہ میں تمہارے پاس لے آتا اور سارے آسمان وزمین والے اسے کھاتے تب بھی اس میں کوئی کمی نہ ہوتی پھر میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا جب میں نے اس کی بھڑک کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹ گیا اور میں نے اس میں اکثریت عورتوں کی دیکھی ہے جنہیں اگر کوئی راز بتایا جائے تو اسے افشاء کر دیتی ہیں کچھ مانگا جائے تو بخل سے کام لیتی ہیں خود کسی سے مانگیں تو اصرار کرتی ہیں مل جائے شکر نہیں کرتیں۔

مسند احمد:14800 والضياء فی المختارة (3/395)، وقال: إسناده حسن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سال کا گیارواں مہینہ

ذی القعدہ

''اسلامی سال گیارہواں مہینہ ماہ ذی القعدہ ہے یہ دولفظوں سے مرکب ہے ذو (اہل، والا، صاحب، مالک) اور قعدہ (بیٹھنا، سجدوں کے بعد تشہد میں بیٹھنا، سواری) حرمت والا مہینہ ہونے کی وجہ سے اکثر اہل عرب میں تجارت، اسفار وغیرہ سے بیٹھ جاتے تھے اس لیے اس مہینے کا نام ذی قعدہ رکھا گیا ہے۔ تفسیر ابن کثیر ۳/ ۲۸۵۔

شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کو حج کے مہینے بھی کیا جاتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہ ذی القعدہ کے خطبات

① اللہ کی محبت مگر کس سے.....؟

② جنت کی ضمانت پانے والے

③ سیرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام

④ سیرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام

⑤ قربانی کے مسائل

⑥ حج کی اہمیت وفضیلت اور احکام ومسائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی محبت مگر کس سے.....؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [آل عمران: ۳۱]

''کہہ دیجیے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

تمہیدی کلمات

اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ محبت کرتا ہے، صرف یہ نہیں کہ وہ محبت کرتا ہے بلکہ اپنی محبت کا اظہار بھی کرتا ہے۔ وہ شخص کیسا خوش نصیب ہے کہ جس سے اس کا خالق محبت کرے اور اس سے محبت کا چرچا آسمانوں میں بھی ہو اور زمین میں بھی یہ خوش بختی کی انتہا ہے۔ اللہ سے محبت کا دعویٰ تو بہت سے کرتے ہوں گے ممکن ہے وہ اپنے دعویٰ میں سچے نہ ہوں۔ مگر جس سے اللہ محبت کرتا ہے ہر چیز اس کا احترام بھی کرتی ہے اور محبت بھی کرتی ہے۔ آیے دیکھتے ہیں کہ اللہ اپنی محبت کا اظہار کس طرح کرتا ہے۔

جب اللہ کسی سے محبت فرماتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِيْ جِبْرِيْلُ فِيْ أَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأَرْضِ))

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے پیار (محبت) کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے پیار کرتا ہے تم بھی اس سے پیار کرو، چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے پیار کرنے لگتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام تمام اہل آسمان کو پکار دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے پیار کرتا ہے تم سب لوگ اس سے پیار کرو، چنانچہ تمام آسمان والے اس سے پیار کرنے لگتے ہیں، اور پھر روئے زمین میں بھی اسے مقبول بنا دیا جاتا ہے۔''

صحیح بخاری، بدء الخلق، باب ذکر الملائکة (۳۲۰۹)(۷٤۸۵)ومسلم(۲٦۳۷)

اظہار محبت کا ایک اور انداز

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی، گھروں کو لوٹنے والے گھروں کو لوٹ گئے، جنہوں نے پیچھے (مسجد میں) رہنا تھا وہ رہ گئے۔ کچھ دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیز قدموں کے ساتھ آئے اور آپ کا سانس پھولا ہوا تھا اور آپ کے گھٹنوں سے کپڑا اٹھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ابشروا هذاربكم قدفتح بابا من ابواب السماء يباهي بكم الملائكة يقول:انظروا الىٰ عبادي قدقضوافريضة وهم ينتظرون اخرىٰ))

''خوش ہو جاؤ، یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا اور فرشتوں کے سامنے تمہاری وجہ سے فخر کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے: میرے بندوں کو دیکھو جو ایک فرض (نماز) ادا کر کے دوسرے فرض کا انتظار کر رہے ہیں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ابن ماجہ، المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد وانتظار الصلاۃ، صحیح

اللہ تعالیٰ کی محبت صرف دعویٰ سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے محنت کرنا پڑتی ہے ،ایسے اعمال بجالانا ہوتے ہیں جن کی وجہ سے بندہ اپنے خالق و مالک کی محبت حاصل کرسکتا ہے ۔آیئے ان اعمال کا تذکرہ کرتے ہیں جن کی وجہ سے بندہ اللہ کا محبوب بن سکتا ہے۔

احسان کرنے والوں سے محبت:

﴿وَأَحْسِنُوٓاْ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ البقرۃ:(۱۹۵)

''اورتم احسان کرو بے شک اللہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

احسان کا معنی حدیث مبارک میں کچھ اس طرح ہے

حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا اسلام کے متعلق پھر ایمان کے متعلق اور پھر احسان کے متعلق، رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا:

((اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ))

''تو اللہ کی عبادت اس طرح کر جیسے تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے، اگر یہ نہ ہو سکے تو اتنا خیال رکھ کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔''

بخاری، الایمان، باب سؤال جبریل النبی ﷺ عن الایمان ---(۵۰)

یعنی ہر نیکی اور عبادت والے عمل کو اچھے انداز میں کرنے کو احسان کہا جاتا ہے ۔جب تک عبادت میں احسان ہے تب تک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی طرف پوری توجہ کرتا ہے لیکن جب احسان، یا خشوع وخضوع عبادت ونماز سے نکل جاتا ہے یا کم ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اپنی توجہ پھیر لیتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔مسند احمد میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَزَالُ اللّٰہُ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ مَالَمْ یَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْھَہُ إِنْصَرَفَ عَنْہُ))

''اللہ تعالیٰ مسلسل بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ ادھر ادھر نہیں دیکھتا ہے ،جب یہ اپنے چہرے کو پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اعراض کر لیتا ہے۔'' مسند احمد:(۲۱۵۰۸)صحیح لغیرہ

جب عبادت میں احسان نہیں رہتا تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی توجہ بندے سے ہٹا لیتا ہے ۔یہ عبادت اور نماز چند کلمات یا الفاظ کی ادائیگی نہیں حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونا ہے ۔لہذا نماز میں احسان ہونا چاہیے یعنی نماز کا ہر ہر رکن اچھے انداز میں ادا کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَحَدَکُمْ إِذَا صَلَّی یُنَاجِی رَبَّہُ))

''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تب اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔'' بخاری:(۴۰۵)

رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں اللہ کی محبت

رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے کامل نمونہ ہے،آپ کی ہر بات قابل حجت اور ہر عمل واجب الاطاعت ہے۔اور آپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔آپ کی اطاعت اور اتباع اللہ کی محبت کا سبب ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾ [آل عمران: ۳۱، ۳۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کہہ دیجیے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

ہماری زندگیاں اتباع واطاعت سے تو خالی ہیں ہاں البتہ کچھ خالی خولی نعرے ہماری زبانوں پر جاری ہیں۔ غلام ہیں غلام ہیں رسول کے غلام ہیں، غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے۔ یہ نعرے کامیابی وکامرانی کی سند نہیں ہیں۔ کامیابی تبھی ممکن ہے، اللہ کی محبت کا حصول تبھی ممکن ہے جب سیدالانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور پیروی کی جائے گی۔ اللہ ہمیں آپ کی اتباع وپیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دنیا سے بے رغبتی اللہ کی محبت کا سبب

ذرا غور فرمائیں کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے، اور ہم اپنی زندگی کن کاموں میں لگا رہے ہیں، محنت کوشش کس مقصد کے ہونی چاہیے تھی اور ہم کیا کر رہے ہیں۔ اب ہماری زندگی کا مقصد، محنت، تگ ودو صرف مال اور دنیا کے لیے رہ گئی ہے جبکہ حقیقی مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کا حصول ہے۔

«أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ».

''ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ!''

«دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَ أَحَبَّنِيَ النَّاسُ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا فِيْ أَيْدِ النَّاسِ يُحِبُّكَ».

''میری ایسے عمل کی طرف راہنمائی کیجیے کہ اگر میں اسے انجام دوں تو اللہ اور لوگ مجھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے محبت کرنے والے بن جائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی کر (تو) تجھے اللہ پسند فرمائے گا، اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے تو اس سے بے رغبت ہو جا تو لوگ تجھے چاہنے لگیں گے۔'' صحيح سنن ابن ماجة (٣٣١)

حیا اور پردہ پوشی سے اللہ محبت رکھتا ہے

حیاء اللہ کو پسند ہے، بے حیائی پسند نہیں ہے، ستر کو ڈھانپنا اللہ کو پسند ہے بے حیائی اور فحاشی وعریانی اللہ کو پسند نہیں ہے، بیہودہ گفتگو کرنا، بے حیائی والا لباس پہننا چاہے وہ مرد ہو یا عورت دونوں کا لباس جب ساتر نہ ہو، ان کے جسم کی حفاظت کا سامان نہ کرتا ہو تو ایسا لباس اللہ کو پسند نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسِّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ»

''بے شک اللہ تعالیٰ ستیر (بہت پردہ ڈالنے والا) اور حیادار ہے، وہ حیا اور پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے، پس جب تم میں سے کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا چاہیے۔''

سنن أبي داوٗد (٣٣٨٧)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ».

''ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں، اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

مسلم، الإيمان، باب بيان عد شعب الإيمان (١٥٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورت اخلاص سے محبت

بخاری کتاب التوحید میں ہے کہ ''حضور ﷺ نے ایک چھوٹا سا لشکر کہیں بھیجا جس وقت وہ پلٹے تو انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے ہم پر جسے سردار بنایا تھا وہ ہر نماز کی قرأت کے خاتمہ پر سورۂ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ﴾ الخ پڑھا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ پوچھنے پر اس نے کہا کہ:

«لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ»

یہ سورت رحمٰن کی صفت ہے' مجھے اس کا پڑھنا بہت ہی پسند ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا اسے خبر دو کہ اللہ بھی اس سے محبت رکھتا ہے۔''

صحیح بخاری، التوحید، باب ما جاء فی دعاء النبی ﷺ امتہ الی توحید اللّٰہ تبارك وتعالیٰ، ۷۳۷۵؛ صحیح مسلم، ۸۱۳۔

بخاری کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ ''ایک انصاری مسجد قبا کے امام تھے ان کی عادت تھی کہ الحمد ختم کر کے پھر اس سورت کو پڑھتے پھر جو سورت پڑھنی ہوتی یا جہاں سے چاہتے قرآن پڑھتے۔ ایک دن مقتدیوں نے کہا کہ آپ اس سورت کو پڑھتے ہیں پھر دوسری سورت ملاتے ہیں یہ کیا؟ یا تو آپ صرف اسی کو پڑھئے یا چھوڑ دیجئے' دوسری سورۂ ہی پڑھا کیجیے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں تو جس طرح کرتا ہوں کرتا رہوں گا' تم چاہو تو مجھے امام رکھو' کہو تو میں تمہاری امامت چھوڑ دوں۔ اب انہیں یہ بات بھاری پڑی' جانتے تھے کہ ان سب میں یہ زیادہ افضل ہیں' ان کی موجودگی میں دوسرے کا نماز پڑھانا بھی انہیں گوارہ نہ ہو سکا۔ ایک دن جب کہ حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو ان لوگوں نے آپ ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے امام صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے فرمایا کہ تم کیوں اپنے ساتھیوں کی بات نہیں مانتے اور ہر رکعت میں اس سورت کو کیوں پڑھتے ہو؟ وہ کہنے لگے: یارسول اللہ! مجھے اس سورت سے محبت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ»

اس کی محبت نے تجھے جنت میں پہنچا دیا۔''

صحیح بخاری، الاذان، باب الجمع بین السورتین فی رکعة..... ۷۷٤؛ ترمذی، ۲۹۰۱

اس سورت کی فضیلت اس لیے ہے کہ اس میں توحید کے دونوں پہلو موجود ہیں اثبات والا بھی اور نفی والا بھی، اثبات اس طرح کہ اللہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے، اور نفی والا اس طرح کہ اس کی اولاد نہیں، وہ خود کسی کی اولاد نہیں، اس کا ہمسر کوئی نہیں ہے۔

اور اس سورت کا سبب یہ بھی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی دو ایسی صفتیں ہیں جو تمام صفات کے ساتھ اور تمام اسماء کے ساتھ آسکتی ہیں۔ پہلی صفت ''احد'' وہ اکیلا ہے۔ اب اس کو دوسرے اسماء کے ساتھ لگائیں تو اس طرح کہہ سکتے ہیں۔

وہ سمیع ہے اور سمیع ہونے میں اکیلا ہے۔ وہ بصیر ہے اور بصیر ہونے میں اکیلا ہے وہ عزیز ہے اور عزیز ہونے میں اکیلا ہے۔ اسی طرح دوسرے اسماء کے ساتھ۔

دوسری صفت، الصمد، صمد اسے کہتے ہیں جو ہر لحاظ سے کامل ہو۔

وہ سمیع ہے تو سمیع ہونے میں کامل ہے اس طرح کہ اگر ساری مخلوقات ایک میدان میں، ایک ہی دفعہ اپنی اپنی ضرورت کا سوال کریں تو سب کی بیک وقت سن بھی سکتا ہے اور ان کی ضرورت بھی پوری کرسکتا ہے۔ وہ بصیر ہے تو بصیر ہونے میں کامل، اس طرح کہ سیاہ رات میں، سیاہ پہاڑ پر چلنے والی سیاہ رنگ کی چیونٹی کو بھی دیکھتا ہے۔ اسی طرح دوسری صفات اور اسماء ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہمیشگی والے عمل سے اللہ کی محبت

ہم لوگوں میں عمل کا ثبات نہیں، تسلسل نہیں، کبھی کسی عمل کو کرلیا اور کبھی چھوڑ دیا، ایسا کرنا اللہ کو پسند نہیں بلکہ وہ عمل جس پر ہمیشگی ہو چاہے وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو وہ عمل اللہ کو پسند ہے اور ایسے لوگوں سے اللہ محبت کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى أَدْوَمُهَا وَ إِنْ قَلَّ» .

''اللہ کی طرف سے محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔''

صحيح مسلم ، صلوة المسافرين ، (٧٨٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .....» .

''کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک چٹائی تھی جسے آپ ﷺ رات کے وقت سمٹا کر بچھا لیتے اور اس پر نماز پڑھتے۔''

«فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ»

''لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔''

«وَ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَثَابُوْا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: يٰٓأَيُّهَا النَّاس عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْعُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَعَلُّوْا وَ إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَ إِنْ قَلَّ» .

''نبی کریم ﷺ دن کے وقت اس چٹائی کو کھول کر بچھا لیتے، لوگوں نے ایک رات نماز کے لیے ہجوم کر دیا جب آپ ﷺ نے یہ دیکھا تو فرمایا: اے لوگو! اتنا عمل کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں تھکتا تم (عمل سے) تھک جاؤ گے۔ اور اللہ کی طرف سب سے زیادہ محبوب عمل وہ ہے جس کو ہمیشہ کیا گیا ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔''

مسلم، صلاة المسافرين و قصرها، فضيلة العمل الدائم (١٨٢٧)

انصاف کرنے والوں سے اللہ کی محبت

وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ

''اور اگر آپ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو انصاف سے کریں بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' [المائدہ: ٤٢]

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

«إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِساً إِمَامٌ عَادِلٌ».

''اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن سب سے زیادہ محبوب اور مجلس کے لحاظ سے سب سے زیادہ قریب عادل امام ہوگا۔''

مسند أحمد، (١١١٧) إسناده حسن

امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

«إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَاللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَ أَهْلِيْهِمْ وَ مَا وَلُوا».

''انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے پاس دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں اور گھر والوں اور جن کے نگران بنے تھے ان میں انصاف کرتے تھے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مسلم، الأمارة، باب فصيلة الأمير العادل و عقوبة الجائر و الحث على الرفق (٤٧٢١)

اللہ کی محبت فرائض اور نوافل کے ذریعے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے گا میں اس کو یہ خبر کیے دیتا ہوں کہ میں اس سے لڑوں گا، اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں کوئی بھی عبادت مجھے اس عبادت سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔

«وَ مَا يَزَالُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ» .

''اور میرا بندہ نفلی عبادت کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں،

«كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ وَ بَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَ يَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَ رِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا» .

''(پھر تو یہ حال ہوتا ہے کہ) میں ہی اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور میں اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔''

وہ اگر مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں، وہ اگر کسی سے میری پناہ چاہتا ہے تو میں اس کو محفوظ رکھتا ہوں، اور مجھے کسی کام میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں تردد نہیں ہوتا جتنا اپنے مسلمان بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے، وہ تو موت کو (بوجہ تکلیف جسمانی کے) برا سمجھتا ہے اور مجھے بھی اس کو تکلیف دینا برا لگتا ہے۔''

بخاری، الرقاق (٦٥٠٢)

یعنی ایسا شخص مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے، کان اس کے برائی سنتے نہیں، آنکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برائی کی طرف اٹھتی نہیں، قدم برائی کی طرف چلتے نہیں۔

میدان جہاد میں صف بندی کرنے والوں سے محبت

''جہاد ایک عظیم عمل ہے اور مجاہدین بڑی عظمت اور شان والے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے۔ اور ان کا تذکرہ قرآن مقدس میں اس انداز میں کرتا ہے۔''

إِنَّ اللَّـهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ الصف:(٤)

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہوں۔''

اللہ تعالیٰ اپنے ان خاص بندوں کی محبت کی وجہ آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَآءِ: عِنْدَ حُضُورِ الصَّلَاةِ وَعِنْدَالصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.))

أبوداود، الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء (٢٥٤٠) والحاكم (٢٥٣٤)

''دو وقت ایسے ہیں جب آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ایک نماز کے وقت کی دعا اور دوسرا جب مجاہد صف میں کھڑا ہو کر دعا کرے۔''

اور جو لوگ اس کی راہ میں صف باندھے لڑتے ہوئے شہید ہو جاتے ہیں تو ان کو اللہ تعالیٰ دیکھ کر مسکراتا ہے ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سب سے افضل کون سا شہید ہے؟

((قَالَ الَّذِينَ إِنْ يُلْقَوْا فِي الصَّفِّ لاَ يَلْفِتُونَ وُجُوهَهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا أُولَئِكَ يَنْطَلِقُونَ فِي الْغُرَفِ الْعُلَى مِنْ الْجَنَّةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ وَإِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ إِلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ .))

مسند أحمد(٥/ ١٨٧)(٢٢٤٧٦)حسن

''آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو دشمن کا مقابلہ کرتے وقت مرجاتے ہیں مگر منہ نہیں پھیرتے۔ یہ لوگ جنت کے بالاخانوں میں محوخرام ہوں گے ان کا پروردگار ان کی ثابت قدمی دیکھ کر ان پر ہنستا ہے اور جب تیرا رب دنیا کے اندر کسی بندے پر ہنس دے تو پھر آخرت میں اس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔''

باہم محبت اللہ کے لیے کرنے والے

قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ))

''میرے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں سے محبت کرنا مجھ پر ضروری ہے۔''

مسند احمد (٥/٣٢٨)و صحيح الجامع (٤٣٢١)

حضرت ابوادریس خولانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا تو دیکھا کہ ایک جوان آدمی جس کے اگلے دانت خوب چمکیلے ہیں اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جب وہ آپس میں کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں تو اس کے حل کے لیے اس سے سوال کرتے ہیں اور اپنی رائے سے رجوع کر کے اس کی رائے کو قبول کر لیتے ہیں چنانچہ میں نے اس نوجوان کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ صحابی (رسول اللہ ﷺ) حضرت معاذ بن جبل ا ہیں جب اگلا دن ہوا تو میں صبح سویرے ہی مسجد میں آ گیا میں نے دیکھا کہ جلدی آنے میں بھی وہ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں اور میں نے انہیں وہاں نماز پڑھتے ہوئے پایا پس میں ان کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا انہیں سلام عرض کیا اور کہا ''اللہ کی قسم میں آپ سے اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے محبت کرتا ہوں۔''

انہوں نے کہا: کیا واقعی؟ میں نے کہا: واقعی اللہ کی قسم!

پس انہوں نے مجھے میری چادر کے کنارے سے پکڑا اور اپنی طرف کھینچتے ہوئے فرمایا: خوش ہو جا کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ))

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری محبت واجب ہوگئی ان کے لیے جو میرے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں میرے لیے ایک دوسرے سے ہم نشینی کرتے ہیں اور میرے لیے ایک دوسرے سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور میرے لیے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔''

مؤطا امام مالك، الجامع، باب: ما جاء في المتحابين في الله، صحيح

حضرت ابو ہریرہ ؓ کے حوالہ سے امام مسلم نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے بھائی کی زیارت کرنے کے لیے گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بٹھا دیا جو اس کا انتظار کرنے لگا جب وہ شخص اس کے پاس سے گزرا تو فرشتے نے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا اس بستی میں میرا بھائی رہتا ہے اس کے پاس جا رہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے تم یہ تکلیف اٹھا رہے ہو اور اس کا بدلہ اتارنے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، صرف اس لیے جا رہا ہوں کہ اس سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں اس پر فرشتے نے کہا:

((فَإِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ))

''میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں (اور یہ بتانے آیا ہوں) کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محبت کرتے ہیں جیسے تو اس (بھائی) سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتا ہے۔''

صحیح مسلم، البر والصلة، باب فضل الحب فی الله (٢٥٦٧)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: سات آدمی جنہیں اللہ عرش کا سایہ عطاء فرمائے گا۔ان میں ایک آدمی یہ ہے:

((وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ))

''اور وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھی اسی بنیاد پر ملے اور اسی پر جدا ہوئے''

بخاری، الزکاة، باب الصدقة بالیمین (١٤٢٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت کی ضمانت پانے والے

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿قَالَ اللّٰهُ هَذَا يَوْمُ يَنفَعُ الصَّادِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِىْ مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَداً رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ عَنْهُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ المائدہ (٦ / ١١٦ تا ١١٩)

''فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ دن ہے (یعنی قیامت کا دن) کہ سچے بندوں کو ان کا سچ کام آئے گا اور ان کے لیے ایسی جنت ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے یہی بہت بڑی کامیابی ہے''۔

تمہیدی کلمات

جب دنیا کا کوئی عہدار، بڑا، صاحبِ سلطنت، صاحبِ جاہ واقتدار کسی فرد کے بارے میں یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کرتا ہے کہ ''میں اس کا ضامن ہوں'' یا ''میں اس کی ضمانت دیتا ہوں'' تو اس صاحب جاہ وحشمت کی بات تسلیم کی جاتی ہے اور قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے... لیکن کیا اگر وہ شخصیت ضمانت دے، جو صاحب صدق ووفا بھی ہو، جسے صادق ومصدوق کہا جاتا ہو، جسے ناطق وحی ہونے کا شرف حاصل ہو، جو سیدُ ولدِ آدم کے عظیم مرتبے پر فائز ہو، جو امام الانبیاء کے لقب سے ملقب ہو، جو انا الحاشر وعاقب کی صفت سے متصف ہو، جو ''رسول الی جمیع الناس'' ہونے کا شرف پا چکا ہو،... جس کے بارے میں عرش بریں کا مالک یہ اعلان کرتا ہو کہ یہ میرے اذن کے بغیر اپنی زبان کو حرکت میں ہی نہیں لاتا... کیا ایسی شخصیت کی ضمانت س کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جائے گا...؟ کیا ایسی ہستی کی ضمانت کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جائے گا...؟ کیا ایسے منصبِ عظیم پر فائز نبی کی ضمانت کو کوئی مقام نہیں دیا جائے گا...؟ غور کیجیے...! سوچیے....! اپنے قلوب واذہان سے فیصلہ لیجئے....! ہاں کیوں نہیں...! انہی کی تو اطاعت باعث نجات ہے۔ انہی کی تو اتباع میں فوز وفلاح کا راز مضمر ہے۔ ہاں انہی کی بات سنی جائے گی۔ ہاں انہی سے تو کہا جائے گا سل تعطہ سل تعطہ.....آج ہم وہ اعمال ذکر کریں گے جن کو بروئے کار لانے پر رسول الثقلین نے جنت کی ضمانت دی ہے۔

زبان کی حفاظت پر جنت کی ضمانت

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَابَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ))

''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے (زبان اور شرم گاہ) تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

بخاری، الرقاق، باب حفظ اللسان (٦٤٧٤)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں

((مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّمَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّمَابَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ))

''جسے اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے شر سے بچا لیا جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور اس چیز کے شر سے جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی زبان اور شرم گاہ) وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

ترمذی، الزهد، باب ماجاء فی حفظ اللسان (٢٤٠٩)، صحیح الجامع الصغیر (٦٥٩٣)، الصحیحة (٥١٠)

زبان سے نکلی ہوئی ہر چیز محفوظ ہوتی ہے اس لیے پہلے تولو پھر بولو، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ سورہ ق (۱۸/۵۰)

''(انسان) منہ سے کوئی لفظ نہیں نکال پاتا مگر اس کے پاس نگہبان (فرشتہ) تیار ہے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ))

''بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ایک بات زبان سے ادا کرتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا ہے مگر اسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ درجات بلند کر دیتا ہے اور ایک دوسرا بندہ ایسا کلمہ منہ سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا ہے لیکن اسی کی وجہ سے وہ جہنم کے اندر چلا جاتا ہے''۔

بخاری، الرقاق، باب حفظ اللسان (٦٤٤٨)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان کی منت وسماجت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرنا، بلاشبہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو درست رہے گی تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی سیدھے راستے سے ہٹ جائیں گے''۔

ترمذی، الزهد، باب ماجاء فی حفظ اللسان (٢٤٠٧)، مسند احمد (٣/ ٩٥-٩٦)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے دور کردے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا))

''اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھ''

میں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا زبان کی وجہ سے بھی پکڑ ہوگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے اے معاذ!

((وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْعَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ))

'لوگوں کو آتش جہنم میں ان کے چہروں کے بل ان کی زبانوں کی کٹائی ہی گرائے گی''۔

ترمذی، الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلاة (٢٦١٦)، صحیح الجامع الصغیر (٣/ ٢٩)، ابن ماجه (٢٩٧٣) حدیث حسن صحیح

تین جنت کی ضمانت پانے والے

جھگڑا اور جھوٹ چھوڑنے والے اور اچھا اخلاق اپنانے والے کو بھی رسول اللہ ﷺ نے جنت کی ضمانت دی ہے جیسا کہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا))

''میں ضمانت دیتا ہوں جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اسے جنت کے گرد و نواح میں گھر ملے گا''۔

((وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا))

''اور میں (ضمانت دیتا ہوں) جو مذاق کرتے وقت بھی جھوٹ کو چھوڑ دے اس کو جنت کے وسط میں گھر ملے گا''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((وَبِبَيْتٍ فِي اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ))

''اور (میں ضمانت دیتا ہوں) جس شخص کا اخلاق اچھا ہو اسے جنت کے اوپر والے حصے میں گھر ملے گا''۔

ابوداؤد، الادب، باب فی حسن الخلق (٤٨٠٠)، صحیح الترغیب والترھیب (١٣٩)

اس حدیث میں تین چیزوں کے بدلے میں ضمانت دی گئی ہے

(1) ہر حال میں مسلمان سے جھگڑا نہ کرنا

(2) مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولنا

(3) اپنا اخلاق اچھا بنانا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِي وَسَطِهَا))

''سچا ہونے کے باوجود جس نے جھگڑا چھوڑ دیا اس کو جنت کے وسط میں گھر ملے گا''۔

ابوداؤد، الادب، باب فی حسن الخلق (٤٨٠٠)، ترمذی (١٩٩٣)، ابن ماجہ (٥١)، جامع الاصول (١١/ ٧٣٤) اسنادہ حسن

''مراء'' سے مراد ایسا جھگڑا جو کسی سے بغیر مقصد اور ضرورت کے کیا جائے اس سے مقصود صرف اسے نیچا دکھانا، ذلیل کرنا اور اس پر اپنی برتری ثابت کرنا ہو، گویا خواہ مخواہ جھگڑا کرنا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ اَلْاَلَدُّ الْخَصِمُ))

''سب سے زیادہ ناپسندیدہ آدمی اللہ کے ہاں وہ ہے جو ہٹ دھرم، سخت جھگڑالو ہے''۔

بخاری، التفسیر، باب، الدالخصم وھو الدائم . . . (٧١٨٨)، (٢٩٧٦)، ابن حبان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٥٦٩٠)، مسلم (٢٦٦٦٨)، تحفة الاشراف(١١/ ٤٥٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَفَى بِكَ اِثْمًا اَنْ لَّا تَزَالَ مُخَاصِمًا))

''تجھے اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑا کرتا رہے''۔

ترمذی، البر والصله ، باب ماجاء فی المراء(١٩٩٤)

اسلام باہمی خانہ جنگی، جنگ وجدال، خون خرابے کو انتہائی بری نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کی جگہ اخوت و ہمدردی، اتحاد واتفاق اور محبت و بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔

آج جب کفر، یہود و ہنود مسلمانوں کے مقابل متحد ہو چکے ہیں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنی تمام تر فکری نظریاتی، علمی و عسکری صلاحیتوں کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرنے کی بجائے کفر کے خلاف خرچ کریں اور اس عالم بالا میں محبت ومودت کا درس دیں اور اسلام کا پرچار کریں۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهُ ثُمَّ وَيْلٌ لَّهُ))

''اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو جھوٹی باتیں کرتا ہے تاکہ لوگوں کو ہنسائے اس کے لیے ہلاکت ہے پھر اس کے لیے ہلاکت ہے''۔

سنن ابی داؤد، الادب، باب التشديد فی الكذب(٤٩٩٠)، ترمذی (٢٣١٥)واحمد(٥/ ٢)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے البتہ جھوٹ بولے بغیر لوگوں کی خوش طبعی کا سامان فراہم کرنا جائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ کو عام حالت میں بھی بولنا رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ جہنم کا راستہ دکھاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَاِیّـاکُـمْ وَالْـکَـذِبَ فَـاِنَّ الْـکَـذِبَ یَھْـدِی اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَایَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَاللّٰہِ کَذَّابًا))

''جھوٹ سے بچو اس لیے کہ جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور برائیاں انسان کو جہنم تک لے جاتی ہیں اور انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ تلاش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے''۔

مسلم، البر والصلة، باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله (٢٦٠٧)(٦٦٣٧) بخاری(٦٠٩٤)

اگر ضمانت رسول ﷺ چاہیے تو اپنا اخلاق اچھا رکھو یعنی اپنی عادات حسنہ پیدا کرو اور عادات رذیلہ دور کرو، اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی جناب محمد ﷺ کو مکارم اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر فائز فرمایا تھا، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾

''بلاشبہ آپ ﷺ خلق عظیم کے مالک ہیں''۔ نوح (٦٨/ ٤)

کسی نے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

((كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن))

''کہ آپ ﷺ کا اخلاق قرآن ہے''۔

مسند احمد(٦ / ٩١)(٢٤٦٤٥)وشعب الايمان(١/ ٢٠٦) صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَاكُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَاوَخَالِقِ النَّاسِ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))

''(اے ابوذر رضی اللہ عنہ!) تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتا رہ اور اگر خطا ہو جائے تو فوراً نیکی کر وہ اس کو ختم کر دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ مل''۔

ترمذی، (۱۹۷۸) وقال حدیث حسن صحیح

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے (یمن کی طرف) روانہ کرتے وقت آخری وصیت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی وہ یہ تھی،

((اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ يَامَعَاذُبْنُ جَبَلٍ))

''اے معاذ! لوگوں کے لیے اپنا اخلاق اچھا رکھنا''۔

الموطا (۲/ ۹۰۲) جامع الاصول (٤١٤) حدیث حسن بشواهده

ایک آدمی نے شیخ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو نصیحت کی کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تو کسی کے ساتھ ایذا رسانی نہ کرے تو تو

((اِجْعَلْ كَبِيْرَالْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَكَ اَبًا))

''مسلمانوں کے بڑوں کو اپنے باپ کے مقام میں رکھ''

((وَصَغِيْرَهُمْ اِبْنًا))

''اور چھوٹوں کو اپنے بیٹے کے مقام پر رکھ''۔

جامع العلوم والحکم (۲۹٤)

یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اِنْ لَّمْ تَنْفَعْهُ فَلَاتُضُرَّهُ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر تو کسی کو نفع نہیں دے سکتا تو تکلیف بھی مت دو''۔

((وَاِنْ لَّمْ تَفْرَحْهُ فَلَا تَغُمَّهُ))

''اگر تو کسی کو خوشی نہیں دے سکتا تو غم بھی نہ دے''۔

((وَاِنْ لَّمْ تَمْدَحْهُ فَلَا تَذُمَّهُ))

''اگر تو کسی کی تعریف نہیں کر سکتا تو اسکی مذمت بھی بیان نہ کر''۔

جامع العلوم والحکم(۲۹٤)

میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ الْجَنَّةَ))

''مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں''

(۱) اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ — جب بات کرو سچ بولو

(۲) وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ — وعدہ کرو تو پورا کرو

(۳) وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ — امانت کو لٹاؤ جب امانت رکھی جائے

(٤) وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ — شرم گاہوں کی حفاظت کرو

(٥) وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ — نگاہیں نیچی رکھو

(٦) وَکُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ — تکلیف دینے سے ہاتھوں کو روکے رکھو۔

مسند احمد(٥/ ۳۲۳)وابن حبان (۲۷۱)والحاکم فی المستدرك(٤/ ۳٥۹)وقال هذاحدیث صحیح الاسنادولم یخرجاه

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر تیرے پاس چار چیزیں ہوں تو تو نے کچھ نہیں کھویا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱)حِفْظُ اَمَانَةٍ — امانت کی حفاظت

(۲)وَصِدْقُ حَدِيْثٍ — سچی بات

(۳)وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ — اچھی عادات

(٤)وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ — پاکیزہ کھانا

مسند احمد(۲/ ۱۷۷)، الترغیب(۳/ ۵۸۹)، والحاکم فی المستدرك(٤/ ۳۱٤)وقال احمدشاکر اسناده صحیح(۱۰/ ٦٦٥۲)

سوال نہ کرنے والوں کو جنت کی گرنٹی

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يَتَقَبَّلُ لِي بِوَاحِدَةٍ اَتَقَبَّلُ لَهُ الْجَنَّةَ))

''جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ضمانت دیتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَاتَسْاَلِ النَّاسَ شَيْئًا))

''لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا''۔

راوی (عبدالرحمٰن بن معاویہ) بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ثوبان رضی اللہ عنہ کی حالت یہ ہوگئی تھی کہ اگر اونٹ پر ہوتے اور ان کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی کو پکڑانے کو نہ کہتے کہ خود سواری سے نیچے اتر کر اپنا کوڑا اٹھا لیتے تھے۔

ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يَكْفُلُ لِي اَنْ لَّايَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاَتَكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ :اَنَا فَكَانَ لَايَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جوشخص مجھے اس بات کی ضمانت دے دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا تو میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں (ضمانت دیتا ہوں) چنانچہ پھر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کسی بھی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے''۔

سنن ابی داؤد، الزکاۃ، باب کراھیۃ المسالۃ (۱۶۴۳) والنسائی (۵/ ۹۶) واحمد (۲۱۹۱۷) شیخ الالبانیؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔ ھدایۃ الرواۃ (۲/ ۲۷۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ))

''جو لوگوں سے زیادہ مال کرنے کے لیے سوال کرتا ہے گویا کہ وہ آگ کا انگارہ طلب کرتا ہے وہ چاہے تو انگارے کم کرلے یا چاہے تو زیادہ کرلے''۔

مسلم، الزکاۃ، باب کراھیۃ المسألۃ للناس (۱۰۴۱)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بلاشبہ سوال خراشیں ہیں جس کے ذریعے انسان اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے پس جو چاہے اسے اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے الا کہ انسان حاکم سے سوال کرے یا کسی ایسے معاملے میں سوال کرے جس میں سوال کرنے کے بغیر چارہ نہ ہو''۔

ترمذی، الزکاۃ، باب ماجاء فی النھی عن المسألۃ (۲۸۱) وابن حبان (۳۳۸۸) وابوداؤ (۱۶۳۹) وصحیح الترغیب (۷۹۲) حدیث صحیح

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((وَلَا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ الْمَسْأَلَةِ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ))

''جو کوئی بندہ سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو ضرور اللہ اس پر فقر و فاقے کا دروازہ کھول دیتے ہیں''۔

ابو یعلیٰ (٨٤٩) واحمد (١/ ١٩٣) وصحیح الترغیب (٨١٤)

تم مجھے ضمانت دو میں تمہیں دیتا ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت سے فرمایا:

((اُكْفُلُوْا لِي بِسِتٍّ اَكْفُلْ لَكُمُ الْجَنَّةَ))

''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں''

میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سی چیزیں ہیں۔۔؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(١) اَلصَّلَاةُ	نماز کی ادائیگی
(٢) وَالزَّكَاةُ	زکواۃ ادا کرنا
(٣) وَالْاَمَانَةُ	امانت کی پاسداری کرنا
(٤) وَالْفَرْجُ	شرم گاہ کی حفاظت کرنا
(٥) وَالبَطْنُ	پیٹ
(٦) وَاللِّسَانُ	اور زبان

المعجم الاوسط للطبرانی (٥/ ٤٨٦) (٤٩٢٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ سأَصْنَاماً آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلالٍ مُّبِينٍ ، وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ﴾(الانعام:٦/٧٤)

''اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو؟ میں دیکھتا ہوں کہ تم اور تمہاری قوم صریح گمراہی میں ہو۔''

تمہیدی کلمات:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے مختلف مقامات پر اولوالعزم انبیاء میں ذکر کیا ہے' ابراہیم علیہ السلام ہی کے دوسرے بیٹے اسحاق کے بیٹے یعقوب کی تمام نسل بنی اسرائیل کہلائی۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ آج کے خطبہ میں ہم ابراہیم علیہ السلام کا مختصر تعارف اور ان کی سیرت کا ذکر کریں گے۔

تعارف سیدنا ابراھیم علیہ السلام

آپکا اسم گرامی بچپن میں ''ابرام'' رکھا گیا جو عبرانی زبان کا لفظ تھا جس کا معنی ''قوموں کا باپ'' ہے جب یہ لفظ عربی میں آیا تو ''ابراھیم'' بن گیا۔ قرآن مجید ابراھیم ہی موجود ہے۔ یعنی آپکا نسب نامہ یوں ہوا ابراھیم بن تارخ بن ناحور۔

ابراھیم کی والدہ کی اسم گرامی امیلہ تھا جو نیک دل اور نیک سیرت صالح خاتون تھی اور تارخ ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے خاندان سے تھیں آپ کی نبوت سے پہلے ہی انکا انتقال ہوگیا تھا۔

(البداية والنهاية (۱۳۲/۱)

سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے دو بھائی تھے۔ھاران اور نامور (دادا کے نام پر) ھاران کا بیٹا لوط تھا جو ابراھیم علیہ السلام کا بھتیجا تھا اللہ نے انہیں ابراھیم علیہ السلام کا معاون بنا کر بھیجا۔

سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے والد

سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا اور یہ بہت بڑا بت تراش تھا ایک دفعہ اس نے شاہی خاندان کے لیے سونے چاندی اور قیمتی دھاتوں کا استعمال کر کے ایک بت بنایا اور بادشاہ نمرود کو پیش کیا جس پر اسے بہت زیادہ مال اور جاگیریں ملیں۔اس بت کا نام انہوں نے ''آذر'' رکھا۔اور مشہور کر دیا گیا کہ یہ بت صرف شاہی خاندان کی التجائیں سنتا۔اور ان کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔تارخ کے اس بت کی اتنی مداح سرائی کی گئی کہ ہر کوئی اسی کے گن گانے لگا اسی لیے اسی کے نام پر تارخ کا نام ''آزر'' پڑ گیا۔

(تفسير ابن كثير (۱۵۵/۲)

امام ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ اس کا نام آزر تھا،شاید اس کے دو نام ہوں یا ایک نام اور دوسرا عرف ہو۔

(تفسير الطبرى (۳۱۷/۵)تفسير سورة الانعام :۷٤

جیسا کہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ سأَصْنَاماً آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلالٍ مُّبِينٍ ، وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ﴾(الانعام:۷٤/٦)

''اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تم بتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کومعبود بناتے ہو؟ میں دیکھتا ہوں کہ تم اور تمہاری قوم صریح گمراہی میں ہو۔''

ابراھیم علیہ السلام کا علاقہ کلدانیوں کا تھا پھر وہ کنعانیوں کی سرزمین کی طرف چلے گئے تھے ساتھ والد اور بیوی بھی تھی وہاں مقام حران پر سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے والد آزر دوسو پچاس سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ (قصص الانبیاء :ص/۱۵۰)

سیدنا ابراھیم علیہ السلام کا آبائی علاقہ

ابن عساکر نے لکھا ہے کہ سیدنا ابراھیم علیہ السلام کوثٰی (بابل) میں پیدا ہوئے۔

(تاریخ ابن عساکر :۱۷۷/٦)

بابل عراق کا مشہور شہر ہے۔ جو کوفہ کے قریب واقع ہے مشرقی جانب دجلہ اور مغربی جانب دریائے فرات بہتے ہیں۔

بابل شہر کو سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے آباد کیا تھا اور اس کے بعد پھر نمرود کے والد کنعان بن کوش نے اسے وسعت دی تھی۔

(معجم الکبیر لیاقوت الحموی (۱ /۳۰۹)(وتاریخ ابن خلدون :۴۰/۲)

سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی شکل وشباہت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے عیسیٰ ابن مریم ،موسیٰ اور ابراھیم علیہم السلام کو دیکھا۔عیسیٰ علیہ السلام سرخ فام ،گھنگریالے بالوں والے اور چوڑے سینے والے تھے اور موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے فربہ بدن تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ،اور ابراھیم علیہ السلام؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھ لو۔

(مسند احمد :۲۹٦/۱)

ایک دوسری روایت میں یہ ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ))

''اور حضرت موسیٰ کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا گویا کہ وہ گٹھے ہوئے جسم اور گھنگریالے بالوں والے آدمی ہیں گویا کہ وہ قبیلہ شنوء کے ایک آدمی ہیں اور حضرت عیسیٰ بن مریم کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو لوگوں میں سب سے زیادہ ان سے مشابہ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابراہیم کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا لوگوں میں سے سے زیادہ ان کے مشابہ تمہارے صاحب ہیں (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم)''

صحيح مسلم، الايمان، باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال(٤٣٠)

حضرت ابن مسعود ا بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ))

''شب معراج کو میری ملاقات حضرت ابراہیم k سے ہوئی تو انہوں نے کہا اے محمد اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہیے اور ان کو بتلائیے کہ جنت کی مٹی بڑی عمدہ ہے، پانی میٹھا ہے، لیکن وہ چٹیل میدان ہے (اس میں کاشت کرنے کی ضرورت ہے) اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاشت کاری ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) ہے۔''

جامع الترمذی، الدعوات، باب ان غراس الجنة..... (۳٤٦۲)

بچپن سے جوانی کی طرف

کہا جاتا ہے کہ ابراھیم علیہ السلام کی ولادت سے قبل ایک دفعہ نمرود بہت پریشان ہوا کیونکہ ایک مکمل دن سورج اور پھر رات کو بھی چاند کو کسی ستارے نے ڈھانپ لیا اور مکمل دن رات اندھیرے میں گزر معبدین اور جادوگروں کاہنوں نے نمرود کو اطلاع دی کہ تیری سلطنت کو ختم کرنے ولا پیدا ہونے والا ہے۔

چنانچہ اس نے بابل شہر سے مردوں کو نکال دیا۔حمل ضائع کروانے لگا اپنا دارالحکومت دوسری جگہ منتقل کرلیا۔اسی دوران آزر اپنی بیوی امیلہ سے ملا تو اسے اس کے پیٹ سے ہونے کا احساس ہوا تو وہ اپنی بیوی اور اپنی ایک لونڈی کو لے کر ان دونوں کو اپنی جاگیر جو کوفہ اور بصرہ کے درمیان واقع ''ار'' میں تھی ایک غار میں چھوڑ آیا۔اور وہیں سیدہ ابراھیم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

(تاریخ الطبری (۱۲۰/۱ ۔۱۲۳)

مولانا مودودی رحمہ اللہ نے تفہیم القرآن میں لکھا ہے کہ اس وقت کے لوگ جو ''ار'' وغیرہ میں موجود تھے، چاند، سورج، درخت، پتھر وغیرہ کے پجاری تھے بلکہ وہ تقریبا پانچ ہزر خداؤں کے پجاری تھے۔

(تفهيم القرآن

(٥٥٤/١)

ابراھیم علیہ السلام کو ان کے والد جب حالات بابل کے کچھ بہتر ہوئے اور نمرود نے واپسی کر لی تو خطرہ ٹلا دیکھ کر پندرہ ماہ کے بعد ابراھیم علیہ السلام اور لونڈی اور بیوی کو واپس شہر لے آئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزر کی اولاد (ھاران، ابراھیم اور نامور) جوان ہو رہی تھی آزر نے انہیں بھی اپنے ساتھ کام پر لگا لیا، کام کیا تھا۔ بت تراشی مگر ابراھیم علیہ السلام کی طبیعت اسے قبول نہ کرتی تھی۔

نبوت اور دعوت

سیدنا ابراھیم علیہ السلام کو جب اللہ رب العزت نے عزت وجلال دینے کا ارادہ فرمایا تو جبرائیل کو بھیجا اور پیغام پہنچایا کہ آپ کو رب تعالیٰ نے ساری کائنات کی راہنمائی کے لیے چن لیا۔ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ، إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (سورة البقرة:۲/۱۳۰-۱۳۱)

''اور ابراہیم کے دین سے کون رُوگردانی کر سکتا ہے سوائے اس کے جو نہایت نادان ہو۔ ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ (زمرۂ) صلحاء میں ہوں گے۔ ۱۳۰۔ جب اُن سے اُن کے رب نے فرمایا کہ اسلام لے آؤ تو انہوں نے عرض کیا کہ میں رب العالمین کے آگے سرِ اطاعت خم کرتا ہوں۔''

آپ کی ذمہ داری جب اللہ تعالیٰ نے لگا دی تو آپ علیہ السلام نے پھر مختلف انداز میں دعوت وتبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔

سب سے پہلے گھر والوں کو دعوت

آپ کی والدہ تو نبوت سے قبل ہی انتقال کر گئی تھیں۔ اور آپکی شادی آپ کے چچا ھاران کی بیٹی سارہ سے وہ چکی تھی اگرچہ شادی کے بعد چچا ھاران فوت ہو چکا تھا وہ ایمان نہ لایا تھا لیکن آپ کی بیوی اسلام لا چکی تھی اور آپ کے چچا ھاران کا بیٹا لوط علیہ السلام بھی آپ پر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایمان لا چکا تھا۔ گھر کے سرکردہ افراد میں آپ کا والد ہی تھا جو حالت کفر میں تھا آپ نے سب سے پہلے اسے ہی دعوت توحید دی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ، إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ، يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ، يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ، يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ، قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ، قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ، وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَأَدْعُوا رَبِّي عَسٰى أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ، فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ، وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ رَحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا﴾

(مریم: ٤١)

''اے نبی! اس کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کریں۔ بے شک وہ راست باز انسان اور نبی تھے جب کہ اس نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان آپ کیوں ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھ سکتی ہیں اور نہ ہی آپ کے کام آسکتی ہیں ابا جان میرے پاس ایسا علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا۔ آپ میری بات مانیں (اتباع کریں) میں آپ کو ٹھیک راہ بتاؤں گا اے ابا جان آپ شیطان کی بندگی نہ کریں۔ شیطان تو رب کا نافرمان ہے اے ابا جان مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ رحمان کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں اور شیطان کے ساتھی نہ بن جائیں۔ اس نے کہا اے ابراہیم علیہ السلام کیا تو میرے معبودوں سے پھر گیا ہے؟ اگر تو ایسی تبلیغ سے باز نہ آیا تو میں تجھے پتھر مار مار کر جان سے مار دوں گا۔ پس تم ہمیشہ کے لئے مجھ سے دور ہو جاؤ۔ ابراہیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کہا آپ کو سلام ہو میں اپنے رب سے دعا کروں گا کہ آپ کو بخش دے۔ میرا رب مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے۔ میں آپ لوگوں کو چھوڑتا ہوں اور ان کو بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ میں اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں۔ امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر محروم نہیں ہوں گا۔ جب ابراہیم ان سے اور ان کے معبودانِ باطل سے الگ ہو گئے تو ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب جیسی اولاد سے نوازا۔ اور ہر ایک کو نبی بنایا۔ ان کو اپنی رحمت سے نوازا اور ان کو نیک نامی عطا فرمائی۔''

اپنی قوم کو دعوت

پہلے مرحلے میں صرف اپنے والد گرامی کو مخاطب کیا، اس کے بعد اپنے باپ کے ساتھ قوم کو بھی متوجہ فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ اور قوم کو مشترکہ خطاب فرمایا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ، قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ، قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ، قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ ، قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ﴾(الانبیاء:۲۱/۵۱-۵۶)

''جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے یہ کہا کہ یہ کیا مُورتیں ہیں جن (کی پرستش) پر تم معتکف (وقائم) ہو؟، وہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اُن کی پرستش کرتے دیکھا ہے، (ابراہیم نے) کہا کہ تم بھی (گمراہ ہو) اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے رہے، وہ بولے کیا تم ہمارے پاس (واقعی) حق لائے ہو یا (ہم سے) کھیل (کی باتیں) کرتے ہو؟، (ابراہیم نے) کہا (نہیں) بلکہ تمہارا رب آسمانوں اور زمین کا (بھی) رب ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے اور میں اس (بات) کا گواہ (اور اسی کا قائل) ہوں۔''

﴿وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ، إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴾

''اور جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے خطاب فرمایا کہ اللہ سے ڈرو! اور اسی ایک کی عبادت کرو اگر تم اس حقیقت کو جان جاؤ تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے، تم اللہ کو چھوڑ کر جن کو پوج رہے ہو، وہ تو صرف بت ہیں اور یہ تم جھوٹ بنائے ہوئے ہو۔ جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے، اس لیے اللہ ہی سے رزق مانگو، اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکریہ ادا کرتے رہو، اسی کی طرف تم نے پلٹ کر جانا ہے۔''

(العنکبوت: ١٦، ١٧)

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

بابل شہر میں میلہ آنے والا تھا ہر ایک اس کی تیاری میں لگا تھا میلہ میں مختلف خدائی طاقتیں رکھنے والے بت رکھے جاتے تھے اس کے علاوہ اور بھی بہت سی خرافات ہونے والی تھیں بلکہ لوگ تو اپنے گھروں سے رنگا رنگ کے کھانے لا کر بے جان بتوں کے سامنے رکھتے تا کہ وہ کھائیں اور باقی متبرک ہو جائیں اور پھر اٹھا کر خود کھائیں۔

(تفسیر ابن کثیر (١٥/٤)

لیکن ان تمام خرافات کو دیکھ کر سیدنا ابراھیم علیہ السلام کا خون کھولتا تھا کیونکہ وہ اللہ پر ایمان وعقیدے میں بہت مضبوط سرزمین میں اکیلے تھے۔

میلے کے دن لوگوں نے جانے کی دعوت دی تو سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے:

﴿فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ﴾(الصافات٨٩/٣٧)

''تب انہوں نے ستاروں کی طرف ایک نظر دیکھا اور کہا میں تو بیمار ہوں۔''

آپ علیہ السلام نے یہاں توریہ کیا یعنی بات کے ظاہر سے کچھ معلوم ہو حقیقت میں کچھ اور یعنی ابراھیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرکین کی عبادات کو دیکھ شدید پریشان تھے اس لیے ایسا کیا۔لیکن کچھ دیر بعد سوچنے کے بعد ابراھیم علیہ السلام نے میلے میں جاتے ہوئے لوگوں کو سمجھانے کی بھی ایک بار پھر کوشش کی۔کہنے لگے

۔

﴿وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِاعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ، إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَاناً وَتَخْلُقُونَ إِفْكاً إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقاً فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾

(العنکبوت:۱۹/ ۱۶۔۱۷)

''اور ابراہیم کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔۱۶۔تم تو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے اور طوفان باندھتے ہو تو جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے پس اللہ ہی کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اُسی کی عبادت کرو اور اُسی کا شکر ادا کرو اُسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔''

جب قوم نے دعوت ابراھیم علیہ السلام کو قبول نہ کیا تو ابراھیم علیہ السلام دل میں ارادہ کیا کہ اب ان کا علاج ایک ہی ہے کہ یہ جن کی پوجا کرتے ہیں ان بتوں کو ہی ختم کر دیا جائے نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

تو منہ میں گنگنانے لگے کہ میں ان بتوں کو نہیں چھوڑوں گا اور پھر ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم بَعْدَ أَن تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ، فَجَعَلَهُمْ جُذَاذاً إِلَّا كَبِيراً لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ﴾(سورۃ الانبیاء:۲۱/۵۷۔۵۸)

''اور اللہ کی قسم جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں سے ایک چال چلوں گا پھر ان کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا مگر ایک بڑے (بت) کو (نہ توڑا) تا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اس کی طرف رجوع کریں۔''

پھر قوم پلٹ آئی تو ان کے خداؤں کو ابراھیم علیہ السلام نے مٹی میں دبا دیا تھا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ دنیا میں ہر نبی بت شکن ہی بن کر آیا اور کائنات کو خدا واحد کے سامنے جھکانے کے لیے آیا۔ فرمایا:

﴿يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ﴾(هود:١١/٥٠)

''اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں۔''

ابراھیم علیہ السلام نمرود کی عدالت میں

جب ابراھیم علیہ السلام نے بت کدے میں نصب شدہ ۷۲ کے قریب بت توڑ دیئے تو دل کو سکون ہوا اور گھر آ گئے قوم واپسی پلٹی تو اپنے خداؤں کے بکھیرے ٹکڑے دیکھ کر ہائے رام ،ہائے رام کرنے لگے اور پھر نمرود نے اپنی پارلیمنٹ کا اجلاس بلا لیا اور کہنے لگا۔

﴿مَنْ فَعَلَ هٰذا بِآلِهَتِنَا﴾

''ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا ہے''

وہ کہنے لگے۔

﴿سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ اِبْرَاهِيْم﴾

''ہم نے ایک جوان کو ان کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے اس کو ابراھیم کہتے ہیں''

پارلیمنٹ کی کابینہ نے کہا:

﴿فَأْتُو بِهِ عَلىٰ أَعْيُنَ النَّاسِ لَعَلَّهم يَشْهَدُوْن﴾

''وہ بولے کہ اسے لوگوں کے سامنے لاؤ تا کہ وہ گواہ رہیں۔''

(الانبیاء ٢١ / ٥٩۔٦١)

جب سیدنا ابراھیم علیہ السلام کو بھرے مجمع میں لے آیا گیا اور اس بات کا بھی یقین کر لیا گیا کہ تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ جمع ہو گئے ہیں تو پھر انہوں نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے سوالات شروع کیے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ، قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۚ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ﴾ [سورة الأنبياء: ٦٢-٦٣]

''ابراہیم! کیا تم نے ہمارے الٰہوں سے یہ سلوک کیا ہے؟ (سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے) کہا' بلکہ یقیناً یہ کام اس بڑے بت نے کیا ہوگا' ان (چھوٹے بتوں سے) پوچھ لو اگر یہ بولتے ہیں تو۔''

اصل میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام لوگوں کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کروانا چاہتے تھے کہ ان کے بت تو نہ کھاتے پیتے ہیں' نہ ہی بولتے ہیں اور اگر کوئی ان کے بتوں کو نقصان دے جائے تو یہ کسی دوسرے کو فائدہ یا نقصان پہنچائیں کجا اپنی حفاظت آپ بھی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ انہیں تسلیم کر لینا چاہیے کہ یہ تو عام پتھر ہیں اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی گفتگو سن کر اور پھر ان کے مدلل جوابات سن کر قوم کو جب ان کی گفتگو پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہ بن پڑا اور عوام الناس کے سامنے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے انہیں نادم کیا تو بالآخر انہوں نے بھی وہی سوچا جو ہر متکبر' سرکش اور جابر قوم اپنے مصلح کے بارے میں سوچتی رہی' لہٰذا قوم کے سرکشوں نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بت شکنی کے جرم کی پاداش میں نشانِ عبرت بنانے کا پروگرام ترتیب دیا اور آپس میں سزا کے لیے مشورے کرنے لگے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے:

﴿قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ، فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ﴾ [سورة الصافات: ٩٨-٩٧]

''کہنے لگے' اس کے لیے ایک عمارت تعمیر کرو' پھر اس کو آگ میں پھینک دو۔ تو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کے ساتھ چال چلی، تو ہم نے انہی کو نیچا کر دکھایا۔''

نیز دوسرے مقام پر کچھ یوں ارشاد فرمایا:

﴿ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴾

[سورة الأنبياء: ٦٨]

''کہنے لگے، اس کو جلا ڈالو اور اپنے الٰہوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنا ہی چاہتے ہو تو''

آگ ٹھنڈی پڑ گئی

نمرود کی کونسل نے فیصلہ سنا دیا کہ اسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو۔ چنانچہ اور جیل میں ڈال دیا گیا اور آپ علیہ السلام کو جلانے کے لیے آگ کے آلاؤ کا انتظام کرنے لگے۔ ایک بڑی جگہ میں ۸۰ ہاتھ لمبی اور ۴۰ ہاتھ چوڑی کھائی کھودی گی ۴۰ دن مسلسل اس کے لیے لکڑیاں جمع کی گئیں حتی کہ لوگ اپنی نذریں مانتے کہ اگر انہیں یہ فائدہ ہوا تو وہ اتنی لکڑیاں لا کر اس ڈھیر میں رکھیں گے جس کو ابراھیم علیہ السلام کے لیے جمع کیا جا رہا تھا۔ اور دوسری طرف آپ کو دور سے آگ میں پھینکنے کے لیے منجنیق تیار کر لی گئی۔ یہ منجنیق ''ہیزن'' نامی ایک شخص نے تیار کی تھی۔

(البداية والنهاية ١ / ١٣٧) وروح المعاني (١٧ / ٦٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ھے کہ بارش کا فرشتہ کان لگائے تیار کھڑا تھا کہ کب اللہ تعالیٰ کا حکم ھو اور میں اس آگ پر بارش برسا کے اسے ٹھنڈا کردوں۔

تفسیر ابن کثیر ٢/ ١٨٤

منجنیق میں بٹھانے کے بعد آپ کی مشکیں کس دی گئیں، اس دوران میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زبان مبارک سے یہ الفاظ جاری تھے:

((لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ، لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ))

''(اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، (ہر نقص سے) تو پاک ہے، جہانوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالک! تیری ہی تعریف ہے اور تیری ہی بادشاہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔''

تفسیر مظہری (۷/ ۴۷۸)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو ہاتھ پاؤں باندھ کر جب منجنیق میں رکھ دیا گیا اور پھر اس کے ذریعے سے آگ میں پھینکا گیا تو آپ یہ الفاظ فرما رہے تھے:

﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾

''ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہت بہترین کارساز ہے۔''

اسی کی تائید میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ جس میں بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے یہ کلمات ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ اس وقت ادا فرمائے جب انہیں آگ میں پھینکا گیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تب یہ کلمات ادا فرمائے تھے جب اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ اطلاع فرمائی:

﴿ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۟ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ، فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ..... ﴾ [سورة آل عمران: ۱۷۴-۱۷۳]

''بلاشبہ کفار نے تمہارے لیے (کثیر لشکر) جمع کر لیا ہے کہ تم ان سے ڈرو۔ تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہا کہ ہمیں اللہ کی کافی ہے جو بہت بہترین کارساز ہے۔ تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نعمتوں کے ساتھ واپس ہوئے اور ان کو کوئی تکلیف بھی نہ پہنچی۔''

صحیح بخاری، التفسیر، باب قولہ تعالیٰ (الذین قال لھم الناس ان الناس.....(۴۵۶۳))

ادھر اللہ کا حکم نافذ ہو گیا اور ارشاد ہوا:

﴿قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ﴾

''ہم نے حکم دیا کہ اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراھیم پر سلامتی والی بن جا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[سورة الأنبياء: ٦٩]

مدعی لاکھ برا چاہے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

آگ ٹھنڈی ہوگئی اور وہ آگ آپ کی صرف وہ رسیاں جلا سکی جن کے ساتھ آپ کو باندھا گیا تھا سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے فرمایا:

''میری زندگی میں کوئی دن اور رات وہاں گزرے ہوئے ایام سے زیادہ خوشگوار نہیں گزری۔''

(تفسير الطبرى: ١٠ / ٥٨)

آگ میں آپ کے ساتھ جبرائیل علیہ السلام اور سایہ کا فرشتہ اللہ رب العزت نے بھیج دیا تاکہ آپ کا دل لگا رہے۔

(البداية والنهاية: ١ / ١٣٨) و تاريخ الطبرى (١/ ١٢٤)

چھپکلی کا کردار

ساری مخلوقات سمجھنے لگی کہ شاید ابراھیم علیہ السلام جل گئے ہیں کچھ کچھ پرندے تو منہ میں پانی لے کر آگ میں ڈالتے مگر چھپکلی (بعض کے نزدیک گرگٹ) پھونکیں مارتی اور آگ کو بھڑکاتی اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مارنے کا حکم دیا۔

سیدہ اُمّ شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو قتل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''وہ ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں (تیز کرنے کے لیے) پھونکیں مارتی تھی۔''

صحيح بخارى ، أحاديث الأنبياء ، باب.....(٣٣٥٩)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''چھپکلی کو قتل کر دیا کرو، وہ ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں (تیز کرنے کے لیے) پھونکیں مارتی تھی۔''..... چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا انہیں مار دیا کرتی تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسند أحمد(٦/ ٢٠٠)

حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور دیکھا کہ ایک نیزہ پڑا ہے۔ پوچھا' یہ کس لیے ہے؟ فرمایا: ''اس کے ساتھ ہم چھپکلیوں کو مارا کرتے ہیں۔''.....پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنایا

''جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو تمام جانور آگ بجھانے کی کوشش کرنے لگے' سوائے چھپکلی کے' جو پھونکیں مار کر آگ سلگانے لگی تھی۔''

مسند أحمد(٦/ ٢١٧)

ابراہیم علیہ السلام آگ سے صحیح سلامت نکل آئے

نمرود کو اللہ تعالیٰ نے شکست دے دی اور ابراہیم صحیح سلامت آگ سے نکل آئے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ﴾ (الأنبياء:٧٠)

''اور انھوں نے اس (ابراہیم) کے خلاف تدبیر کی مگر ہم نے انہی کو نقصان میں ڈال دیا۔''

ابراھیم آگ سے صحیح سلامت نکل آئے تو آپ کے والد آزر سے رھا نہ گیا آکر اپنے بیٹے ابراھیم کی پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگے اور کہنے لگے

نِعْمَ الرَّبُّ رَبُّكَ يَا إِبْرَاهِيمُ!

''اے ابراہیم! تیرا رب واقعی بہت اچھا ہے۔''

تفسير ابن كثير ٣/ ١٧٨٤

ابراہیم نے سوچا شاید باپ کی سمجھ میں بات آچکی ہے فوراً دعوت دینے لگے:

﴿اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَ لَا يُبْصِرُ وَ لَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ۞ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۞ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۞ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا﴾ . (مریم:۴۲۔۴۵)

''جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا آپ ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہیں جو نہ سنیں اور نہ دیکھیں اور نہ آپ کے کچھ کام آ سکیں۔ ابا مجھے ایسا علم ملا ہے جو آپ کو نہیں ملا تو میرے ساتھ ہو جائیے میں آپ کو سیدھی راہ پر چلا دوں گا۔ ابا شیطان کی پرستش نہ کیجئے بیشک شیطان اللہ کا نافرمان ہے۔ ابا مجھے ڈر لگتا ہے کہ آپ کو اللہ کا عذاب آ پکڑے تو آپ شیطان کے ساتھی ہو جائیں۔''

آگ سے نکلے تو بھتیجے لوط اور لوگ جو دل میں ایمان چھپائے ہوئے تھے اپنے ایمان کا اعلان کر دیا بہت سے لوگ بھی آپ پر ایمان لے آئے، آپ کی خبر پورے شہر میں پھیل گئی۔ لوگ دیکھنے کے لیے جوق در جوق آنے لگے۔

ابراہیم علیہ السلام کا نمرود سے مناظرہ

اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا سامنا ایک ایسے جابر اور سرکش بادشاہ سے پڑا جس نے اپنی خدائی کا دعویٰ کر دیا تھا' ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ، اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ، قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَ اُمِيْتُ﴾ [سورة البقرة: ۲/ ۲۵۸]

''بلاتم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اس (غرور کے) باعث کہ اللہ تعالیٰ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے سلطنت عطا کی تھی' ابراہیم سے پروردگار کے بارے میں جھگڑنے لگا۔ جب ابراہیم نے کہا کہ میرا پروردگار تو وہ ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے' وہ کہنے لگا کہ میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔''

نمرود نے کہا میں بھی زندگی اور موت دیتا ہوں ابراہیم علیہ السلام نے کہا کیسے؟ تو اس نے قیدی منگوا لیے جن میں ایک کو موت کی سزا ہو چکی تھی اور دوسرا چند دنوں بعد رہائی پانے والا تھا جلاد کو حکم دیا کہ رہا ہونے والے کو قتل کر دو، لمحوں بعد اس بے گناہ کو خون میں لت پت کر دیا گیا اور جس کو سزائے موت ہونے والی تھی اسے رہا کر دیا گیا اور کہنے لگا یوں.....!

تفسیر ابن کثیر ۱/ ۳۲۱

اور مزید فرمایا:

﴿قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ، وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾

[سورة البقرة: ۲۵۸]

''ابراہیم نے کہا' اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق کی طرف سے لے کر آتا ہے تُو اسے مغرب کی طرف سے لے آ۔ (یہ سن کر) کافر ششدر رہ گیا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

مچھروں سے نمرود کی مرمت

مناظرے میں ناکامی کے بعد نمرود نے ابراہیم کے لیے مشکلات کھڑی کرنی شروع کر دیں، ابراہیم علیہ السلام خاموشی سے الگ ہو گئے۔

زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ ہی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس ظالم بادشاہ کے پاس ایک فرشتے کو بھیجا' اس نے اسے کفر و عناد سے باز آنے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ نمرود نے انکار کر دیا۔ اس نے دوبارہ ایمان کی دعوت دی' اس نے پھر انکار کر دیا۔ اس نے تیسری مرتبہ پھر ایمان کی دعوت دی۔ تب نمرود نے ایک مرتبہ پھر انکار کرتے ہوئے کہا: ''تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے لشکر جمع کرلو میں اپنے لشکر جمع کر لیتا ہوں۔''

اگلے دن نمرود نے طلوع آفتاب کے ساتھ ہی اپنی فوجوں کو جمع کر لیا۔ مگر اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما چکے تھے' اللہ تعالیٰ نے اس پر بے شمار مچھروں کو مسلط کر دیا' اس قدر زیادہ مچھر تھے کہ سورج ان کی اوٹ میں چھپ گیا' مچھروں نے تمام فوجیوں کا گوشت کھالیا اور ان کے پنجر وہیں پڑے رہ گئے۔ نمرود کی ناک میں ایک مچھر داخل ہو گیا جس کے سبب وہ تا حیات عذابِ مسلسل میں مبتلا رہا۔ اسی مچھر کے باعث اس کے سر میں ہتھوڑے مارے جاتے رہے حتی کہ وہ اللہ کے حکم سے ہلاک ہو گیا۔

البداية والنهاية (١/ ١٤٠)

ہجرت ابراہیم علیہ السلام

عمر مبارک ۴۰ سال ہو چکی تھی ابراہیم اللہ کے حکم سے اپنا آبائی وطن چھوڑ کر ملک شام کی طرف جانے لگے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَـاٰمَـنَ لَهٗ لُوْطٌ وَ قَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾.

''پس ان پر (ایک) لوط ایمان لائے اور (ابراہیم) کہنے لگے کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں بیشک وہ غالب حکمت والا ہے۔''

(العنكبوت:٢٦)

آپ اپنے آبائی علاقہ بابل سے نکلے تو بلاد شام کے راستے حران میں ٹھہر گئے جو شمال مغرب میں کم وبیش تین سو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

معجم البلدان للحموی

٢/ ٢٣٥

عمر مبارک ۶۵ سال ہو چکی تھی ۲۵ سال حران میں گزارنے کے بعد ملک شام کی راہ لی ملک شام ایک وسیع وعریض خطے پر مشتمل تھا جس میں ارض فلسطین بھی شامل تھی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تاریخ ابن خلدون ۲/ ۴۱

کچھ دیر یہاں ٹھہرے ذریعہ معاش بھیڑ بکریاں بنائیں اور پھر اپنے اہل خانہ کے ساتھ مصر کی طرف کوچ کر گئے۔

رحمة للعالمین ۱/ ۲۵

ظالم بادشاہ کے شہر میں

اس دور میں مصر میں ایک ظالم بادشاہ سنان بن علوان حاکم تھا بعض نے اس کا نام رقیون ذکر کیا ہے اس کو معلوم ہوا کہ یہاں ایک خاندان ہے جس میں ایک خوبصورت عورت ہے تو اس نے آپ کو بلا بھیجا' سارہ گئیں' بادشاہ نے برا چاہا اللہ نے اسے سزا دی اور سیدہ سارہ علیہا السلام واپس آ گئیں اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے کہا:

''اللہ نے کافروں کی تدبیر کو ناکام بنا دیا اور خدمت کے لیے ایک لڑکی ہاجرہ دے دی ہے۔'' مسند أحمد (۲/ ۴۰۴)

دوبارہ سفر فلسطین

ابراہیم علیہ السلام نے اس واقعہ کے بعد اس ڈر سے کہ کہیں یہ ظالم بادشاہ پھر کوئی حرکت نہ کر دے اپنے ساتھ اپنے مویشی، ساز و سامان اور سارہ اور ہاجرہ قطبیہ مصریہ کے ساتھ واپس ارض مقدس فلسطین کی طرف رخ کیا۔ آپ نے ارض مقدس کئی ایک مقام پر قیام کیا مثلاً ''مقام السبع''، ایلیا، رملہ اور مقام حبرون جسے بعد میں الخلیل کہا جانے لگا۔ آپ نے فلسطین کے علاقہ موتفکہ کے شہر سدوم میں لوط کو چھوڑ، یہاں اللہ تعالیٰ نے انھیں نبوت عطا فرمائی۔

تاریخ طبری

۱/ ۱۲۷۔

گویا آپ نے اپنی مستقبل قیام گاہ فلسطین کے شہر الخلیل میں بنائی اور اس وقت آپ کی عمر مبارک ۷۸ سال ہو چکی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولادت اسماعیل علیہ السلام

فلسطین میں رہتے ہوئے ایک عرصہ ہو گیا تھا ابراہیم بوڑھے ہوتے جا رہے تھے۔ تقریباً عمر ۸۵ سال ہو چکی تھی گھر کے آنگن میں کوئی بچہ نہ تھا ابراہیم کے دل میں خواہش پیدا ہوئی تو اپنی بیوی سارہ کے حضور خواہش رکھی تو نرم دل سارہ نے سوچا شاید میرے مقدر میں اولاد نہیں کیونکہ ان کی عمر بھی تقریباً ۷۷ سال ہو چکی تھی تو سارہ نے اللہ کے خلیل سے فرمایا: میں اپنی خادمہ ہاجرہ آپ کو دیتی ہوں آپ اس سے نکاح کر لیں شاید اللہ ہمیں اس سے اولاد عطا کر دے۔ ابراہیم نے ہاجرہ سے نکاح کر لیا اور رب کے حضور دعا کر دی۔

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ﴾ . (الصافات: ۱۰۰)

''اے میرے پروردگار! مجھے نیک اولاد عطا فرما۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دعا کو شرف قبولیت سے نوازا۔

﴿فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ﴾ . (الصافات: ۱۰۱)

''تو ہم نے اسے (ابراہیم کو) ایک حلیم بیٹے کی بشارت دے دی۔''

جلد ہی ہاجرہ امید سے ہو گئیں جیسے جیسے دن گزرنے لگے تو اس کے دل میں برتری آنے لگی اور ادھر سارہ سے بات بات پر تکرار ہونے لگا سارہ نے ذرا سخت بات کی تو ہاجرہ ڈر گئیں کہ کہیں وہ اسے نقصان نہ پہنچائیں تو کمر کے گرد پٹکا باندھا اور پٹکے کی پچھلی جانب کھلی چھوڑ دی تاکہ پیچھے سے قدموں کے نشانات مٹتے جائیں اور سارہ اسے نہ پا سکے۔

فتح الباری ٦/ ٤٠٠

چند قدموں کے فاصلے پر ہی اللہ کے فرشتے نے حکم سنا دیا کہ آپ پریشان نہ ہوں واپس پلٹ جائیں اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بیٹا عطا فرمائے گا جس کا نام اسماعیل ہوگا۔ ہاجرہ واپس پلٹ آئیں۔ چند دن بعد اللہ نے ہاجرہ کی اولاد میں اسماعیل ڈال دیا۔ سیدنا اسماعیل فلسطین کے شہر حبرون میں پیدا ہوئے اس وقت ابراہیم کی عمر ۸۶ سال ہو چکی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البداية والنهاية ١/ ١٤٤

سیدہ ہاجرہ اور اسماعیل مکہ میں

ولادت اسماعیل کے بعد گھر کے آنگن میں خوشیاں دوڑنے لگیں مگر گھر میں باہم سارہ اور ہاجرہ کی حب نہ بنی تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ بچے اسماعیل اور ہاجرہ کو ارض مقدس سے ارض حرم کی طرف لے چلو چنانچہ ابراہیم نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ سفر کرتے ہوئے (کہا جاتا ہے کہ آپ یہ سفر جو فلسطین سے مکہ کی طرف تھا اس کی طرف سے عطا کردہ سواری براق پر کیا تھا)۔

فتح الباری ٦/ ٤٠١

مکہ میں پہنچے اور ماں بیٹے کو اس جگہ جہاں آج کل مکہ میں مسجد حرام ہے اس کے پاس زم زم کے پہلو میں ایک درخت تھا اس کے نیچے بٹھا دیا۔ وہاں اس وقت نہ کوئی آدم تھا نہ آدم زاد، نہ زندگی کی بقا کے ظاہری اسباب نہ کھانے پینے کی اشیاء سوائے ایک کھجور کے تھیلے اور پانی کی ایک مشک اور اپنے اہل خانہ کو درخت نیچے آرام کی تلقین کر کے واپس پلٹ گئے۔

شرم وحیا کی پیکر بیوی دامن تھام کر عرض کرنے لگی:

«أَيْـنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ بِهِ أَنِيسٌ وَلَا شَيْءٌ».

''آپ ہمیں چھوڑ کر اس بے آبادی میں کہاں جا رہے ہیں؟ جہاں نہ کوئی انسان ہے اور نہ ضروریات زندگی کا کچھ سامان؟''

مگر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بیوی کی سنی ان سنی کر دی چپ چاپ چلتے رہے ہاجرہ بولیں ہمیں کس کے سپرد کر کے جا رہے ہو؟ پھر خیال شاید یہی حکم خداوندی ہو فرمانے لگیں:

«آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهَذَا»

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے (کہ ہمیں یہاں چھوڑ دیں)۔''

ابراہیم نے اشارے سے جواب دیا: ہاں، یہی اللہ کا حکم ہے۔

جواب سن کر سیدہ ہاجرہ اطمینان میں آ گئیں اور کہنے لگیں:

«إِذًا لَا يُضَيِّعُنَا»

''تب وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔''

ابراہیم چلتے چلتے جب ثنیہ نامی ٹیلہ کے قریب پہنچے اور ماں بیٹا نظروں سے اوجھل ہو گئے تو اللہ عزوجل سے دعا کرنے لگے:

﴿رَبَّنَآ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ وَ ارۡزُقۡہُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَشۡکُرُوۡنَ﴾ . (إبراهيم:٣٧)

''اے اللہ! میں نے اپنی اولاد میدانِ (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے، اے اللہ! تاکہ یہ نماز پڑھیں، تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے تاکہ (تیرا) شکر کریں۔''

اس طرح دعائیں کرنے کے بعد ابراہیم علیہ السلام سواری پر بیٹھ کر واپس ارض مقدس آ گئے۔

ماں بیٹے کے پاس جو کچھ ابراہیم نے توشہ زندگی چھوڑا تھا جلد ختم ہو گیا۔ پیٹ میں کچھ نہ جانے سے بچے کی خوراک جو ماں کے دودھ کی شکل میں تھی وہ بھی بند ہو گئی تو ماں کی ممتا بچے کی بھوک سے بے چین، تڑپنے لگی۔ اضطراری حالت میں قریب ہی واقع صفا پہاڑی پر چڑھ کر تجسس آمیز آنکھیں دوڑانے لگیں کہ شاید کوئی پانی کا قطرہ مل جائے شاید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی بھولا بھٹکا آدمی مل جائے کہیں سے چند گھونٹ پانی یا کچھ کھانے کو مل جائے تو اپنے لخت جگر کو خوراک مہیا کر سکوں صفا سے اتریں تو تیز قدموں سے مروہ کی طرف رخ کر دیا۔اس طرح سات چکر لگا دیے ہر چکر پر آ کر وادی کے نشیب میں پڑھے بچے کو بھی دیکھتی اور پھر ڈھونڈتی نظریں لے کر واپس چلی جاتیں۔

سیدہ ہاجرہ کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ اس کو تا قیامت حج وعمرہ کا حصہ بنا دیا۔ بلکہ آپ نے فرمایا:

«فَذَلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا»

''سیدہ ہاجرہ کے اس عمل ہی کے سبب لوگوں پر صفا مروہ کے درمیان سعی کو واجب کیا گیا ہے۔''

صحيح بخاری ، أحاديث الأنبياء(٣٣٦٤)

اللہ تعالیٰ نے زم زم عطا کر دیا

ساتویں مرتبہ جب سیدہ ہاجرہ مروہ پر پہنچی تو انھیں ایک آواز سنائی دی آپ خاموشی سے آواز کو ڈھونڈنے لگیں اور ساتھ ہی کہنے لگیں۔

«قَدْ أَسْمَعْتُ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غُوَاثٌ» .

''تمھاری آواز مجھ تک پہنچ چکی ہے اگر تم میری کوئی مدد کر سکتے ہو تو کرو۔''

اتنے میں ایک فرشتہ سامنے آ گیا وہ جبرائیل تھے فوراً اپنا پر یا ایڑی زمین پر ماری اور اللہ کی قدرت سے پانی کا چشمہ ابلنے لگا۔

آپ خوش ہو گئیں اور اسے حوض کی صورت دینے لگیں اور چلو چلو بھر بھر کر مشکیزے میں ڈالنے لگیں ان کے چلو بھرنے کے بعد پانی پھر نکل آتا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا))

''اللہ تعالیٰ سیدنا اسماعیل کی ماں پر رحمت فرمائے اگر وہ زمزم کو بہنے دیتیں تو وہ ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت اختیار کر لیتا۔''

البخاری (٣٣٦٤)، مسند أحمد: ٣٢٥٠۔

بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی قربانی

ابراہیم علیہ السلام اپنی اہلیہ ہاجرہ اور بیٹے اسماعیل علیہ السلام سے ملنے فلسطین سے اکثر اوقات آیا کرتے تھے۔ یعنی روایات میں ہے کہ شاید ہر ماہ براق کے ذریعہ سے فلسطین سے مکہ معظّمہ تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک رات سوئے ہوئے تھے کہ خواب آیا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے جس کی عمر کوئی دس گیارہ سال کی ہو چکی تھی کہ وہ اسے ذبح کر رہے ہیں انبیاء کے خواب سچ اور وحی ہوتا ہے۔ جلد ہی سواری پکڑی اور فلسطین سے وادی بطحاء کا رخ کیا۔ اپنے مکی اہل خانہ سیدہ ہاجرہ اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے پاس پہنچے۔ کچھ دیر آرام کے بعد بیٹے کو سارا خواب سنا دیا۔ اور بیٹا بھی حکم خداوندی کے سامنے جھک گیا آیئے قرآن پڑھتے ہیں اور اللہ رب العزت کی زبانی اس واقعہ کو سنتے ہیں ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ، فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ، وَنَادَيْنَاهُ أَن يَا إِبْرَاهِيمُ ، قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ، إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ، وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ، وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ، سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ، كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ، إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ﴾ . (الصافات: ١٠٢۔١١١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیے گا۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔ تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم! تم نے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا۔ اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم کا (ذکرِ خیر باقی) چھوڑ دیا۔ کہ ابراہیم پر سلام ہو۔ نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔''

اللہ تعالیٰ نے باپ بیٹے کی قربانی بغیر ذبح ہوئے اور کیے ہی قبول کر لی اور اس کے بدلے موٹا تازہ مینڈھا عطا کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ مینڈھا سفید رنگ کا تھا جس کا نام جریر تھا جنت سے جبریل خاص طور پر حکم خداوندی لے کر حاضر ہوئے تھے پھر ابراہیم نے بیٹے کے بدلے اس مینڈھے کو ذبح کیا اللہ کو یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لوگوں کے لیے جناب محمد ﷺ کی مہر لگا کر ہر صاحب استطاعت کے لیے اسے واجب قرار دے دیا۔ اس واقعہ کے بعد ابراہیم دوبارہ فلسطین پلٹ آئے۔

قربانی سنت ابراہیمی

قربانی ہمارے جدامجد سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ادا ہے یہ ادا ہر مسلمان بڑے جوش وخروش سے مناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو ہر صاحب استطاعت کے لیے ہر سال کرنے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ اِنَّ الصَّلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کہہ دیجیے میری نماز میری قربانی میرا مرنا اور میرا جینا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے'' [الانعام ٦/ ١٦٢]

﴿إِنَّـا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ الکوثر(/ ١-٣)

''یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے، پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر، یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشان ہے''

﴿ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْأَنْعَامِ ﴾ (الحج:٣٤)

''اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کی جگہ مقرر کی تاکہ جو مویشی (جانور) اللہ نے ان کو دیئے ہیں ان پر اللہ کا نام ذکر کریں (یعنی اللہ کے نام پر ذبح کریں)۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا))

''جس کے پاس قربانی کرنے کی استطاعت ہو اور پھر بھی وہ قربانی نہیں کرتا تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب ہی نہ آئے۔''

سنن الدارقطنی، الأشربة وغیرها، باب الصید والذبائح والأطعمة وغیر ذلك (٤١٦٩)

سیدنا ابراہیم کی رحلت

ابراہیم علیہ السلام قربانی والی آزمائش کے بعد واپس فلسطین چلے گئے' اپنا مسکن الخلیل شہر کو بنایا' قوتاً فوقتاً اپنے بیوی بچوں سے ملنے مکہ آیا کرتے تھے' تقریباً پانچ مرتبہ فلسطین سے مکہ آئے۔ پہلی مرتبہ اسماعیل اور ہاجرہ کو چھوڑنے دوسری مرتبہ بیٹے کی قربانی کا عزم لے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری مرتبہ ہاجرہ کی وفات کے وقت اور بیٹے کو طلاق دینے کا مشورہ دے گئے چوتھی مرتبہ آئے تو دوسری بہو سے ملے اور اسے قائم رکھنے کی صلاح دے گئے پانچویں مرتبہ تعمیر بیت اللہ کا عزم لے کر اور تعمیر بیت اللہ کی تکمیل اور حج بیت اللہ کی سعادت کے بعد ابراہیم علیہ السلام واپس فلسطین کے شہر حبرون (الخلیل) پلٹ آئے۔ اور ادھر سارہ جو عمر کے ایک سو ستائیس سال پورے کر چکی تھی وفات پا گئی۔ آپ علیہ السلام نے کنعانیوں کے ایک فرد عفرون بن صخر سے ۴۰۰ مثقال چاندی کے بدلے ایک زمین کا ٹکڑا خرید کر اس میں جنازہ پڑھ کر سارہ کو دفن کیا اور اس ساری زمین کو آل ابراہیم کے لیے قبرستان کے طور پر وقف کر دیا۔

البداية والنهاية: ١/ ١٦٣۔

اور جب ابراہیم کی عمر ۱۷۵ سال کی ہو چکی تو وقت اجل آن پہنچا سو آپ سے ملک الموت نے اجازت لے کر روح کو قبض کر لیا اور آپ اس دنیا کو چھوڑ کر جل بسے آپ کو آپ کی بیوی سارہ کے پہلو میں اسی غار میں دفن کر دیا گیا تو آپ نے اپنے اہل بیت کے لیے خاص کی تھی اس قبرستان کو بعد میں سیدنا سلیمان بن داود نے چار دیواری کر کے تعمیر کیا تھا اسی میں سیدنا اسحاق اور حضرت یعقوب کی قبریں ہیں اور یہ حبرون کے شہر الخلیل میں واقع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی وَهَبَ لِی عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّی لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾ (ابراهيم / ٣٩)

''سب تعریف اس اللہ کی ہے، جس نے مجھے بڑھاپے کے باوجود اور اسماعیل اور اسحاق دیے بے شک میرا رب تو بہت ہی دعا سننے والا ہے۔''

تمہیدی کلمات:

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا مختصر تعارف' سیدہ ہاجرہ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی دعا کے نتیجے میں ۸۶ سال کی عمر میں اسماعیل عطا فرمائے۔ سیدنا ابراہیم کو جلد ہی حکم ہوا کہ اسماعیل اور اس کی والدہ کو فلسطین سے مکہ معظّمہ میں چھوڑ آئیں۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ نے سیدہ ہاجرہ اور اسماعیل کی بدولت چشمہ زمزم عطا فرمایا اور اسماعیل ہی کی بدولت اللہ تعالیٰ جنت سے قربانی کا جانور عنایت فرمایا، پھر اس سنت کو تا قیامت جاری رکھنے کا حکم دیا۔ جوانی میں سیدنا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے مل کر اللہ کے گھر کعبہ کی تعمیر کی۔

سیدنا اسماعیل کی پہلی شادی عمالیق کی ایک عورت عمارہ سے ہوئی جس کو آپ نے ابراہیم کے حکم پر طلاق دے دی۔

پھر دوسری شادی مضاض بن عمرو جرہمی کی بیٹی سلمی سے کی۔ ان سے بارہ بیٹے پیدا ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔نابت ۲۔قیدار ۳۔ازبل ۴۔میشی ۵۔مسمع ۶۔ماش
۷۔دوصا ۸۔اُرر ۹۔یطور ۱۰۔نبش ۱۱۔طیما ۱۲۔قیذ ما
کتاب پیدائش ، باب ۲۴ فقرہ ۱۳۔۱۵

حجاز کے تمام عرب قبائل حضرت اسماعیل کے دو بیٹوں نابت اور قیدار کی اولاد سے ہیں۔آپ کی وفات ۱۳۷ برس کی عمر میں ہوئی اور آپ اپنی والدہ کے قریب حجر مقام پر دفن ہوئے۔

سیدنا اسماعیل کی والدہ ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں

حضرت ابو ہریرہ t کہتے ہیں کہ ابراہیم u نے تین مرتبہ جھوٹ بولا تھا، دو ان میں سے خالص اللہ کی رضا کے لیے تھے، ایک تو ان کا یہ فرمانا (بطور توریہ کے ﴿إِنِّي سَقِيمٌ﴾ (الصافات:۸۹) ''میں بیمار ہوں'' وَقَوْلُهُ: ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا﴾ (الأنبياء : ٦٣)

''اور دوسرا ان کا یہ فرمانا'' بلکہ یہ کام تو ان کے بڑے (بت) نے کیا ہے''

وَقَالَ: بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ، إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ هَا هُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: أُخْتِي، فَأَتَى سَارَةَ قَالَ:يَا سَارَةُ: لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرَكِ، وَإِنَّ هَذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي، فَلاَ تُكَذِّبِينِي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ، فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي وَلاَ أَضُرُّكِ، فَدَعَتِ اللَّهَ فَأُطْلِقَ، ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ، فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي وَلاَ أَضُرُّكِ، فَدَعَتْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأُطْلِقَ، فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ، إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ، فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ، فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ: مَهْيَا، قَالَتْ: رَدَّ اللَّهُ كَيْدَ الْكَافِرِ، أَوِ الْفَاجِرِ، فِي نَحْرِهِ، وَأَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ))

اور بیان کیا کہ ایک مرتبہ ابراہیم اور سارہ i ایک ظالم بادشاہ کی حدود سلطنت سے گزر رہے تھے۔ بادشاہ کو خبر ملی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کی ایک خوبصورت ترین عورت ہے۔ بادشاہ نے ابراہیم u کے پاس اپنا آدمی بھیج کر انہیں بلوایا اور حضرت سارہ] کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہے؟ حضرت ابراہیم u نے فرمایا: یہ میری بہن ہے۔ پھر آپ u سارہ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے سارہ! یہاں میرے اور تمہارے سوا اور کوئی بھی مومن نہیں ہے اور اس بادشاہ نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اسے یہ کہہ دیا تم میری (دینی اعتبار سے) بہن ہو۔ اس لیے اب تم کوئی ایسی بات نہ کہنا جس سے میں جھوٹا بنوں۔ پھر اس ظالم نے حضرت سارہ] کو بلوایا اور جب وہ اس کے پاس گئیں تو اس نے ان کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن فوراً ہی پکڑ لیا گیا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ میرے لیے اللہ سے دعا کرو (کہ اس مصیبت سے نجات دے) اب میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، چنانچہ انہوں نے اللہ سے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا۔ لیکن پھر اس نے دوسری مرتبہ ہاتھ بڑھایا اور اس مرتبہ بھی اسی طرح پکڑ لیا گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت، اور پھر کہنے لگا کہ میرے لیے اللہ سے دعا کرو اب میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ سارہ] نے دعا کی اور اس کی خلاصی ہوگئی۔ اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعداس نے اپنی خدمت گار کو بلایا اور کہا کہ تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لے کر آئے ہو، یہ تو کوئی سرکش جن ہے۔ سارہ کے لیے اس نے ہاجرہ کو خدمت کے لیے دے دیا۔ جب سارہ آئیں تو ابراہیم u کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے ان کا حال پوچھا انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر یا فاجر کے فریب کو اسی کے منہ پر دے مارا اور ہاجرہ کو بطور خدمت کے دے دیا ہے۔ ابو ہریرہ t نے کہا: اے بنی ماء السماء تمہاری والدہ یہی (حضرت ہاجرہ) ہیں۔

بخاری، أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: (واتخذ الله إبراهيم خليلا) (النساء: ۱۲۵)(۳۳۵۸)

دعائے ابراہیم علیہ السلام اور بیٹے کی بشارت

سیدنا ابراہیم علیہ السلام جب عراق سے ہجرت کر کے مصر سے ہوتے ہوئے فلسطین پہنچے اور جس مقام کو آپ نے مسکن بنایا اسے الخلیل، حبرون، مسجد ابراہیم کہا جاتا ہے۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۶ سال ہو چکی تھی اور آپ کے سر میں سفیدی جھانکنے لگی تھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوئے:

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ﴾

ابراہیم علیہ السلام سیدہ ہاجرہ علیہا السلام سے نکاح کیا جو سنوان بن علوان بادشاہ کی بیٹی تھی اور اس نے سیدہ سارہ کو بطور تحفہ دی تھی تاکہ یہ خدمت کرے، انہیں سی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد دی جن میں سب سے پہلا بیٹا جو پیدا ہوا وہ سیدنا اسماعیل علی علیہ السلام تھے۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

جب سیدہ ہاجرہ بچے کی امید سے ہوئیں تو اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگیں تو سیدہ سارہ نے جناب ابراہیم علیہ السلام سے شکایت کی کہ اس سے کچھ مناسب سلوک کرو جب سیدہ ہاجرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو پتہ چلا تو وہاں سے بھاگ نکلیں ایک چشمے کے پاس گھبرائے ہوئے بیٹھی تھیں کہ ایک فرشتے نہ آ کر کہا:

لَا تَخَافِی فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ مِنْ هَذَا الْغُلَامِ الذی حملت خیرا وَأَمَرَهَا بِالرُّجُوعِ وبشَّرها أَنَّهَا سَتَلِدُ ابْنًا وَتُسَمِّيهِ إِسْمَاعِيلَ

''مت ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ اس لڑکے سے جسے تو اپنے پیٹ میں اٹھا رکھا ہے خیر پیدا کرے گا، اور اسے واپس جانے کا حکم دیا اور اسے خوشخبری دی عنقریب تیرے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا اور اس کا نام اسماعیل رکھنا۔''

البداية والنهايه:١/ ١٧٦ ، دار إحياء التراث العربی الطبعة: الأولى ١٤٠٨ ، هـ

رب تعالیٰ کا شکریہ اور دعا

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی وَهَبَ لِی عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّی لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾ (ابراهيم / ٣٩)

''سب تعریف اس اللہ کی ہے، جس نے مجھے بڑھاپے کے باوجود اور اسماعیل اور اسحاق دیے بے شک میرا رب تو بہت ہی دعا سننے والا ہے۔''

سیدنا زکریا علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے اپنی اولاد کے نیک ہونے کی دعا کی۔

﴿وَكَانَتِ امْرَأَتِی عَاقِرًا فَهَبْ لِی مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِی وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا﴾ (مريم:٦ ، ٥)

''اور میری بیوی شروع سے بانجھ ہے، سو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا کر، جو میرا وارث بنے اور آل یعقوب کا وارث بنے اور اے میرے رب! اسے پسند کیا ہوا بنا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر ابراہیم علیہ السلام جناب اسماعیل علیہ السلام کو جب ابھی دودھ پیتے بچے تھے اور ان کی والدہ کو وادی بطحاء میں چھوڑ آئے جہاں سوائے خشک پہاڑوں اور کانٹے دار جھاڑیوں کے اور کچھ نہ تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ہے:

﴿رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ﴾ (إبراهيم:٣٧)

''اے ہمارے رب! بے شک میں نے اپنی کچھ اولاد کو اس وادی میں آباد کیا ہے کوکھیتی والی نہیں، تیرے حرمت والے گھر کے پاس، اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں۔ سو کچھ لوگوں کے دل ایسے کر دے کہ ان کی طرف مائل رہیں اور انہیں پھلوں سے رزق عطا کر، تاکہ وہ تیرا شکر کریں۔''

صحیح بخاری میں اس واقعہ کی پوری تفصیل موجود ہے کہ یہ یہاں کیسے رہے کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ، خَرَجَ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّ إِسْمَاعِيلَ، وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ، فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَدَاءً نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ: يَا إِبْرَاهِيمُ إِلَى مَنْ تَتْرُكُنَا؟ قَالَ: إِلَى اللَّهِ، قَالَتْ: رَضِيتُ بِاللَّهِ، قَالَ: فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَى صَبِيِّهَا، حَتَّى لَمَّا فَنِيَ المَاءُ، قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا، قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ، وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ أَحَدًا، فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا، فَلَمَّا بَلَغَتِ الوَادِيَ سَعَتْ وَأَتَتِ المَرْوَةَ، فَفَعَلَتْ ذَلِكَ أَشْوَاطًا، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ، تَعْنِي الصَّبِيَّ، فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ، فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا، فَقَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ، لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا، فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا، حَتَّى أَتَمَّتْ سَبْعًا، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ، فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ، فَقَالَتْ: أَغِثْ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ، فَإِذَا جِبْرِيلُ، قَالَ: فَقَالَ بِعَقِبِهِ هَكَذَا، وَغَمَزَ عَقِبَهُ عَلَى الأَرْضِ، قَالَ: فَانْبَثَقَ المَاءُ، فَدَهَشَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، فَجَعَلَتْ تَحْفِزُ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ كَانَ المَاءُ ظَاهِرًا قَالَ: فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ المَاءِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، قَالَ: فَمَرَّ نَاسٌ مِنْ جُرْهُمَ بِبَطْنِ الوَادِي، فَإِذَا هُمْ بِطَيْرٍ، كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا ذَاكَ، وَقَالُوا: مَا يَكُونُ الطَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ، فَبَعَثُوا رَسُولَهُمْ فَنَظَرَ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَأَتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ، فَأَتَوْا إِلَيْهَا فَقَالُوا: يَا أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكِ، أَوْ نَسْكُنَ مَعَكِ، فَبَلَغَ ابْنُهَا فَنَكَحَ فِيهِمُ امْرَأَةً، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَجَاءَ فَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيْنَ إِسْمَاعِيلُ؟ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: ذَهَبَ يَصِيدُ، قَالَ: قُولِي لَهُ إِذَا جَاءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَ: أَنْتِ ذَاكِ، فَاذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، قَالَ: فَجَاءَ، فَقَالَ: أَيْنَ إِسْمَاعِيلُ؟ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: ذَهَبَ يَصِيدُ، فَقَالَتْ: أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ، فَقَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ: طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا المَاءُ، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمَاعِيلَ مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ، فَقَالَ: يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا، قَالَ: أَطِعْ رَبَّكَ، قَالَ: إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ، قَالَ: إِذَنْ أَفْعَلَ، أَوْ كَمَا قَالَ: قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي، وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ) (البقرة: ١٢٧) قَالَ: حَتَّى ارْتَفَعَ البِنَاءُ، وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَنْ نَقْلِ الحِجَارَةِ، فَقَامَ عَلَى حَجَرِ المَقَامِ، فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ﴾ (البقرة: ١٢٧)

بخاری، أحاديث الأنبياء ٣٣٦٥۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بیوی کے درمیان کچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناچا کی ہوگئی تو اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کو لے کر نکلے اور ان کے پاس ایک مشکیزہ میں پانی تھا پس اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس کا پانی پیتی رہیں اور ان کا دودھ اپنے بچہ کے لئے جوش مار رہا تھا حتیٰ کہ وہ مکہ پہنچ گئیں ابراہیم نے انہیں ایک درخت کے نیچے بٹھا دیا پھر ابراہیم اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ چلے تو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے دوڑیں حتی کہ جب وہ مقام کدا میں پہنچے تو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ انہیں پیچھے سے آواز دی کہ اے ابراہیم علیہ السلام ہمیں کس کے سہارے چھوڑا ہے؟ ابراہیم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے کہا میں اللہ (کی نگرانی) پر رضا مند ہوں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر وہ واپس چلی گئیں اور اپنے مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور ان کا دودھ اپنے بچہ کے لئے ٹپک رہا تھا حتیٰ کہ پانی ختم ہوگیا تو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے کہا کہ کاش میں جا کر (ادھر ادھر) دیکھتی شاید مجھے کوئی دکھائی دے جاتا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ گئیں اور کوہ صفا پر چڑھ گئیں اور انہوں نے ادھر ادھر دیکھا خوب دیکھا کہ کوئی شخص نظر آ جائے لیکن کوئی شخص نظر نہیں آیا پھر جب وہ نشیب میں پہنچیں تو دوڑنے لگیں اور کوہ مروہ پر آ گئیں اسی طرح انہوں نے چند چکر لگائے پھر کہنے لگیں کاش میں جا کر اپنے بچہ کو دیکھوں کہ کیا حال ہے جا کر دیکھا تو اسماعیل کو اپنی سابقہ حالت میں پایا گویا ان کی جان نکل رہی ہے پھر ان کے دل کو قرار نہ آیا تو کہنے لگیں کہ کاش میں جا کر (ادھر ادھر) دیکھوں شاید کوئی مل جائے چنانچہ وہ چلی گئیں اور کوہ صفا پر چڑھ گئیں (ادھر ادھر) دیکھا اور خوب دیکھا مگر کوئی نظر نہ آیا حتیٰ کہ ایسے ہی انہوں نے پورے سات چکر لگائے پھر کہنے لگیں کاش میں جا کر اپنے بچہ کو دیکھوں کہ کس حال میں ہے تو یکا یک ایک آواز آئی تو کہنے لگیں فریاد رسی کر اگر تیرے پاس بھلائی ہے تو اچانک جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبرائیل علیہ السلام نے اپنی ایڑی زمین پر ماری یا زمین کو اپنی ایڑی سے دبایا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (فورا) پانی پھوٹ پڑا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ متحیر ہوگئیں اور گڑھا کھودنے لگیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتیں تو پانی زیادہ ہوجاتا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ یہ پانی پیتیں اور ان کے دودھ کی دھاریں ان کے بچہ کے لئے بہتی رہتیں۔ ابن عباس نے کہا کچھ لوگ قبیلہ جرہم کے وسط وادی سے گزرے تو انہوں نے پرندے دیکھے تو انہیں تعجب ہونے لگا اور کہنے لگے کہ یہ پرندے تو صرف پانی پر ہوتے ہیں سو انہوں نے اپنا ایک آدمی بھیجا اس نے جا کر دیکھا تو وہاں پانی پایا اس نے آ کر سب لوگوں کو بتایا لہذا وہ لوگ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کیا تم ہمیں اجازت دیتی ہو کہ ہم تمہارے ساتھ قیام کریں؟ ان کا بچہ (اسماعیل) جب بالغ ہوا تو اسی قبیلہ کی ایک عورت سے نکاح ہوگیا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ابراہیم علیہ السلام کے دل میں آیا اور انہوں نے اپنی بیوی سے کہا میں اپنے چھوڑے ہوؤں کے حال سے واقف ہونا چاہتا ہوں ابن عباس کہتے ہیں ابراہیم آئے اور آ کر سلام کیا پھر پوچھا اسماعیل علیہ السلام کہاں ہیں؟ اسماعیل علیہ السلام کی بیوی نے کہا وہ شکار کے لیے گئے ہیں۔ ابراہیم نے کہا جب وہ آ جائیں تو ان سے کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ تبدیل کر دو جب وہ آئے اور ان کی بیوی نے انہیں (سب واقعہ بتایا) اسماعیل نے کہا کہ چوکھٹ سے مراد تم ہو لہذا تم اپنے گھر بیٹھو ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ابراہیم کے دل میں آیا تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے چھوڑے ہوؤں کے حال سے واقف ہونا چاہتا ہوں ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابراہیم آئے اور پوچھا کہ اسماعیل علیہ السلام کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے کہا شکار کو گئے ہیں اور آپ ٹھہرتے کیوں نہیں؟ کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ کھائیں پئیں ابراہیم نے کہا تم کیا کھاتے اور پیتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارا کھانا گوشت اور پینا پانی ہے ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ ان کے کھانے پینے میں برکت عطا فرما ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (مکہ میں کھانے پینے میں) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے برکت ہے ابن عباس نے کہا پھر (چند روز بعد) ابراہیم علیہ السلام کے دل میں آیا اور انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے چھوڑے ہوؤں کو دیکھنا چاہتا ہوں وہ آئے تو اسماعیل کو زمزم کے پیچھے اپنے تیروں کو درست کرتے ہوئے پایا پس ابراہیم نے کہا کہ اے اسمعیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کا ایک گھر بناؤں اسماعیل علیہ السلام نے کہا پھر اللہ کے حکم کی تکمیل کیجئے ابراہیم نے کہا کہ اس نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ تم اس کام میں میری مدد کرو اسماعیل نے کہا میں حاضر ہوں یا جو بھی فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر دونوں کھڑے ہو گئے ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے تھے اور اسماعیل انہیں پتھر دیتے تھے اور دونوں کہہ رہے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہم سے (یہ کام) قبول فرما بیشک تو سننے جاننے والا ہے حتیٰ کہ دیواریں اتنی بلند ہو گئیں کہ ابراہیم اپنے بڑھاپے کی وجہ سے پتھر اٹھانے سے عاجز ہو گئے سو وہ مقام (ابراہیم) کے پتھر پر کھڑے ہو گئے اسماعیل انہیں پتھر دینے لگے اور کہتے تھے (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)

آداب فرزندی:

وقت گزرتا رہا اور اسماعیل دس گیارہ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام خواب دیکھتے ہیں:

﴿ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى﴾ (الصافات:۱۰۰۔۱۰۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑ دھوپ کی عمر کو پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے چھوٹے بیٹے! بلاشبہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ بے شک میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، تو دیکھ تو کیا خیال کرتا ہے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

الْمُفْدَى إِسْمَاعِيلُ ، عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَزَعَمَتِ الْيَهُودُ أَنَّهُ إِسْحَاقُ ، وَكَذَبَتِ الْيَهُودُ

''جس کا فدیہ دیا گیا تھا وہ جناب اسماعیل علیہ السلام ہیں، یہود کا دعویٰ کے ہے کہ وہ جناب اسحاق علیہ السلام ہیں۔ یہود نے یہ جھوٹ بولا ہے۔''

ابن کثیر تفسیر سورہ الصافات آیت ۱۰۷۔

یہ فیضان نظر تھا یا مکتب کی کرامت تھی
کس نے سکھائے اسماعیل کو آداب فرزندی

سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے کسی قسم کا کوئی سوال نہیں کیا مثلاً آپ مجھے کیوں ذبح کریں گے؟، میری خطا کیا ہے؟ کیا میں آپ کا پلوٹھی کا بچہ نہیں؟ کیا آپ کو مجھ سے محبت نہیں؟ کوئی حیل وحجت نہیں کی۔ فوراً بات ماننے کے لیے تیار ہو گئے۔

﴿قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ﴾

''اس نے کہا اے میرے ابا جان! تجھے جو کچھ حکم دیا جا رہا ہے کر گزر، اگر اللہ نے چاہا تو ضرور مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔''

ادھر اطاعت وفرماں برداری کی حد ہے ادھر شیطان اس منظر سے پریشان ہے وہ اس مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچتے ہوئے دیکھنا نہیں چاہتا چنانچہ بار بار سامنے آتا ہے اور ہر بار منہ کی کھاتا ہے اور ناکام ونامراد ہوتا ہے۔

باپ کا احترام، باپ کی فرماں برداری اور باپ کی خدمت کی ترغیب خاتم النبین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدالانبیاء والمرسلین نے دلائی ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ!

إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا ، وَإِنَّ أَبِي يُرِيدُ أَنْ يَجْتَاحَ مَالِي ، فَقَالَ: أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ

''میرے پاس مال بھی ہے اور میری اولاد بھی ہے۔ میرا باپ میرا مال ضائع (مجھ سے لے چھیننا) کرنا چاہتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں۔''

ابن ماجه ، التجارات باب ما للرجل من مال ولده ٢٢٩١ ، وابوداود: ٣٥٣٠ صحيح

حضرت عبداللہ بن عباس W سے مروی ہے:

كَبْشٌ قَدْ رَعَى فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا

''ایک مینڈھا تھا جو جنت میں چالیس سال تک چرتا رہا۔''

البداية والنهاية: ١/ ١٨٥۔

تعمیر بیت اللہ

طوفان نوح کی وجہ سے بیت اللہ کے نشانات مٹ چکے تھے جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیت اللہ کی تعمیر کا حکم ملا تو جناب ابراہیم علیہ السلام نے وضاحت چاہی تو اللہ تعالیٰ نے ہوا بھیجی جس نے بنیادوں کو ظاہر کر دیا تب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے حلیم بیٹے کے ساتھ مل کر بیت اللہ کی تعمیر کی۔

﴿ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ﴾ (الحج: ٢٦)

''اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ متعین کر دی۔''

يَا بُنَيَّ اطْلُبْ لِي (حَجَرًا حسناً أضعه هاهنا وقال: يَا أَبَتِ إِنِّي كَسْلَانُ تَعِبٌ قَالَ: عَلَيَّ ذَلِكَ فَانْطَلَقَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے بیٹے! کوئی خوبصورت سا پتھر لاؤ جو میں اس جگہ رکھ سکوں، تو کہنے لگے اے میرے ابا جان! میں بہت تھک چکا ہوں پھر جناب ابراہیم u نے کہا لاؤ (پتھر) تو پھر (پتھر کی تلاش میں) چلے گئے۔''

جب ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے ہوئے دیواریں اوپر تک لے گئے تو سیدنا اسماعیل سے کہا کوئی خوبصورت پتھر لاؤ جو میں یہاں، نشانی، کے طور پر رکھ دوں تو ابراہیم نے دوبارہ کہا کہ لاؤ تو اسماعیل چل پڑے انہیں نیند آئی اور سو گئے اتنے جبرائیل علیہ السلام حجر اسود لے آئے اور آپ نے اسے مشرقی جانب کے کونے میں رکھ دیا۔ جب واپس آئے تو دیکھا کہ پتھر تو رکھا جا چکا ہے پوچھا یہ کون لایا ہے تو ابراہیم نے جواب دیا جو تجھ سے زیادہ طاقتور ہے۔ چنانچہ دونوں باپ بیٹا تعمیر کر رہے تھے اور اپنی زبانوں سے یہ الفاظ بھی پڑھ رہے تھے

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾

اسماعیل نے وعدہ سچ کر دیا

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولا نَبِيًّا *وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا﴾ (مریم: ٥٥-٥٤)

''اور کتاب میں اسماعیل کا ذکر کر، یقیناً وہ وعدے کا سچا تھا اور ایسا رسول جو نبی تھا، اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکواۃ کا حکم دیتا تھا اور وہ اپنے رب کے ہاں پسند کیا ہوا تھا۔''

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا قِيلَ لَهُ: (صَادِقَ الْوَعْدِ)؛ لِأَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ: ﴿سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ﴾ (الصَّافَّاتِ: ١٠٢) فَصَدَقَ فِي ذَلِكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ اسماعیل u کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ ''وعدے کے سچے تھے'' وہ اس طرح جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا: ''اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔'' تو انہوں نے اس وعدے کو سچا کر دکھایا:

أَنَّ سَهْلَ بْنَ عَقِيلٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ النَّبِيَّ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَعَدَ رَجُلًا مَكَانًا أَنْ يَأْتِيَهُ، فَجَاءَ وَنَسِيَ الرَّجُلُ، فَظَلَّ بِهِ إِسْمَاعِيلُ وَبَاتَ حَتَّى جَاءَ الرَّجُلُ مِنَ الْغَدِ، فَقَالَ:مَا بَرِحْتَ مِنْ هَاهُنَا؟ قَالَ:لَا قَالَ:إِنِّي نَسِيتُ .قَالَ:لَمْ أَكُنْ لِأَبْرَحَ حَتَّى تَأْتِيَنِي.فلذلك (كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ)

''سہل بن عقیل کہتے ہیں کہ اسماعیل علیہ السلام نے کسی آدمی سے ایک جگہ ملاقات کا وعدہ کیا آپ علیہ السلام پہنچ گئے لیکن وہ شخص نہیں آیا آپ وہیں ٹھہرے رہے حتی کی رات گزر گئی تو وہ شخص اگلے دن آیا تو آپ نے پوچھا تو تو آیا کیوں نہیں وہ شخص کہنے لگا میں بھول گیا تھا، تو آپ نے فرمایا: میں تیرے آنے تک یہیں ٹھہرا رہتا یہاں تک کہ تو آجاتا'' اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''کہ وہ وعدے کے سچے تھے کا یہی معنی ہے۔''

ابن کثیر تفسیر سورہ مریم آیت ٥٤۔

اسماعیل علیہ السلام تیر انداز تھے

سلمہ بن اکوع t کہتے ہیں کہ نبی e کا گزر قبیلہ بنو اسلم کے لوگوں کے پاس سے ہوا جو تیر اندازی کر رہے تھے تو آپ e نے فرمایا:

ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ:فَأَمْسَكَ أَحَدُ الفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ لاَ تَرْمُونَ؟، قَالُوا: كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

''اسماعیل علیہ السلام کے بیٹو! تیراندازی کرو بے شک تمہارے باپ اسماعیل علیہ السلام بھی تیرانداز تھے۔ہاں! تیراندازی کرو میں بنی فلاں کی طرف ہوں (جب ایک فریق کے ساتھ ہو گئے) تو ایک گروہ نے اپنے ہاتھ روک لیے آپ نے فرمایا: کیا بات پیش آئی تم نے تیراندازی کیوں بند کر دی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم کیسے تیراندازی کر سکتے ہیں اور آپ ان کے ساتھ ہیں۔تو نبی ﷺ نے فرمایا: تیراندازی جاری رکھو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔''

بخاری، الجهاد والسير، باب التحريض عليالرمی۲۸۹۹۔

دعائے ابراہیم علیہ السلام اور قبول دعا

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

(البقرة:۱۲۹)

''اے میرے رب! اور انہیں میں سے ایک رسول بھیج جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انہیں کتاب وحکمت سکھائے، اور انہیں پاک کرے، بے شک تو ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَنِی هَاشِمٍ

''بے شک اللہ تعالیٰ نے اسماعیل کی اولاد سے کنانہ کو، اور کنانہ سے قریش کو، اور قریش سے بنو ہاشم کو، اور بنی ہاشم سے مجھے چنا ہے۔''

مسلم، الفضائل، باب فضل نسب النبی صلی الله علیه وسلم، وتسلیم الحجر علیه قبل النبوة (٢٢٧٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی کے مسائل

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ﴾(الحج:٣٤)

''اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کی جگہ مقرر کی تا کہ جو مویشی (جانور) اللہ نے ان کو دیئے ہیں ان پر اللہ کا نام ذکر کریں (یعنی اللہ کے نام پر ذبح کریں)۔''

تمہیدی کلمات:

اسلامی سال کا بارہواں مہینہ ذوالحجہ ہے۔ ذوالحجہ کا معنی حج والا، یا حج والا سال، اس مہینے میں تمام مسلمان بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اس لیے اس مہینے کا نام ذوالحجہ رکھا گیا ہے۔ یہ حرمت والے مہینے میں سے ایک ہے۔

ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کی فضیلت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ))

''کوئی عمل ان دس دنوں کے عمل سے افضل اور محبوب نہیں''

صحابہ نے عرض کیا کہ: جہاد بھی نہیں.....؟ آپ نے جواب دیا کہ: جہاد بھی نہیں ہاں، مگر وہ آدمی جو اپنا مال اور جان لے کر اللہ کے راستے میں نکلا اور سب کچھ لٹا دیا۔

جامع ترمذی، أبواب الصوم ، باب ما جاء فی العمل فی الأيام العشر (٧٥٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں روزہ رکھنا

روزہ نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عشرہ میں نیک عمل کرنے کی ترغیب دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کے نویں تاریخ، یوم عاشورا اور ہر مہینے تین دن اور ہر ماہ کے سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

صحیح سنن النسائی (۲۲۳۶)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص نے ان سے کہا

((يَا أَمِيرَ الْمُؤمِنِيْنَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَؤُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا))

''اے امیر المومنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اسکے یوم نزول کو عید بنا لیتے''

انہوں نے دریافت کیا: أَيُّ آيَةٍ؟

کون سی آیت...؟ اس نے کہا۔

((الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا))

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ))

''جس دن اور جس جگہ نبی کریم ﷺ پر وہ (آیت) نازل ہوئی ہم اس سے آگاہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ جمعہ کا دن تھا اور آپ ﷺ عرفات میں کھڑے تھے‘‘

صحیح بخاری، الایمان، باب زیادۃ الایمان ونقصانہ(٤٥)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ ؟ فَقَالَ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ))

’’رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ دور کر دیتا ہے‘‘

صحیح مسلم، الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ . . . . (١٩٧)(١١٦٢)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے سوا کوئی اور دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ اس کثرت سے بندوں کو (جہنم کی) آگ سے آزاد کرتا ہو۔ اس روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان (حاجیوں) کی وجہ سے فخر کرتا اور فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ (یعنی اپنی دنیاوی ضروریات کے باوجود مجھ سے صرف اپنی بخشش کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔‘‘ (صحیح مسلم :١٣٤٨)

یوم عرفہ قبولیت دعا کا دن ہے۔ اس کی بہترین دعا جو نبی کریم ﷺ نے مانگی وہ یہ ہے، اسے کثرت سے پڑھیں۔

((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٍ))

’’اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے سب تعریفات ہیں اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے‘‘ (الترمذی :٣٥٨٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عشرہ ذی الحجہ میں تکبیرات کہنا

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ﴾ (الحج:۲۸)

''وہ لوگ معلوم دنوں میں اللہ کا ذکر کریں۔''

اس عشرہ کے شروع ہونے سے لے کر ایام تشریق (۱۱،۱۲،۱۳) کے آخری دن کے غروب آفتاب تک حاجیوں اور غیر حاجیوں کو اللہ کا ذکر ہر وقت کرتے رہنا چاہیے۔ صحابہ کرام ان دس دنوں میں تکبیر کہتے ہوئے بازار نکلتے اور عام لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہنا شروع کر دیتے۔

فتح الباری (۲/ ۵۳۱)

تکبیرات کے الفاظ یہ ہیں:

۱۔ أَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

۲۔ أَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، أَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ، أَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

المصنف، الصلوات (۲/ ۱۶۷، ۱۶۸) صحیح

قربانی کرنے والا بال اور ناخن نہ کاٹے

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحَجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ))

''جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحيح مسلم، الأضاحي، باب نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة.....(١٩٧٧)

البتہ جس کی قربانی نہیں اس پر ایسی کوئی پابندی نہیں لیکن اگر وہ ان دنوں بالوں اور ناخنوں کو تراشنے سے رکا رہے اور قربانی کے دن کاٹے تو اسے قربانی کا ثواب مل جائے گا، جیسا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ: میرے پاس ایک لویری (دودھ دینے والا جانور) کے سوا قربانی کا کوئی جانور نہیں ہے، کیا میں اسکی قربانی دے لوں. ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''نہیں! لیکن (اس دن) تم اپنے بال اور ناخن تراش لینا اور اپنی مونچھیں کاٹنا اور شرمگاہ کے بال مونڈ دینا اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ تیری قربانی ہو جائے گی۔''

ابو داؤد، الضحايا، باب ماجآء في ايجاب الأضاحي (٢٧٨٩) وابن حبان (١٠٤٣) حسن لشواهده

قربانی کی فرضیت

ہر صاحب استطاعت کے لیے قربانی کرنا ضروری ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا))

''جس کے پاس قربانی کرنے کی استطاعت ہو اور پھر بھی وہ قربانی نہیں کرتا تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب ہی نہ آئے۔''

سنن الدارقطني، الأشربة وغيرها، باب الصيد والذبائح والأطعمة وغير ذلك (٤١٦٩)

صاحب نصاب کی شرط

قربانی کے لیے صاحب نصاب (اتنا مال جس پر زکوٰۃ فرض ہو) ہونا شرط ہے نہ ضروری۔

شہنشاہ کائنات، اللہ ذوالجلال والاکرام کا فرمان:

﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر'' الکوثر (/ ۱-۳)

تمام امت مسلمہ کے لیے یکساں حکم رکھتا ہے۔ چاہے صاحب نصاب ہو یا نہ ہو۔

کن کن جانوروں کی قربانی کرنا جائز ہے؟

باجماع مسلمین ۸ ہیں: بکرا، بکری، بھیڑ (نر اور مادہ) اونٹ (نر اور مادہ) اور گائے، بیل' کیونکہ اللہ رب العالمین نے فرمایا ہے :

((وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ (الحج:٣٤)

''اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کی جگہ مقرر کی تا کہ جو مویشی جانور اللہ نے ان کو دیئے ہیں ان پر اللہ کا نام ذکر کریں۔''

کن کن جانوروں کی قربانی کرنا ناجائز ہے؟

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کر کے فرمایا: قربانی میں چار قسم کے جانور جائز نہیں:

((الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تُنْقِيْ))

۱.....کانا (بھینگا) جانور، جس کا کانا پن واضح ہو۔

۲.....بیمار، جس کی بیماری واضح ہو۔

۳.....لنگڑا، جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔

۴.....نہایت لاغر جانور، جس کے اندر گودا نہ ہو۔

سنن ابو داؤد، الضحايا باب ما يكره من الضحايا(٢٨٠٢)

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ))

''ہم (جانور) کی آنکھیں اور کان اچھی طرح دیکھیں''

سنن أبی داود، الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا (٢٨٠٤)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((نَهَى رَسُولُ اللَّه ﷺ أَنْ يُضَحَّى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ))

''رسول اللہ ﷺ نے کان کٹے اور سینگ ٹوٹے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔''

الترمذی، الأضاحی، باب فی الضحیة بعضباء القرن والأذن(١٥٠٤)

وہ جانور جس کا کان آدھا یا آدھے سے زیادہ کٹا ہوا ہو۔

ارواء الغلیل(٤/ ٣٦١)

خارش زدہ جانور اور دوسرا وہ جس کا تھن کٹا ہوا ہو۔

مجمع الزوائد (٤/ ١٩)

یہ چند عیوب ہیں جن کی بناء پر جانور قربانی کے لیے ذبح نہیں کیا جا سکتا۔ اور جب یہ عیوب مزید بڑھ جائیں مثلاً جانور مکمل اندھا ہو جائے یا لولا ہو یا چلنے پھرنے سے عاجز ہو تو ان صورتوں میں بطریق اولیٰ قربانی جائز نہیں ہے۔ اور یہ عیوب جانور میں خریدنے سے قبل موجود ہوں یا قربانی والے دن قربانی کرنے سے چند لمحے پہلے پیدا ہو جائیں دونوں صورتوں میں قربانی جائز نہیں۔

خصی اور غیر خصی جانور کی قربانی

خصی اور غیر خصی دونوں طرح کے جانوروں کی قربانی کرنا درست اور سنت سے ثابت ہے۔

خصی جانور کی قربانی کی دلیل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَمْلَحَيْنِ عَظِيْمَيْنِ مَوْجُوْءَيْنِ فَاَضْجَعَ أَحَدَهُمَا وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيْدِ وَشَهِدَ لِيْ بِالْبَلَاغِ))

''رسول اللہ ﷺ کے پاس دو سینگوں والے، چت کرے، بڑے بڑے خصی مینڈھے لائے گئے۔ آپ ﷺ نے ان دونوں میں سے ایک کو بچھاڑا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، محمد اور ان کی امت کی طرف سے جنہوں نے تیری توحید کی گواہی دی اور میرے پیغام کو پہنچانے کی گواہی دی۔''

مجمع الزوائد (٤/ ٢٧) حسن

لہذا جانور کا خصی ہونا عیب نہیں لہذا خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دو خصی مینڈھے ذبح کیے قربانی کیلئے۔ سنن ابن ماجة(٣١٢٢)

غیر خصی جانور کی قربانی کرنے کی دلیل

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُضَحِّي بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ))

''رسول اللہ ﷺ سینگوں والے، غیر خصی مینڈھے کی قربانی کیا کرتے تھے۔ اور اس کی آنکھیں، منہ اور ہاتھ پاؤں سیاہ ہوتے تھے۔''

ابوداؤد، الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا (٢٧٩٣) صحيح

قربانی کے جانور کی عمر کتنی ہو

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الضَّأْن))

''تم صرف اور صرف مُسِنَّة ہی ذبح کرو لیکن اگر تمھیں دشواری پیش آئے تو ضان (بھیڑ، چھترا، دنبہ) جَذَعَة (ایک سالہ) ذبح کرلو۔''

صحيح مسلم ، الأضاحى ، باب سن الأضحية(١٩٦٣)

لہٰذا اس صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ قربانی مُسِنَّة جانور ہی کی کرنی چاہیے اور اگر دشواری ہو تو پھر بھیڑ کی جنس سے جَذَعَة کرنے کی اجازت ہے۔

مُسِنَّة کیا ہے۔؟

جب جانور کے دودھ کے دانت دوسرے نئے دانت نکلنے کی وجہ سے گر جائیں تو وہ مُسِنَّة کہلاتا ہے۔ المصباح المنير (١/ ٢٩٢)، لسان العرب (١٣/ ٢٢٢)

جَذَعَة کیا ہے۔؟

بھیڑ کے دو دانت سے کم عمر والے جس بچے (جذع) کو بطور قربانی ذبح کرنے کی رخصت ہے اس کی عمر کتنی ہوگی اس بارے میں مختلف آراء میں بعض علماء نے ایک سال مدت بتائی ہے، بعض چھ ماہ، بعض نے سات ماہ اور بعض نے ان سے مختلف دیگر آراء پیش کی ہیں۔

بھیڑ کی جنس (دنبہ، بھیڑ، چھترا) صحیح ترین قول کے مطابق جب ایک سال مکمل کر لے تو جَذَعَة کہلاتی ہے۔ لسان العرب (٨/ ٤٤)، القاموس المحيط (١/ ٩١٥)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((ثُمَّ الْجَذَعُ مَا اسْتَكْمَلَ سَنَةً عَلٰى اَصَحِّ الْأَوْجُهِ))

''جذع کی عمر کے بارے میں سب سے زیادہ درست بات یہ ہے کہ اس کی عمر ایک سال پوری ہو چکی ہو۔''

المجموع (٨/ ٢٩٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی ایک سال عمر کی ترجیح دی ہے۔

فتح الباری (۱۰/ ۵)

قربانی کے جانور میں شرکت

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ والے سال اونٹ اور گائے کی سات سات آدمیوں کی طرف سے قربانی دی۔''

صحیح مسلم ، الحج ، باب الاشتراك فی الهدی وإجزاء البقرة . . . . . (۱۳۱۸)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" :

((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْجَزُورِ عَشَرَةً))

''ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ عیدالاضحیٰ کا دن آ گیا تو ہم سات سات افراد گائے کی قربانی میں اور اونٹ کی قربانی میں دس دس افراد شریک ہوئے۔''

سنن ترمذی ، الحج ، باب ما جاء فی الاشتراك فی البدنة والبقرة (۹۰۵)

سیدنا حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

مجھے میرے گھر والوں نے غلط روی پر ابھارنے کی کوشش کی جبکہ مجھے سنت کا علم ہو چکا تھا کہ ایک گھرانے والے ایک یا دو بکریاں ذبح کرتے تھے، کہ (اگر اب ہم ایسا ہی کریں گے تو) ہمارے پڑوسی ہمیں کنجوسی کا طعنہ دیں گے۔

سنن ابن ماجه ، الأضاحی ، باب من ضحی بشاة عن أهله (۳۱۴۸) سنن البیهقی الکبری (۹/ ۲۶۸)

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيْعِ اَهْلِهٖ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ اپنے سارے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کرتے تھے۔''

مستدرك حاكم (٤/ ٢٢٩) صحيح

سیدنا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ خود بھی اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری قربانی دیتے تھے۔ صحيح بخاری، الأحكام، باب بيعة الصغير (٧٢١٠)

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ:

۱۔ گائے اور اونٹ میں سات سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔

۲۔ اونٹ میں دس افراد بھی چاہیں تو شرکت کر سکتے ہیں۔

۳۔ ایک یا دو بکریاں تمام گھر والوں کی طرف سے بھی کفایت کر جاتی ہیں۔

۴۔ وسعت ہو تو خلوص کے ساتھ کئی قربانیاں ایک آدمی بھی کر سکتا ہے جیسا کہ نبی e نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر سو قربانیاں کی تھیں۔

حاجی کی قربانی کے مسائل کا خلاصہ

۱..... حج افراد کرنے والے پر قربانی واجب نہیں لیکن حج قران اور حج تمتع والے پر واجب ہے اگر وہ قربانی نہ کر سکیں تو ایام حج میں تین روزے اور واپس گھر آ کر سات روزے رکھیں گے۔

صحيح بخاری:١٦٩١)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ﴾

''جو (تم میں) حج کے وقت تک عمرے سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ جیسی قربانی میسر ہو کرے اور جس کو (قربانی) نہ ملے وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واپس ہو۔ یہ پورے دس ہوئے۔'' [البقرۃ:١٩٦]

٢.....منی، مکہ یا حدودِ حرم میں کسی بھی جگہ قربانی کی جاسکتی ہے۔(ابو داؤد :١٩٣٧)

٣.....حاجی استطاعت کے مطابق زیادہ بھی قربانیاں کرسکتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ایک سو قربانیاں کی تھیں۔(مسلم:١٢١٨)

٤.....حج کی قربانی کی شرائط وہی ہیں جو عام قربانی کی ہیں۔

٥.....اگر کوئی دس ذوالحجہ کو قربانی نہیں کرسکا تو ایام تشریق ١١۔١٢۔١٣ ذوالحجہ کے غروب آفتاب تک کسی بھی وقت قربانی کرسکتا ہے۔(البیھقی فی السنن الکبری :٩/٣٩٥)

٦.....آجکل رش اور حجاج کی سہولت کے لیے قربانی کی رقم بینک یا مخصوص کاؤنٹر پر جمع کی جاتی ہے تاکہ سعودی حکومت خود اس کی طرف سے دس ذوالحجہ کو قربانی کا جانور خرید کر قربانی کردے اور گوشت کو محفوظ کرکے مستحقین تک پہنچادے۔تاہم اگر کوئی خود بھی قربانی کا جانور خرید کر قربانی کرنا چاہے تو وہاں مذبح موجود ہے۔

قربانی کا جانور خود ذبح کرنا افضل ہے

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَحَرَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ))

''نبی کریم ﷺ نے کھڑے سات اونٹ اپنے ہاتھ سے نحر کیے اور مدینہ میں دو عدد سینگوں والے مینڈھے ذبح کیے۔''

سنن أبی داود ، الضحایا ، باب ما یستحب من الضحایا(٢٧٩٣)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ ﷺ نے سو(١٠٠) قربانیاں دیں۔جن میں سے تریسٹھ قربانیاں آپ ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے ذبح کیں اور باقی حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ کو ذبح کرنے کا حکم دیا کہ میری طرف سے ان کو ذبح کرو۔

مسلم، الحج، باب حجة النبی ﷺ (۱۲۱۸)

ذبح کرتے وقت خیال رہے

جانور قربانی کرنے سے پہلے چھری کو خوب اچھی طرح تیز کر لینا چاہیے تاکہ جانور آسانی سے ذبح ہو جائے اور اسے زیادہ تکلیف نہ ہو۔ صحیح مسلم (۱۹۵۵)

نیز ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کیا جائے نہ اس کے سامنے چھری کو تیز کیا جائے۔

جانور کو قبلہ رخ لٹائیں اور یہ دعا پڑھ کر ذبح کریں:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ))

صحیح البخاری (۵۵۶۵)۔ وصحیح مسلم (۱۹۶۶)

قربانی کے گوشت کی تقسیم

فرمان الٰہی ہے:

((وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَاىِٕسَ الْفَقِيْرَ))(الحج:۲۸)

''معلوم دنوں میں جو چوپائے ہم نے دیئے ہیں ان پر اللہ کا نام ذکر کریں اور خود بھی کھاؤ اور تنگ دست وسوالی کو بھی کھلاؤ۔''

مزید فرمایا: فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (الحج:۳۶)

''خود بھی کھاؤ اور مانگنے والے اور نہ مانگنے والے کو بھی دو۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَتَصَدَّقُوا))

''میں نے تمہیں مفلوک الحال لوگوں کے آنے کی بنا پر (قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے) روکا تھا پس تم اب کھاؤ، ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو۔''

مسلم، الأضاحی، باب بیان ما کان من النهی..... (۱۹۷۱)

ایک دوسری روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((کُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا))

''کھاؤ، کھلاؤ اور ذخیرہ کرو''

بخاری، الأضاحی، باب ما یؤکل من الحوم الأضاحی (۵۵۶۹)

معلوم ہوا کہ اگر گردونواح میں فقراء اور مساکین کثیر ہوں تو ذخیرہ اندوزی سے احتراز ہی بہتر ہے البتہ رخصت اپنی جگہ قائم ہے۔

نیز مذکورہ بالا ادلہ سے معلوم ہوا کہ قربانی کا گوشت بندہ خود بھی کھائے، دوست، احباب کو تحفہ بھی دے اور صدقہ بھی کرے۔ یہ تینوں کام کرے لیکن حصوں کی تحدید و تعین کتاب وسنت میں وارد نہیں ہوئی لہٰذا جو تناسب سمجھتا ہو، رکھے، اللہ نے آزادی دی ہے۔

قربانی کی کھالوں کا مصرف

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ یَقُومَ عَلَی بُدْنِهِ وَأَنْ یَقْسِمَ بُدْنَهُ کُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا وَلَا یُعْطِیَ فِی جِزَارَتِهَا شَیْئًا))

''نبی کریم ﷺ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں آپ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں پر (بطور نگران) کھڑا ہوں اور حکم دیا کہ ان کا گوشت اور کھالیں اور جُل مساکین میں صدقہ کردوں اور اس (گوشت، کھالوں اور جُل) میں سے کچھ بھی اس کی اجرت کے طور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پر نہ دوں''

صحیح البخاری، الحج، باب یتصدق (۱۷۱۷)

اس حدیث صحیح سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کھالیں صدقہ ہیں اور صدقہ کے مصارف اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں:

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ (سورة التوبة: ٦٠)

''صدقات (زکوٰۃ، عشر...) فقیروں کے لیے ہیں اور مسکینوں کے لیے، اور ان کے وصول کرنے والوں کے لیے اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنا مقصود ہو اور گردن چھڑانے میں، قرض داروں کے لیے، اور اللہ کی راہ (جہاد فی سبیل اللہ) میں اور مسافروں کے لیے، فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ علم وحکمت والا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حج کی اہمیت وفضیلت اور احکام ومسائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۔ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ﴾

''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف جا سکنے کی طاقت رکھتے ہوں۔ اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے اور جو کفر کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بلکہ ساری دنیا سے بے پرواہ اور بے نیاز ہے۔'' (آل عمران:۹۷)

تمہیدی کلمات:

حج کا لغوی معنی قصد اور ارادہ کرنا ہے مگر شریعت کی اصطلاح میں حج مخصوص ایام میں خاص لباس کے ساتھ اللہ کی رضا کے حصول کیلئے بیت اللہ کی زیارت کا قصد کرنا۔

آپ ﷺ ہجرت کے چھٹے سال مکہ مکرمہ کی طرف عمرہ کی نیت سے روانہ ہوئے۔ مگر حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں کو روک لیا گیا آئندہ سال ۷ھ کو عمرہ کی قضائی کے لیے آپ ﷺ عورتوں اور بچوں کے علاوہ دو ہزار افراد کے ساتھ مدینہ سے مکہ روانہ ہوئے اور عمرۃ القضاء کی ادائیگی کے بعد مکہ میں تین دن قیام کیا اور پھر مدینہ کی طرف واپس روانہ ہوئے۔ جلد ہی اللہ نے ۱۰ رمضان المبارک ۸ھ کو فتح مکہ کی خوشخبری سنا دی ۹ھ کو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر مکہ کی طرف بھیجا۔

ہجرت کے بعد مدینہ میں نو برس گزر چکے تھے کہ آپ ﷺ نے حج نہیں کیا تھا پھر جب حج کی فرضیت نازل ہوئی تو دسویں سال آپ ﷺ نے لوگوں میں اعلان کرایا کہ رسول اللہ حج کا ارادہ رکھتے ہیں جو لوگ حج کے لئے جانا چاہتے ہیں وہ رفاقت کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیار ہو جائیں آپ ﷺ کے ساتھ نوے ہزار آدمی تھے (بعض حضرات نے ایک لاکھ تیس ہزار اور بعضوں نے اس سے بھی زائد تعداد بیان کی ہے) اس قدر لوگوں کا حج بیت اللہ کے لیے نکلنا اس لیے بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرے کا بہت زیادہ اجر اور ان کے فوائد وثمرات بیان فرمائے تھے۔ آج کے خطبہ میں ہم حج کی اہمیت وفضلیت کے ساتھ ساتھ مختصراً احکام ومسائل بھی ذکر کرنے کی کوشش کریں گے۔

اہمیت حج

جس طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ اسلام کے ارکان اور فرائض ہیں، اسی طرح حج بھی دین کا بہت بڑا رکن اور فریضہ ہے۔ حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ

''اسلام (کا قصر پانچ ستونوں) پر بنایا گیا ہے، اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز پڑھنا، زکوۃ دینا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔''

بخاری، الإیمان، ۸۔

اور یہ ہر صاحب استطاعت پر فرض ہے

﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾ (ال عمران:۹۷)

''اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج (فرض) ہے، جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ تمام جہانوں سے بہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے پروا ہے۔

﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ﴾ (الحج:۲۷)

''اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے، وہ تیرے پاس پیدل اور ہر لاغر سواری پر آئیں گے، جو ہر دور دراز راستے سے آئیں گی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَحُجُّوا، فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ، ثُمَّ قَالَ: ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ

''اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو تو ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج فرض کیا گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہتا ہاں تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن باتوں کو میں چھوڑ دیا کروں تم ان کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھا کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگ کثرت سوال کی وجہ سے ہلاک ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہ اپنے نبیوں سے اختلاف کرتے تھے جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم کروں تو حسب استطاعت تم اسے اپنا لو اور جب تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو تم اسے چھوڑ دو۔''

مسلم، الحج باب فرض الحج مرة فی العمر (۱۳۳۷)

افضل عمل

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا:

أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ

''کونسا عمل افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، کہا گیا کہ پھر کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، کہا گیا کہ اس کے بعد کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حج مبرور (مقبول حج)۔''

بخاری، الإيمان باب من قال إن الإيمان هو العمل ۲٦ ومسلم: (۸۳)

حاجی اللہ کے مہمان ہیں اور اللہ انکی دعا قبول فرماتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ، وَفْدُ اللَّهِ، دَعَاهُمْ، فَأَجَابُوهُ، وَسَأَلُوهُ، فَأَعْطَاهُمْ

''اللہ کے راستہ میں لڑنے والا اور حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کے وفد ہیں انہیں اللہ نے بلایا تو یہ گئے اور انہوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو عطا فرمایا۔''

ابن ماجه، المناسك باب فضل دعاء الحاج ۲۸۹۳ حسن، الصحيحة (۱۸۲۰)

فقیری ختم اور بدلہ جنت

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تَابِعُوا بَيْنَ الحَجِّ وَالعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الكِيرُ خَبَثَ الحَدِيدِ، وَالذَّهَبِ، وَالفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ المَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الجَنَّةُ

''حج اور عمرے پے در پے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے سونے اور چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہی ہے۔''

ترمذی، الحج باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة ۸۱۰، نسائی: ۲۶۳۰ صحیح

عمرہ گناہوں کا کفارہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ»

''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک دونوں کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ حج مبرور (جس میں کسی قسم کے گناہ کا ارتکاب نہ ہو) کا بدلہ جنت کے علاوہ اور کوئی نہیں۔''

بخاری، الحج، باب وجوب العمرة وفضلها ((۱۷۷۳) ومسلم (۱۳٤۹) و الترمذی (۹۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گناہ معاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ ، فَلَمْ يَرْفُثْ ، وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

''جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور اس نے نہ فحش بات کی اور نہ گناہ کا مرتکب ہوا تو اس دن کی طرح (گناہ سے پاک وصاف) ہوگا جس دن سے اس کی ماں نے جنا تھا۔

بخاری، الحج باب قول الله عز وجل: (ولا فسوق ولا جدال فی الحج) (البقرة: ۱۹۷) ۱۸۲۰، مسلم: (۱۳۵۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ ، وَلَمْ يَفْسُقْ ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

''جس نے حج کیا اور اس دوران عورتوں کے ساتھ فحش کلامی یا فسق (یعنی گناہ) کا ارتکاب نہیں کیا تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔''

ترمذی، الحج باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة 811 صحیح

﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلا رَفَثَ وَلا فُسُوقَ وَلا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ (البقرة:۱۹۷)

''حج چند مہینے ہے، جو معلوم ہیں، پھر جو ان میں حج فرض کر لے تو حج کے دوران نہ کوئی شہوانی فعل ہو اور نہ کوئی نافرمانی اور نہ کوئی جھگڑا۔''

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ کہتے ہیں: جب اللہ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈالی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ ، فَبَسَطَ يَمِينَهُ ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِي ، قَالَ: مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟ قَالَ: قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ ، قَالَ: تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟ قُلْتُ: أَنْ يُغْفَرَ لِي ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟

''اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کروں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک شرط ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا شرط ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ شرط کہ کیا میرے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمرو کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام لانے سے اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور ہجرت سے اس کے سارے گذشتہ اور حج کرنے سے بھی اس کے گذشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔؟''

مسلم، الإيمان باب كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الهجرة والحج(١٢١)

کمزوروں کا حج اور عمرہ جہاد ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

«قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَا نَغْزُوا وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ؟ فَقَالَ: لَكُنَّ أَحْسَنُ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ الْحَجُّ ، حَجٌّ مَبْرُورٌ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَا أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ» .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم بھی کیوں نہ آپ کے ساتھ جہاد اور غزووں میں جایا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمھارے لیے سب سے اچھا اور مناسب جہاد حج ہے، ایسا حج جو مقبول ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے میں نے کبھی حج نہیں چھوڑا۔''

بخاری ، العمرة ، باب حج النساء (١٨٦١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ھیں کہ:

«قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ، لَا قِتَالَ فِيْهِ، الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ»

''میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا عورتوں پر جہاد فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ان پر جہاد فرض ہے لیکن اس میں قتال نہیں ہے اور وہ ہے حج وعمرہ۔''

ابن ماجه ، المناسك ، باب الحج جهاد النساء (٢٩٠١) هداية الرواة (٢٤٦٧) صحيح .

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«جِهَادُ الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمَرْأَةِ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ» .

''بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔''

صحيح الترغيب ، الحج ، باب الترغيب فى الحج والعمرة ، (١١٠٠) صحيح نسائى (٢٤٦٣) حسن

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ھیں کہ

«جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ :إِنِّيْ جَبَانٌ ، وَ إِنِّيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضَعِيفٌ ، قَالَ: هَلُمَّ إِلَى جِهَادٍ لاَ شَوْكَةَ فِيهِ :الْحَجُّ »

''ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا بلاشبہ میں ایک ضعیف القلب اور کمزور آدمی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا جہاد کرو جس میں کوئی تکلیف نہیں اور وہ حج ہے۔''

صحيح الترغيب ، الحج ، باب الترغيب فى الحج والعمرة (١٠٩٨)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيفٍ»

''حج ہر کمزور کا جہاد ہے۔''

صحيح الترغيب ، الحج ، باب الترغيب فى الحج والعمرة (١١٠٢)، ابن ماجه (٢٩٠٢)

رمضان میں عمرہ حج کے برابر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ ﷺ نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ

« مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ . قَالَتْ أَبُوْ فُلاَنٍ ـ تَعْنِىْ زَوْجَهَا ـ كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ ، حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا ، وَالآخَرُ يَسْقِىْ أَرْضًا لَنَا . قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِىْ رَمَضَانَ تَقْضِىْ حَجَّةً مَعِىَ»

''تو حج کرنے نہیں گئی انھوں نے عرض کیا کہ فلاں کے باپ (یعنی میرے خاوند) کے پاس دو اونٹ پانی پلانے کے تھے ایک پر تو وہ حج پر چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے آپ ﷺ نے اس پر فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔''

صحيح بخارى ، الحج ، باب حج النساء (١٨٦٣)

صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«فَإِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِیْ فَإِنَّ عُمْرَةً فِیْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً»

''جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ (کا ثواب) حج کے برابر ہوتا ہے۔''

صحیح مسلم، الحج، باب فضل العمرة فی رمضان (١٢٥٦) وابن ماجه (٢٩٩٣)

پاک زادراہ

﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ﴾ (البقرة:197)

''اور زاد راہ لے لو کہ بے شک زاد راہ کی سب سے بہتر خوبی (سوال سے) بچنا ہے اور مجھ سے ڈرو اے عقلوں والو!''

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِی قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾ (البقرة: ١٩٧) قَالَ: كَانَ نَاسٌ يَحُجُّونَ بِغَيْرِ زَادٍ فَنَزَلَتْ ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾ (البقرة: ١٩٧)

سیدنا ابن عباس t سے مروی ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾ کہ لوگ جب حج کے لیے نکلتے تو اپنے ساتھ زادراہ یعنی کھانا پینا نہ لے کر جاتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ''اور زادراہ لے لو کہ بے شک زادراہ کی سب سے بہتر خوبی (سوال سے) بچنا ہے''

السنن الکبری للنسائی:٨٧٣٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا، إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾ (المؤمنون: ٥١) وَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ (البقرة:١٧٢) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ؟

''اے لوگو! اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مومنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا اللہ نے فرمایا اے رسولو! تم پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے عملوں کو جاننے والا ہوں اور فرمایا اے ایمان والو ہم نے جو تم کو پاکیزہ رزق دیا اس میں سے کھاؤ پھر ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے پریشان بال جسم گرد آلود اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کر کے کہتا ہے اے رب اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام اور اس کا پہننا حرام اور اس کا لباس حرام اور اس کی غذا حرام تو اس کی دعا کیسے قبول ہو۔''

مسلم، الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها (١٠١٥)، ترمذي: ٢٩٨٩

قیامت تک اجر لکھا جاتا رہتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ خَرَجَ حَاجًّا فَمَاتَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ الْحَاجِّ إِلَى يَوْمِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ الْمُعْتَمِرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

''جو شخص حج کے لیے نکلے پھر اسی دوران اس کی موت آ جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک اس کے لیے حاجی کا اجر لکھ دیتے ہیں اور جو شخص عمرہ کیلیے نکلے اور پھر اس دوران اس کی موت آ جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک اس کے لیے عمرہ کرنے والے کا اجر لکھ دیتے ہیں۔''

مسند ابی یعلیٰ: ٦٣٥٧ ، صحیح الترغیب: ١١٤۔

عمرہ کا طریقہ

۱۔ احرام سے پہلے غسل کرنا ہے۔

۲۔ مرد دو چادروں میں احرام باندھے گا اور شلوار قمیص، پگڑی، اور ایسا جوتا نہیں پہنے گا جس سے ٹخنے چھپتے ہوں۔

۳۔ احرام میقات سے باندھا جاتا ہے لیکن سہولت کی خاطر گھر سے بھی باندھا جا سکتا ہے اور احرام باندھتے ہوئے یہ الفاظ ادا کریں:

لبيك اللهم عمرة

یہ بات ذہن نشین رہے کہ احرام کی کوئی نماز نہیں ہے۔ میقات سے تلبیہ کہنا شروع کرنا ہے۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالمُلْكَ ، لاَ شَرِيكَ لَكَ

بخاری، الحج، ١٥٤٩۔

تلبیہ بلند آواز سے کہا جائے

حضرت خلاد بن السائب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَتَانِي جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي وَمَنْ مَعِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ

''میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے دوستوں اور ساتھ والوں کو حکم دوں کہ وہ بلند آواز سے پڑھیں (البتہ عورت کے لیے پست آواز سے پڑھنا بہتر ہے)۔''

ابوداود، المناسك باب كيف التلبية ١٨١٤، نسائی:٢٧٥٣ صحيح

تلبیہ کا جواب

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ، أَوْ شَجَرٍ، أَوْ مَدَرٍ، حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا

''جب کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں تمام پتھر، درخت اور کنکریاں سب تلبیہ کہتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر ادھر (مشرق و مغرب) سے پوری ہو جاتی ہے (یعنی جہاں تک زمین ہے سب لبیک پکارتے ہیں۔''

ترمذی، الحج باب ما جاء فی فضل التلبية والنحر ٨٢٨ صحيح

بیت اللہ پہنچنے تک تلبیہ کہتے چلے جانا ہے۔ پہنچ کر تلبیہ بند کر دینا ہے اور اپنا دائیاں کندھا ننگا کر کے حجر اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دینا ہے کچھ لوگ احرام باندھتے ہی دائیاں کندھا ننگا کر لیتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔ اگر ممکن ہو یا ہاتھ لگانا اگر یہ بھی ممکن نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتو دائیں ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے اور طواف شروع کرنا ہے۔

۴۔ پھر بیت اللہ کو بائیں طرف رکھ کر طواف کرنا شروع کریں۔ پہلے تین چکروں میں حجر اسود سے رکن یمانی تک چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر تیز چلنا ہے اور رکن یمانی سے حجر اسود تک عام چال چلنا ہے اور باقی چار چکروں میں بھی عام چال چلنا ہے۔

۵۔ طواف کے ہر چکر کے لیے کوئی خاص دعا نہیں ہے، لیکن دوران طواف ذکر کرتے رہیں اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں۔

حضرت عبداللہ بن السائب سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں آتے تو فرماتے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ابوداود، المناسك باب الدعاء فی الطواف ۱۸۹۲ حسن

حجر اسود اور رکن یمانی

عبداللہ بن عمرو کو روایت کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرُّكْنَ ، وَالمَقَامَ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَاقُوتِ الجَنَّةِ ، طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا ، وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُورَهُمَا لَأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ

''رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجھا دی اور اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بجھاتا تو ان کی روشنی مشرق سے مغرب تک سب کچھ روشن کر دیتی۔''

ترمذی، الحج باب ما جاء فی فضل الحجر الأسود، والركن، والمقام ۸۷۸ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

نَزَلَ الحَجَرُ الأَسْوَدُ مِنَ الجَنَّةِ، وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ

''حجر اسود جب جنت سے اتارا گیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا لیکن نبی آدم کے گناہوں نے اسی سیاہ کر دیا۔''

ترمذی، الحج باب ما جاء فی فضل الحجر الأسود، والركن، والمقام ۸۷۷ صحیح

۶۔ طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیم کا پر نماز

طواف کے بعد اپنا کندھا ڈھانپ لیں اور مقام ابراہیم پر جا کر دو رکعت نماز پڑھیں اور پھر زمزم پئیں۔

۷۔ صفا مروہ کی سعی

بعد حجر اسود کو استلام کریں اور پھر صفا و مروہ کی سعی کے لیے نکل جائیں۔ جب صفا کے قریب پہنچیں تو یہ آیت پڑھیں:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾

صفا پر پہنچ کر یہ دعا پڑھیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

مسلم، الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۱۲۱۸)

تین بار یہ عمل کریں اور پھر مروہ کی طرف روانہ ہو جائیں راستے میں دو سبز نشانوں کے درمیان دوڑیں البتہ عورتیں ایسا نہ کریں گی۔ پھر جب مروہ کے قریب پہنچیں تو پھر وہی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دعا پڑھیں اور مروہ پر چڑھ کر مذکورہ بالا دعا پڑھیں اور صفا والا عمل ہی دہرائیں۔ یہ ایک چکر ہو جائے گا پھر اسی طرح مروہ سے صفا تک دوسرا چکر لگائیں اسی طرح سات چکر پورے کریں۔ سعی کے بعد بال منڈوالیں یا کٹوالیں۔ اس طرح عمرہ کا عمل مکمل ہو جائے گا۔

حج کا طریقہ

۱۔ آٹھ ذوالحج کو غسل کر کے احرام کا لباس پہن لیں، احرام باندھنے کے بعد تلبیہ کہنا شروع کریں اور منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں وہاں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نو ذوالحج کی فجر ان کے اوقات میں قصر پڑھیں۔

۲۔ نو ذوالحج کو سورج نکلنے کے بعد تلبیہ کہتے ہوئے عرفات میں چلے جائیں، اگر عرفات کے قریب وادی نمرہ میں ٹھہریں اور ظہر کے بعد عرفات میں جائیں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

ظہر اور عصر دونوں نمازیں ظہر کے وقت میں اکٹھی کر کے پڑھیں اور اس کے بعد مغرب تک وہاں دعائیں کرتے رہیں، ذکر اذکار کرتے رہیں۔

عرفات کے میدان اللہ تعالیٰ فخر کرتے ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمِ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ؟

''اللہ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا اور اللہ اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر فرماتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ سارے بندے کس ارادہ سے آئے ہیں؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم، الحج باب فی فضل الحج والعمرة، ویوم عرفة (١٣٤٨)، نسائی: ٣٠٠٣۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا اور جب سورج غروب ہونے والا تھا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا اے بلال:

أنصت لی الناس فقام بلال فقال أنصتوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم فأنصت الناس فقال معشر الناس أتانی جبرائيل عليه السلام آنفا فأقرأنی من ربی السلام وقال إن الله عز وجل غفر لاهل عرفات وأهل المشعر وضمن عنهم التبعات

''ذرا لوگوں کو خاموش کر کے میری طرف متوجہ کرو چنانچہ انہوں نے لوگوں کو خاموش کرایا اور پھر آپ نے فرمایا:

اے لوگوں کی جماعت میرے پاس ابھی جبرائیل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے مجھے میرے رب کا سلام پہنچایا اور کہا بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل عرفات اور اہل مشعر کی مغفرت کر دی ہے اور ان کے حقوق کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسول کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے آپ نے فرمایا:

هذا لكم ولمن أتى من بعدكم إلى يوم القيامة

''یہ تمہارے لیے اور تمہارے بعد قیامت تک آنے والے ہر شخص کے لیے ہے۔''

صحيح الترغيب والترهيب ١١٥١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورج غروب ہو جانے کے بعد عرفات سے نکلیں، مزدلفہ جا کر مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھیں اور فجر تک آرام کریں۔

۳۔ دس ذوالحج فجر کی نماز مزدلفہ میں ادا کریں اور وہاں خوب دعائیں کریں جب سورج طلوع ہونے کے قریب ہو تو وہاں سے چل پڑیں، منیٰ پہنچ کر جمرہ عقبہ یعنی بڑے جمرے کو سات کنکریاں ماریں۔ جب کنکریاں مار چکیں تو تلبیہ کہنا بھی چھوڑ دیں۔

اس کے بعد قربانی کریں، اگر رقم جمع کروائی ہے تو وقت کا انتظار کریں۔ پھر سر منڈوالیں اور عورتیں اپنے تھوڑے سے بال کٹوالیں۔

اسی دن مغرب سے پہلے تک طواف افاضہ یعنی طواف زیارت کریں جو کہ حج کا رکن ہے۔

۴۔ گیارہ ذوالحج کو ظہر کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارنی ہیں سب سے پہلے چھوٹے جمرہ کو، ہر کنکری کے ساتھ اللہ کہیں، سات کنکریاں مارنے کے بعد پیچھے ہٹ کر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے خوب دعا کریں۔ اس کے بعد جمرہ وسطیٰ کو اسی طرح کنکریاں ماریں اور دعا کریں، پھر تیسرے جمرے یعنی جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں اور یہاں دعا نہیں کرنی ہے۔

۵۔ بارہ ذوالحج کو بھی ظہر کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارنی ہیں۔ اس کے بعد اگر مکہ جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں اگر اگلے دن یعنی تیرہ کی کنکریاں مارنے کے لیے رکنا چاہیں تو رک سکتے ہیں۔

۶۔ پھر جب مکہ سے اپنے علاقے واپس لوٹنا چاہیں تو پھر طواف وداع کریں۔ اگر عورت اپنے ایام مخصوصہ میں ہو تو وہ بغیر طواف کیے بھی جا سکتی ہے۔

جو استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتا

﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿ (آل عمران:۹۷)

''اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج (فرض) ہے، جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ تمام جہانوں سے بہت بے پروا ہے۔''

محرم کو اسی حال میں دفن کر دو

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حالت احرام میں اپنی اونٹنی سے نیچے گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ اس وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا چنانچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا:

اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ: عَلَى إِثْرِهِ خَارِجًا رَأْسُهُ ، قَالَ:وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

''اس شخص کو بیری کے پتوں سے اور پانی سے غسل دو اور اس کو ان ہی دو کپڑوں میں کفن دو لیکن اس کا سر باہر کی طرف رکھنا اور اس کے خوشبو لگانا کیونکہ یہ شخص قیامت کے دن اس طریقہ سے لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔''

نسائی، مناسك الحج فی کم یکفن المحرم إذا مات ۲۸۵٤ صحیح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سال کا بارواں مہینہ

ذی الحجة

اسلامی سال کا بارہواں مہینہ ذوالحجہ ہے۔ ذوالحجہ کا معنی حج والا، یا حج والا سال، اس مہینے میں تمام مسلمان بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اس لیے اس مہینے کا نام ذوالحجہ رکھا گیا ہے۔ حرمت والے مہینے میں سے ایک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہ ذی الحجة کے خطبات

① شہادت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

② سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قرآنی اوصاف

③ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے قرآنی اوصاف

④ حرم مکی

⑤ حرم مدنی

⑥ ہمارا بھلا اس سے کیا تعلق..؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہادت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾

''تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یافتہ ہو جائیں اور اگر منہ پھیر لیں (اور نہ مانیں) تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں اور اُن کے مقابلے میں تمہیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے'' [البقرۃ:۱۳۷]

تمہیدی کلمات:

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عمر ۸۲ سال ہو چکی تھی اور ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ بروز جمعۃ المبارک کو وقت اجل آ گیا اور آپ جام شہادت پی گئے، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھایا اور رات کے وقت اس مظلوم شہید کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

آج ہم اسی شہید اور دو ہرے دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کریں گے۔

نام ونسب:

عثمان بن عفان بن ابی العاص، عبد مناف یعنی پانچویں پشت پر آپ کا سلسلہ نسب رسول اللہ کے سلسلہ نسب سے جا ملتا ہے۔ دور جاہلیت میں آپ کی کنیت ابو عمرو تھی لیکن جب آپ کی زوجیت میں رقیہ بنت رسول آئیں اور ان کے بطن سے ایک بیٹا عبداللہ پیدا ہوا اس وقت سے انہوں نے ابو عبداللہ کنیت اختیار کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبول اسلام

حضرت عثمان ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہوگئے تھے، ایک دن حضرت ابوبکر صدیق نے کہا عثمان! تم بڑے سمجھ دار ہو حق اور باطل آپ پر واضح ہے یہ بت جنہیں آپ کی قوم کے لوگ پوجتے ہیں کیا یہ بے جان پتھر نہیں جو سنتے اور نہ ہی دیکھتے ہیں اور نفع ونقصان کے مالک بھی نہیں۔ حضرت عثمان نے کہا:

والله ، إنها لكذلك

''اللہ کی قسم بات بالکل ایسے ہی ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے محمد بن عبداللہ کو پوری انسانیت کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے آپ نبی علیہ السلام کی دعوت کو سننا پسند کریں گے؟ عثمان نے کہا ہاں! تھوڑے ہی دیر بعد نبی کریم حضرت علی کی معیت میں تشریف لے آئے جب ابوبکر نے نبی کریم کو دیکھا جلدی سے نبی کریم سے سرگوشی کی، آپ وہیں تشریف فرما ہوئے اور حضرت عثمان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا:

يا عثمان ، أجب الله إلى جنّته ، فإنّى رسول الله إليك وإلى جميع خلقه

''اے عثمان! میں اللہ آپ اور تمام مخلوق کی طرف اللہ کا رسول ہوں، اللہ کی جنت کو دعوت کو قبول کرلو۔''

حضرت عثمان کہتے ہیں، یہ سنتے ہی میں نے، بے اختیار کلمہ پڑھ لیا۔

الاصابة:8/177، تاريخ دمشق:39/25

رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ سے آپ کی شادی

عثمان رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام سے مسلمان انتہائی خوش ہوئے۔ آپ اور اہل ایمان کے درمیان محبت واخوت ایمانی کا رشتہ مضبوط ہوا۔ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی کے ذریعے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت بخشی۔ رسول اللہ ﷺ نے رقیہ رضی اللہ عنہا کا عقد عتبہ بن ابی لہب اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا عقد عتیبہ بن ابی لہب سے کر رکھا تھا لیکن جب سورۃ المسد ﴿تبت یدآ ابی لھب﴾ نازل ہوئی تو ابولہب اور اسکی بیوی ام جمیل بنت حرب نے اپنے دونوں بیٹوں کو طلاق دینے کا حکم دے دیا اللہ کے فضل وکرم سے ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ دونوں نے اپنے والدین کے حکم پر عمل کرتے ہوئے طلاق دے دی۔

ذوالنورین عثمان بن عفان/ محمد رشید رضا: ص/ ۱۲)

عثمان رضی اللہ عنہ کو جب اس کی خبر ملی تو بے حد خوش ہوئے اور رقیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا پیغام رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پیغام کو قبول کرتے ہوئے شادی کر دی، ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رقیہ کو رخصت کیا۔ عثمان رضی اللہ عنہ قریش میں انتہائی خوبصورت تھے، اور رقیہ رضی اللہ عنہا حسن و جمال میں آپ سے کم نہ تھیں۔ رخصتی کے وقت لوگوں کی زبان پر یہ شعر تھا:

احسن زوجین رأهما انسان

رقية و زوجها عثمان

''خوبصورت جوڑے جنھیں کسی انسان نے دیکھا رقیہ اور ان کے شوہر عثمان ہیں۔''

انساب الاشراف صفحہ(۸۹)

اخلاق میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ

عبدالرحمٰن بن عثمان القرشی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیٹی کے گھر تشریف لے گئے، اس وقت وہ عثمان رضی اللہ عنہ کا سر دھلا رہی تھیں، اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹی! ابوعبداللہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، یقیناً وہ میرے صحابی ہیں، اخلاق میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔''

مجمع الزوائد(۱۴۵۰۰) اسکے رواۃ ثقات ہیں۔

فضائل ومناقب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت کی بشارت

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ کو دروازہ کی حفاظت کا حکم دیا پھر ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت طلب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ

''اس کو اجازت دے دو اور اس کو جنت کی بشارت بھی دے دو، دروازہ کھول کر میں نے دیکھا تو وہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔''

پھر ایک اور شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ

''اس کو بھی آنے کی اجازت دو اور اس کو بھی جنت کی بشارت دے دو دروازہ کھول کر دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔''

پھر ایک اور شخص نے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے اور اس کے بعد فرمایا:

ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ ، فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

''اس کو آنے کی اجازت دو اور اس کو جنت کی بشارت دو اس مصیبت پر جو اس کو پہنچے گی دیکھا تو حضرت عثمان بن عفان تھے۔''

بخاری، المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان أبی عمرو القرشی رضی الله عن 3695 و مسلم: 2403

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا الْفَجِّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ابھی اس راستے سے ایک شخص آئے گا وہ جنتی ہے تو حضرت عثمان بن عفان آئے۔

فضائل الصحابة لاحمدبن حنبل:732

پیکر حیا عثمان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَأَقْرَؤُهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ

''میری امت میں ان پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر ہیں۔ اللہ کے حکم کی تعمیل میں سب سے زیادہ سخت عمر، سب سے زیادہ باحیا عثمان بن عفان، حلال وحرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل، سب سے زیادہ علم میراث جاننے والے زید بن ثابت اور سب سے زیادہ قرات جاننے والے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ پھر ہر امت کا امین ہوتا ہے۔ اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔''

ترمذی، المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل، وزيد بن ثابت، وأبی، وأبی عبيدة بن الجراح رضی الله عنه3790وابن ماجه:154صحيح

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے، اس حال میں کہ آپ کی رانیں یا پنڈلیاں مبارک کھلی ہوئی تھیں (اسی دوران) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اجازت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عطا فرمادی اور آپ اسی حالت میں لیٹے باتیں کررہے تھے، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ نے ان کو بھی اجازت عطا فرمادی اور آپ اسی حالت میں باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو سیدھا کرلیا، روای محمد کہتے ہیں کہ میں نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کی بات ہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر داخل ہوئے اور باتیں کرتے رہے تو جب وہ سب حضرات نکل گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو آپ نے کچھ خیال نہیں کیا اور نہ کوئی پرواہ کی، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو بھی آپ نے کچھ خیال نہیں کیا اور نہ ہی کوئی پرواہ کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو آپ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور آپ نے اپنے کپڑووں کو درست کیا تو آپ نے فرمایا (اے عائشہ!):

أَلا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلائِكَةُ

''کیا میں اس آدمی سے حیاء نہ کروں کہ جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔''

مسلم، فضائل الصحابة رضی الله تعالی عنهم، باب من فضائل عثمان بن عفان رضی الله عنه 2401 وصحیح ابن حبان:6906

حیا عثمان رضی اللہ عنہ کے مشہور ترین اخلاق میں سے ہے۔ حیا کی صفت کتنی بہترین اور شریں ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مزین فرمایا تھا، یہ آپ کے اندر خیر و برکت کا منبع اور شفقت و رحمت کا مصدر تھا۔ آپ سب سے زیادہ حیادار تھے۔

ایک دن حسن بصری رحمہ اللہ نے عثمان رضی اللہ عنہ اور انکی حیاداری کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

''آپ گھر کے اندر ہوتے، دروازہ بند ہوتا پھر بھی اپنے کپڑے نہیں اتارتے تھے کہ پانی ڈال لیں، اور آپ کی حیاداری کا یہ عالم تھا کہ اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتے تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح التوثین فی سیرۃ حیاۃ ذی النورین(ص:٤٣)

میں نے کبھی شرمگاہ کو نہیں چھوا

اللہ تعالیٰ عثمان رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمتیں نچھاور فرمائے آپ نے اپنا تعارف ہمارے لیے آسان کر دیا ہے، آپ فرماتے:

''میں نے کبھی گیت نہیں گایا، نہ اس کی تمنا کی، اور جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہ چھوا، نہ جاہلیت میں اور نہ اسلام میں کبھی شراب نوش کی، اور جاہلیت و اسلام میں کبھی زنا کے قریب نہ گیا۔''

حلیلۃ الأولیاء(١/ ٦٠، ٦١)صحیح

شہادت عثمان کی پیشین گوئی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ایک روز) احد پہاڑ پر چڑھے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عثمان بھی تھے جب وہ (جوش مسرت سے) ہلنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے احد ٹھہر جا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ایک ٹھوکر لگائی اور فرمایا:

فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ ، وَصِدِّيقٌ ، وَشَهِيدَانِ

''تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔''

بخاری، المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان أبی عمرو القرشی رضی اللہ عنہ 3699 وابوداود:4651

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتنوں کا تذکرہ فرما رہے تھے کہ سامنے سے ایک آدمی گذرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر ارشاد فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُقْتَلُ فِيهَا هَذَا الْمُقَنَّعُ يَوْمَئِذٍ مَظْلُومًا ، قَالَ: فَنَظَرْتُ ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

''اس موقع پر یہ نقاب پوش آدمی مظلوم ہونے کی حالت میں شہید ہو جائے گا میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔''

مسند احمد:5953 صحیح

جو تین چیزوں سے بچ گیا

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ نَجَا مِنْ ثَلَاثٍ ، فَقَدْ نَجَا -ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -: مَوْتِي ، وَالدَّجَّالُ ، وَقَتْلُ خَلِيفَةٍ مُصْطَبِرٍ بِالْحَقِّ مُعْطِيهِ

''جو شخص تین چیزوں سے نجات پا گیا، وہ نجات پا گیا (تین مرتبہ فرمایا) میری موت، دجال اور حق پر ثابت قدم خلیفہ کے قتل سے۔''

مسند احمد:16973 حسن

عثمان ہدایت پر رہیں گے

حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا قریبی زمانے میں اسی وقت ایک آدمی اپنے سر کو ڈھانپے ہوئے گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَوَثَبْتُ ، فَأَخَذْتُ بِضَبْعَيْ عُثْمَانَ ، ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: هَذَا

''یہ شخص اس دن ہدایت پر ہوگا، میں نے چھلانگ لگائی اور حضرت عثمان کو پکڑ لیا۔ پھر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی یہ والے، آپ نے فرمایا ہاں۔''

ابن ماجه، افتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم، فضل عثمان رضی الله عنه 111 صحيح

ابو حبیبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوئے ان دنوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے وہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرنے کی اجازت طلب کر رہے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دے دی چنانچہ وہ کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میرے بعد فتنوں اور اختلافات کا سامنا کرو گے کسی نے پوچھا:

فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَمِينِ وَأَصْحَابِهِ، وَهُوَ يُشِيرُ إِلَى عُثْمَانَ بِذَلِكَ

''یا رسول اللہ ہمارا کون ذمہ دار ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے امیر اور اس کے ساتھیوں کی ہمراہی کو لازم پکڑنا یہ کہہ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔''

مسند احمد: 8541 حسن

سفیر رسول ﷺ

ہجرت کے چھٹے سال مکہ مکرمہ کی طرف آپ ﷺ نے عمرہ کی نیت سے رخت سفر باندھا۔ حدیبیہ کے مقام پر آپ نے پڑاؤ کیا اور مکہ کے حالات کی آگاہی کیلئے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا تاکہ رؤسائے قریش سے گفتگو کر کے انہیں مسلمانوں کو عمرہ کرنے کی اجازت پر آمادہ کر سکیں۔ انکا خیال تھا شاید کہ آپ ﷺ جنگ کیلئے لاؤ لشکر لے کر آئے ہیں۔ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قید کر کے افواہ اڑا دی کہ عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہو چکے ہیں۔ تو رسول

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے اس موقعہ پر تمام صحابہ کرام سے بیعت لی کہ ہم عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بدلہ لیے بغیر واپس نہیں جائیں گے سب نے مرمٹنے پر بیعت کر لی۔اس بیعت کو بیعت رضوان کہا جاتا ہے۔جسکا تذکرہ قرآن مجید میں بھی ہے۔

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحاً قَرِيْبا﴾

''یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہوگیا جبکہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے ۔انکے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کرلیا اوران پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی'' سورۃ الفتح(۱۸/۴۸)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ شعر اس سلسلہ میں معروف ہے۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَىَ الْجِهَادِ مَا حَيِيْنَا أَبَدًا

''ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد(ﷺ) سے جہاد پر بیعت کی ہے ہمیشہ کیلئے، جب تک ہمارے جسم میں جان ہے۔''

آنحضرت ﷺ نے اسکے جواب میں یوں فرمایا:

اللّٰهُمَّ لاَ عَيْشَ اِلاَّ عَيْشَ الآخِرَة
فَأكْرِمِ الأنْصَارَ وَ الْمُهَاجِرَة

''اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے پس تو (آخرت میں) انصار اور مہاجرین کا اکرام فرمانا۔''

عثمان رضی اللہ عنہ تو جہنم سے دور ہیں

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبے کے دوران میں یہ آیت پڑھی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤی اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ﴾

(الانبیاء:۱۰۱)

''بیشک وہ لوگ جن کے مقدر میں ہماری طرف سے بھلائی ہے وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔''

(پھر) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((عثمان منهم))

''عثمان (رضی اللہ عنہ) انھی میں سے ہیں۔''

مصنف ابن ابی شیبه(۱۲/ ۵۲ح۳۲۰۴۳) صحیح

وہ دوسروں کو تکلیف نہیں دیتے تھے

چنانچہ عبداللہ رومی سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رات کو جب تہجد کیلئے اٹھتے تو وضو کا پانی خود لے لیتے تھے، آپ سے عرض کیا گیا: آپ کیوں زحمت اٹھاتے ہیں خادم کو کہہ دیا کریں کافی ہے۔ فرمایا: نہیں رات انکی ہے اس میں آرام کرتے ہیں۔

فضائل الصحابة(۷۴۲) صحیح

سخاوت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا جاچکا تھا تو انہوں نے اوپر سے لوگوں پر جھانکا اور فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، اور میں اللہ کا واسطہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کر دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

((من حضر بئر رومة فله الجنة))

''جو شخص بئر رومہ نامی کنواں خریدے گا (جو کہ یہودی کی ملکیت تھا) تو اس کے لیے جنت ہوگی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر وہ کنواں میں نے خریدا تھا۔ کیا تم جانتے ہو کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

((من جهز جيش العسرة فله الجنة))

''جو شخص جنگ تبوک کا لشکر (مال دے کر) تیار کرے گا، تو اسے جنت ملے گی۔'' پھر وہ لشکر بھی میں نے تیار کیا تھا۔

روای کہتا ہے: کہ لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی باتوں کی تصدیق کی۔

صحيح بخاری ، الوصايه ،باب اذا وقف ارضاء ..... (٢٧٧٨)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِى بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِى كُمِّهِ حَيْنَ جَهَزَّ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَيَنْثُرُهَا فِى حِجْرِهِ))

''غزوہ تبوک کی تیاری کے وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار اپنی آستین میں چھپا کر لائے اور نبی ﷺ کی جھولی میں بکھیر دیئے۔''

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا

((يُقَلِّبُهَا فِى حِجْرِهِ وَيَقُوْلُ مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ))

''آپ ﷺ نے دیناروں کو اپنی جھولی میں الٹاتے پلٹاتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا کہ آج کے بعد عثمان کو کوئی عمل نقصان نہ دے گا۔''

احمد (٥/ ٦٣) حسن و اسد الغابه(٣/ ٤٥٠)

ایک روایت میں ابن شہاب زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں لشکر اسلام کیلئے نو سو چالیس (۹۴۰) اونٹ اور ساٹھ گھوڑے فراہم کیے، ایک ہزار کی گنتی کی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دس ہزار دینار (تقریباً ساڑھے پانچ کلو سونے کے سکے) نبی کریم ﷺ کی آغوش میں بکھیر دیے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں الٹتے جاتے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اورفرماتے جاتے تھے:

((ماضر عثمان ماعمل بعد اليوم))

''آج کے بعد عثمان جو بھی کریں انہیں ضرر نہ ہوگا۔''

سنن الترمذی(۳۷۸۵)صحیح التوثیق(ص:۲٦)

اس غزوہ میں انفاق کرنے میں عثمان رضی اللہ عنہ سب سے آگے رہے۔

السيرة النبوية فی ضوء المصادر الأصلية(ص:٦١٥)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا اظہار محبت

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''کہ بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں مومن یا مسلم کے دل میں علی اور عثمان دونوں کی محبت اکٹھی نہیں ہوسکتی، سن لو کہ ان دونوں کی محبت میرے دل میں اکٹھی ہیں۔''

تاريخ دمشق لابن عساكر (٤١/ ٣٣٢) صحيح

تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے

ابواشعث سے رویت ہے: معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور امارت میں ایلیاء (بیت المقدس) میں خطباء جمع ہوئے اور لوگوں سے خطاب کیا، سب سے آخر میں مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو میں خطاب نہ کرتا، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر فرمایا، اور اسے قریب کر کے پیش کیا، اتنے میں ایک شخص اپنا سر چھپائے ہوئے ادھر سے گزرا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هذا يومئذ واصحابه على الحق والهدى))

''یہ شخص اور اسکے ساتھی اس وقت حق وہدایت پر قائم ہوں گے۔''

میں نے عرض کیا، کیا یہی یارسول اللہ؟ میں نے انکا چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی۔ تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضائل الصحابة(۱/ ۵۰۰)اسناده صحیح

آخری خطاب

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور خلافت میں اہل فتنہ کے ڈر سے گھر میں محبوس تھے کہ ایک دن چھت پر چڑھے اور فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ ارْتِدَادٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ، أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهِ، فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ، وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فَبِمَ تَقْتُلُونَنِي

''کسی مسلمان کا خون تین جرموں کے علاوہ بہانا حرام ہے اول یہ کہ شادی شدہ زنا کرے دوسرا یہ کہ کوئی اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے اور تیسرا یہ کہ کوئی شخص کسی کو ناحق قتل کرے اللہ کی قسم میں نے نہ کبھی زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد پھر جس دن سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس کے بعد مرتد نہیں ہوا اور نہ ہی میں نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا ہے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا پس تم لوگ مجھے کس جرم میں قتل کرتے ہو۔''

ابوداود، الديات، باب الإمام يأمر بالعفو فی الدم 4502وترمذی: 2158 صحیح

حضرت ابن عباس کا بیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اگر تمام لوگ عثمان کے قتل میں شریک ہوتے

لَرُمُوا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُمِيَ قَوْمُ لُوطٍ

''تو ان پر اس طرح پتھر برستے جیسے نوح کی قوم پر برسے تھے۔''

فضائل الصحابة لاحمدبن حنبل:1/461(746)

علی وعثمان کا باہمی تعلق

ام عمر بنت حسان کہتی ہیں کہ مجھے میرے باپ نے بتایا کہ وہ کوفہ کی جامع مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت علی منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور بلند آواز سے یہ بات ارشاد فرما رہے تھے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ تُكْثِرُونَ فِي عُثْمَانَ۔

''اے لوگو، اے لوگو، اے لوگو! تم حضرت عثمان کے بارے میں بہت باتیں کرتے ہو میری اور عثمان کی مثال اس طرح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ (الحجر:47)

فضائل الصحابة لاحمدبن حنبل:1453، 729،

اعتراضات کا جواب

ابوحمزہ عثمان بن موہب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص (یزید بن بشر) بیت اللہ کا حج کرنے آیا تو کچھ اور لوگوں کو وہاں بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا گیا یہ قریش ہیں۔ اس نے پوچھا: ان میں بزرگ کون ہے؟ کہا گیا ابن عمر ہیں چنانچہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب آیا اور کہا میں آپ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ پوچھنا چاہتا ہوں

هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟

''کیا آپ کو علم ہے کہ عثمان بن عفان احد کے دن بھاگ نکلے تھے؟''

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں! پھر اس نے کہا کیا تم جانتے ہو:

أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ؟

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ بدر سے غیر حاضر تھے؟

آپ نے کہا ہاں! پھر اس نے کہا کیا تم کو معلوم ہے؟

أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟

عثمان بیعت رضوان سے بھی محروم رہے تھے؟ آپ نے کہا ہاں!

اس وقت سائل نے اللہ اکبر کہا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آؤ میں تم کو ان سوالات کی حقیقت بتاؤں احد کے دن بھاگنے والوں کے قصور کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا، (جیسا کہ مندرجہ بالا آیت سے ظاہر ہوا) جنگ بدر سے غیر حاضر ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ بیمار تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، وَسَهْمَهُ

''تم ان کی دیکھ بھال کرو۔ لیکن ثواب تم کو بھی اتنا ہی ملے گا جتنا شریک ہونے والے کو اور مال غنیمت سے بھی حصہ پاؤ گے۔''

بیعت رضوان میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہا اگر کوئی مکہ والوں پر ان سے گہرا اثر رکھتا ہوتا تو آپ اسے بھیج دیتے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کو مکہ والوں کے پاس سمجھانے کے لئے بھیجا اور پھر ان کی غیر موجودگی میں بیعت واقع ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ

''یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعرابی سے فرمایا: اے اعرابی! یہ باتیں یاد رکھ اور انہیں اپنے ساتھ لے کر واپس جا۔

بخاری، المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان أبی عمرو القرشی رضی الله عنه 3698

وہ قرآن کی آیت یہ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾ (ال عمران:155)

قبر کی فکر

عبداللہ بن بجیر حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام ہانی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی ان سے کہا گیا: آپ جنت و دوزخ کے ذکر پر اتنا نہیں روتے جتنا قبر کو دیکھ کر روتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے حضرت عثمان نے فرمایا اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ

''قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر کسی نے اس سے نجات پالی تو بعد کے مرحلے اس کے لئے آسان ہیں لیکن اگر کسی شخص کو اس سے نجات نہ ملی تو بعد کے مرحلے اس سے بھی زیادہ سخت ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے قبر کے منظر سے زیادہ گھبراہٹ میں مبتلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا منظر نہیں دیکھا۔''

ترمذی، الزھد2308حسن، ابن ماجہ:4267

اگر دل صاف ہو جائیں

حضرت حسن کہتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین حضرت عثمان نے فرمایا:

لَوْ أَنَّ قُلُوبَنَا طَهُرَتْ مَا شَبِعْنَا مِنْ كَلَامِ رَبِّنَا

''اگر ہمارے دل پاک ہو جائیں تو کبھی رب کے کلام سے سیر نہ ہوں۔''

مزید فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو نہ پسند کرتا ہوں کہ کوئی دن گزرے اور میں نے مصحف سے دیکھ کر تلاوت نہ کروں۔

وَإِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَيَّ يَوْمٌ لَا أَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ

شعب الایمان:2030 ، فضائل الصحابة:775

خلافت کی بشارت بزبان نبوت

سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيدٌ قَالَ لِي سَفِينَةُ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ أَبَا بَكْرٍ سَنَتَيْنِ ، وَعُمَرُ عَشْرًا ، وَعُثْمَانُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ ، وَعَلِيٌّ كَذَا

''نبوت کی خلافت تیس سال رہے گی پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گے اسے ملک یا فرمایا کہ اس کا ملک اسے عطا کریں گے سعید کہتے ہیں کہ سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ تم شمار کر لو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دو سال حضرت عمر کی دس سال اور حضرت عثمان کی بارہ سال اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساڑھے پانچ برس اور چھ ماہ حضرت حسن کی کل ملا کر تیس سال ہوئے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوداود، السنة، باب فی الخلفاء 4646حسن صحیح

لوگوں کی خبر گیری

اس قدر وسیع سلطنت ہونے کے باوجود کوئی فخر وتکبر نہیں کرتے تھے۔ رعایا کے امور کا خیال رکھتے ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرتے، نومولود بچوں کے وظیفے جاری کرتے اور اس دور میں کوئی ایسا شخص بطور مثال بھی پیش نہیں کیا جا سکتا جو ضرورت مند ہو اور اس کی ضرورت بیت المال سے پوری کرنے کا حکم نہ دیا ہو۔

امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں کہ موسیٰ ابن طلحہ کا بیان ہے کہ میں نے عثمان ابن عفان کو دیکھا کہ وہ منبر پر تشریف فرما ہیں اور لوگوں سیان کے سامان واشیاء کے بھاؤ پوچھ رہے ہیں۔

فضائل الصحابة: 812

فتوحات:

آپ کے بارہ سالہ دور خلافت کے دور میں تقریباً بائیس لاکھ مربع میل اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے۔ اور بڑے بڑے علاقے فتح ہوئے جن میں سے چند مشہور قابل ذکر ہیں اسکندریہ، لیبیا، تیونس، مراکش، جزیرہ قبرص، خراسان، سجستان، طبرستان، کابل، آذربائیجان اور آرمینیہ وغیرہ۔

شہادت

ایام تشریق کے درمیانے دن یعنی ۱۲ ذوالحجہ کو ایک آدمی آپ کے پاس آیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ تیرے اور میرے درمیان اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے آپ اس وقت قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے تو وہ آدمی چلا گیا، پھر ایک اور آدمی آیا آپ نے اسے بھی فرمایا: کہ تیرے اور میرے درمیان اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے اور قرآن مجید کا نسخہ آپ کے سامنے تھا اس نے آپ پر تلوار کا وار کیا تو آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے روکا، تلوار نے ہاتھ کاٹ دیا پھر کنانہ بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بشر التجیبی نے آپ کو تیر پھل مارا جس سے آپ کا خون ((فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)) آیت پر بہنے لگا پھر آپ شہید کر دیئے گئے۔

صحیح ابن حبان (۱۰/ ۳٦)(٦٨٨٠)حدیث حسن الاصابہ ت(٥٤٦٤)الاستیعاب ت(۱۷۹۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قرآنی اوصاف

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا وَ لَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهِ اِجْتَبٰهُ وَ هَدٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ .

''بیشک ابراہیم (لوگوں کے) امام (اور) اللہ کے فرمانبردار تھے جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اس کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اللہ نے ان کو برگزیدہ کیا تھا اور (اپنی) سیدھی راہ پر چلایا تھا۔''

(النحل:۱۲۰)

تمہیدی کلمات:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قرآن مجید کے مختلف مقامات پر ذکر مختلف سورتوں میں ۶۹ مرتبہ آیا ہے جن میں ۱۵ مقامات صرف سورۃ بقرہ میں ہیں۔ آج کے خطبہ میں ہم ابراہیم علیہ السلام کے قرآنی اوصاف کا ذکر کریں گے۔

صدیق نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا﴾ .

''اور ذکر کرو کتاب (قرآن مجید میں) ابراہیم کا یقیناً وہ صدیق (سچے) نبی تھے۔'' مریم ۱۹/

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدیق کے کئی ایک معانی ہیں:

١۔ نہایت راست باز اور راست گفتار

٢۔ جو بہت زیادہ سچ بولنے والا ہو۔

٣۔ جس نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو۔

٤۔ جس کا عقیدہ بھی صحیح اور قول بھی سچا ہو اور اپنے عمل سے اپنے قول وفعل کی تصدیق کرتا ہو۔

٥۔ اللہ تعالیٰ کے تمام امور کی تصدیق کرتا ہوں۔

(تفسیر مظہری مترجم ٧/ ٣٢٣)

ابراہیم علیہ السلام بھی سچے نبی تھے ان کی زبان سے کبھی جھوٹ صادر نہیں ہوا تھا اور رہی وہ حدیث جس میں ابراہیم کے کذب ثلاثہ کا ذکر ہے حقیقت میں وہ توریہ تھا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے تین مواقع کے سوا کبھی جھوٹ نہیں کہا' ان میں سے دو اللہ کے لیے تھے (ایسے جھوٹ جن سے اللہ کی توحید کی حقانیت ثابت کرنا مقصود تھا)؛ ایک آپ کا یہ فرمانا کہ ''میں بیمار ہوں۔'' دوسرا یہ کہ ''یہ کام ان کے بڑے (بت) نے کیا ہے۔'' اور تیسرا واقعہ کچھ یوں ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدہ سارہ علیہا السلام سفر میں تھے کہ ایک بدکردار بادشاہ کے شہر میں سے گزر ہوا۔ جس کو کسی نے باخبر کر دیا کہ ایک ایسا شخص آیا ہے جس کے ساتھ ایک انتہائی حسین خاتون ہے۔ بادشاہ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بلا بھیجا اور پوچھا: یہ عورت کون ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''میری بہن ہے۔'' پھر آپ علیہ السلام نے سارہ سے کہا کہ روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں' اس کے پوچھنے پر میں نے اسے بتایا ہے کہ تو میری بہن ہے' لہٰذا میری بات جھٹلا نہ دینا۔''

پھر بادشاہ نے سیدہ سارہ کو اپنے پاس بلایا' جب وہ اس کے پاس گئیں اور اس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں چھونا چاہا تو وہ جکڑ دیا گیا۔ اس نے کہا' میرے لیے دعا کیجیے میں آپ کو تنگ نہیں کروں گا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس نے پھر چھونا چاہا تو پھر جکڑ دیا گیا۔ اس نے پھر کہا کہ میرے لیے دعا کیجیے میں آپ کو تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس نے اپنے دربان کو بلا کر کہا' تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں بلکہ کسی جن کو لے آئے ہو۔ پھر اس نے انہیں چھوڑ دیا اور خدمت کے لیے ساتھ ہاجرہ علیہا السلام بھی عطا کر دیں۔ جب وہ واپس گھر آئیں تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نماز ادا کر رہے تھے' آپ نے اشارے سے حالات دریافت کیے تو انہوں نے جواب دیا' اللہ تعالیٰ نے کافر کی سازش ناکام بنا دی اور خدمت کے لیے ہاجرہ دے دی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے پاکیزہ نسب والو! (اہل عرب!) یہ (عظیم ہستی) تمہاری والدہ محترمہ ہیں۔''

صحیح بخاری، أحادیث الأنبیاء (۳۳۵۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت میں کچھ یوں بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے تین مواقع کے سوا کبھی جھوٹ نہیں بولا؛ ایک جب انہیں بتوں کی طرف بلایا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''میں بیمار ہوں۔'' دوسرا ''یہ کام ان کے اس بڑے (بت) نے کیا ہے۔'' اور سیدہ سارہ علیہا السلام کے بارے میں فرمایا: ''یہ میری بہن ہے۔''

واقعہ کچھ یوں ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام ایک شہر (مصر) میں داخل ہوئے جس کا حکمران ایک ظالم اور بدکردار بادشاہ تھا' اسے بتایا گیا کہ آج رات ابراہیم ایک انتہائی خوبصورت عورت کے ہمراہ شہر میں داخل ہوا ہے۔ بادشاہ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بلا بھیجا اور پوچھا: تمہارے ساتھ عورت کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''میری بہن ہے۔'' اس نے کہا: اسے بھیج دو۔ آپ علیہ السلام نے انہیں بھیج دیا اور فرمایا: ''میری بات کی تکذیب نہ کرنا میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اسے بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو' حقیقت یہ ہے کہ زمین پر ہم دونوں کے سوا کوئی مومن موجود نہیں۔''

سیدہ سارہ علیہا السلام جب بادشاہ کے پاس پہنچیں تو وہ آپ کی طرف بڑھا' آپ نے وضو کیا' نماز پڑھی اور دعا کی کہ ''اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنے شوہر کے سوا ہر ایک سے اپنے جسم کی حفاظت کی ہے۔ اب تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دینا۔'' بادشاہ کی سانس خراب ہوگئی اور وہ زمین پر پاؤں مارنے لگا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ سارہ علیہا السلام نے فرمایا: ''اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے' اس نے اسے قتل کر دیا ہے۔'' تب وہ ٹھیک ہو گیا اور دوبارہ سے آپ کی طرف بڑھا۔ آپ نے پھر وضو کیا' نماز پڑھی اور پہلے والی دعا کی۔ اس پر پھر اس کی سانس خراب ہوگئی اور وہ زمین پر پاؤں مارنے لگا۔ سیدہ سارہ علیہا السلام نے فرمایا: ''اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اس نے اسے قتل کر دیا ہے۔'' تب وہ ٹھیک ہو گیا۔ تیسری یا چوتھی بار اس نے دربان سے کہا: تم نے میرے پاس کوئی شیطان (جن) بھیج دیا ہے' اسے واپس ابراہیم کے پاس لے جاؤ۔ اور اسے ہاجرہ بھی دے دو۔

سیدہ سارہ علیہا السلام واپس آ گئیں اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے کہا: ''اللہ نے کافروں کی تدبیر کو ناکام بنا دیا اور خدمت کے لیے ایک لڑکی دے دی ہے۔''

مسند

أحمد (٢/ ٤٠٤)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا سیدہ سارہ علیہا السلام کو ''وہ میری بہن ہے۔'' کہنے سے مراد دینی بہن تھا۔ اور آپ علیہ السلام کا یہ کہنا کہ ''روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن موجود نہیں۔'' اس سے لازماً مراد یہی ہے کہ کوئی مومن میاں بیوی موجود نہیں' کیونکہ ان کے ساتھ سیدنا لوط علیہ السلام بھی تھے جو نبی تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیل نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اتَّخَذَاللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ . (النساء:١٢٥)

''اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔''

خلت محبت کا آخری درجہ ہے۔ جو محبت کے درجات میں سب سے اونچا درجہ ہے ' محبت کے چند درجات جنہیں شرح عقدہ طحاویہ کے مؤلف نے ذکر کیا ہے:

١: **علاقة**۔ وہ محبت کہ جس میں دل محبوب کے ساتھ ہی لٹکا رہے۔

٢: **ارادة**۔ وہ محبت کہ جس میں دل محبوب کی طرف مائل ہو اور اس میں محبوب کا طلب گار بھی ہو۔

٣: **صبابة**۔ دل کا محبوب کی طرف اس طرح متوجہ ہونا کہ محبّ دل کو پھیرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔

٤: **غرام**۔ وہ محبت جو دل کے ساتھ لازم ہو اسی سے لفظ غریم (چٹی) ہے یعنی جس سے چٹی کا بھرنا ضروری اور لازم ہوتا ہے اسی طرح یہ محبت بھی اس بندے کے ساتھ ہر وقت لازم رہتی ہے۔

٥: **مودّة**۔ محبّ کا محبوب کی محبت میں خالص ہونا۔

٦: **شغف**۔ کہ محبوب کی محبت کا دل کے پردوں تک پہنچ جانا۔

٧: **عشق**۔ وہ حد سے بڑھی ہوئی محبت جس کی وجہ سے محبّ کی جان خطرے میں ہو۔

نوٹ: عشق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی صفت بیان نہیں کی جاسکتی یعنی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اللہ تعالیٰ عشق کرتا ہے یا کہ میں اللہ سے عشق کرتا ہوں محبت کے درجات میں سے سب سے برا درجہ محبت کا وہ عشق ہے جس کی وجہ سے بہت سی بیماریاں لاحق ہوتیں ہیں کیونکہ یہ بذات خود ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیماری ہے۔آج ہمارے معاشرے میں ایک اہم غلطی کی جاتی ہے لیکن بولنے والا اس کو غلطی تصور نہیں کرتا وہ یہ ہے کہ پیار کا اظہار کرتے ہوئے محبت کی جگہ عشق کا لفظ بولنا جس طرح غالب نے کہا:

بلبل کے کاروبار پہ خندہ ہائے گل
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا (غالب)

۸: تَیم ۔بمعنی "التعبّد"

۹: تعبّد ۔آٹھ اور نو نمبر قسم گویا کہ ایک ہی قسم ہیں یعنی محبّ محبوب کی محبت میں اتنا ہو جائے کہ وہ اسکی عبادت شروع کر دے۔

۱۰: خُلّة۔ ایسی محبت جو محبّ کے روح اور قلب میں داخل ہو جائے محبت کے درجات میں سے بہترین درجہ خلت (خلیل) کا ہے کیونکہ یہ خلت اللہ تعالی نے اپنے پیغمبروں کے ساتھ کی جس طرح نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ نِیْ خَلِیْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا))

''بے شک اللہ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے جس طرح اللہ تعالی نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا تھا''

صحیح مسلم، المساجد ومواضع الصلاۃ، باب النھی عن بناء المساجد.....(۲۳)(۵۳۲)

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر اپنی اُمت کے کسی فرد کو اپنا خلیل بنا سکتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور میرے دوست ہے''

صحیح بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا (۳۶۵۶)(٤٦٧)

اللہ تعالیٰ نے ابرہیم کو خلیل کیوں بنایا.....؟ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے مجھے تین اشیاء کی وجہ سے اپنا خلیل بنایا ہے۔

اِخْتَرْتُ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى اَمْرِ غَيْرِهِ

''اللہ کے معاملے کو کسی غیر پر ترجیح نہیں دیتا''

وَمَا اهْتَمَمْتُ بِمَا تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِيْ

''میں ان کی کفالت کا خیال رکھتا ہوں جن کا اللہ نے مجھے کفیل بنایا ہے''

وَمَا تَعَشَّيْتُ وَمَا تَغَدَّيْتُ اِلَّا مَعَ الضَّيْفِ

''میں نے کوئی کھانا خواہ صبح کا ہو یا شام کا بغیر مہمان کے نہیں کھایا''

منبهات لابن حجر عسقلانی (ص/ ١٤)

نیز صحیح بخاری میں ہے' آپ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ تم ننگے جسم، ننگے پاؤں اور بغیر ختنہ کے قیامت کے دن اکھٹے کیے جاؤ گے جیسا کہ پہلی مرتبہ تمھاری پیدائش ہوئی تھی۔''

اور پھر فرمایا:

«إِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ الْخَلِيلُ» .

''یقیناً سب سے پہلے ابراہیم کو قیامت کے دن لباس پہنایا جائے گا۔''

صحيح البخاری، الرقاق: ٦٥٢٦)

فرمانبردار نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا﴾ . (النحل:١٢٠)

''بے شک ابراہیم علیہ السلام ایک امت تھے اللہ کے فرمانبردار۔''

ابراہیم علیہ السلام نے فرمانبرداری کی انتہا کر دی آغاز عمر سے لے کر ١٧٥ سال کی عمر تک ہر اللہ کے حکم کو مانا خواہ ہجرت کرنی پڑی، یا بیوی بچوں سے جدائی کی بات ہوئی، بیٹے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی کا حکم ملا یا تعمیر بت اللہ، اللہ کے ہر حکم کے سامنے سر جھکا کر اللہ کے سب سے بڑھ کر فرمانبردار ثابت ہوئے۔

شاکر نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا وَ لَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهِ اِجْتَبٰىهُ وَ هَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ . (النحل:۱۲۰)

''بیشک ابراہیم (لوگوں کے) امام (اور) اللہ کے فرمانبردار تھے جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اس کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اللہ نے ان کو برگزیدہ کیا تھا اور (اپنی) سیدھی راہ پر چلایا تھا۔''

ابراہیم علیہ السلام کو زندگی کے کسی بھی موڑ پر دیکھو تو وہ اللہ کا شکر کرتے ہی نظر آتے ہیں آیئے قرآن پڑھتے ہیں، ارشاد ہوتا ہے:

﴿ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ﴾ . (ابراھیم:۳۷)

''اے اللہ! میں نے اپنی اولاد میدانِ (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے، اے اللہ! تاکہ یہ نماز پڑھیں، تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے تاکہ (تیرا) شکر کریں۔''

نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے اللہ شکر کرنے والے کو پسند کرتا ہے بلکہ یہی اللہ کی بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پسند ہے۔ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ﴾ . (الزمر:۷)

''اور اگر شکر کرو تو وہ (اللہ) اس کو تمھارے لیے پسند کرتا ہے۔''

شکر گزاری انبیاء کی صفت ہے' سلیمان علیہ السلام کی حکایت قرآن میں نقل ہوئی ہے، جب اللہ نے ان پر نعمتوں کی بارش کی تو فرمایا:

﴿هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ﴾ [النمل : ٤٠]

''یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں اور جو شکر کی روش اختیار کرے پس وہ اپنے لیے ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے، پس بے شک میرا رب بے پرواہ اور بزرگ ہے۔''

اور اللہ نے اپنے بندے موسیٰ کو حکم دیا کہ نبوت و رسالت اور اس سے ہم کلامی ہونے والی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرے، اور فرمایا:

﴿قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَ بِكَلَامِيْ فَخُذْمَآ اٰتَيْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ﴾

[الاعراف : ١٤٤]

''کہا: اے موسیٰ! بے شک میں نے تجھے اپنی رسالت اور ہم کلامی کے ذریعے دوسرے لوگوں سے چن لیا، پس لے لو جو میں نے تمھیں دیا اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ۔''

سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''نبی اللہ نوح علیہ السلام جب کوئی لباس پہنتے یا کھانا کھاتے یا کچھ بھی کھاتے پیتے تو کہتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((الحمدللّٰه)) تو آپ کو ((عبد شکور)) (شکرگزار بندہ) کا لقب ملا۔''

تفسیر القرطبی (۱٤۰/٥) سورۃ الاسراء، آیت (۳)

تمام بنونوع انسان کے سردار جناب محمد ﷺ راتوں کو قیام اللیل اتنا طویل کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک سوج جاتے تھے، تو آپ سے کہا گیا: آپ یہ کام کرتے ہیں، حالانکہ آپ کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے گئے ہیں؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا))

''کیا میں خدا کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔''

صحیح بخاری، التفسیر، سورۃ الفتح (٤٥٥٦) و صحیح مسلم، صفات المنافقین و أحکامهم، باب أکثار الأعمال (۲۸۱۹)

سو اللہ تعالیٰ نے شکر کو انعامات کی زیادتی کا ذریعہ بنایا ہے، اور ناشکری کو عذاب کا، یہ اللہ کی طرف سے سچا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔

فرمان خداوندی ہے:

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾

[ابراهيم : ۷]

''اگر تم شکرگزاری کی روش اختیار کرو گے، تب میں اپنے فضل سے زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری تو بے شک میرا عذاب بہت سخت ہے۔''

اللہ تعالیٰ ناشکری کا بدلہ دنیا میں بھی دے سکتا ہے اور آخرت میں بھی، جیسے اللہ کی مشیت ہو، یہ نہیں ہو سکتا کہ ناشکری کا بدلہ نہ ملے، کتنی ایسی بستیاں تھیں جو کہ نعمتوں سے بھری پڑی تھیں، جب ان بستیوں والوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے ان سے نعمتیں اٹھا لیں، فرمایا:

﴿وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ﴾ [النحل : ۱۱۲]

''اللہ تعالیٰ ایسی بستی کی مثال بیان فرماتا ہے، جو پورے امن واطمینان سے تھی، اس کی روزی اس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی، اس نے اللہ کی نعمتوں کا کفر کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ، فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَ هَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ﴾

[السبا : ۱۵ ـ ۱۶ ـ ۱۷]

''قوم سبا کے لیے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی) کی نشانی تھی، ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے، ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو، یہ عمدہ شہر اور بخشنے والا رب ہے، لیکن انھوں نے روگردانی کی، تو ہم نے ان پر زور کے سیلاب کا پانی بھیج دیا، اور ہم نے ان کے بھرے بھرے باغوں کے بدلے دو ایسے باغ دیے جو بدمزہ میووں والے تھے، (بکثرت) کچھ بیری کے درختوں والے تھے، ہم نے ان کی نا شکری کا یہ بدلہ انہیں دیا، ہم ایسی سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں کو دیتے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔‘‘

صاف دل والے نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنَّ مِنْ شِيعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ، اِذْ جَاءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ﴾ .

’’اور انہی کے پیروؤں میں ابراہیم تھے۔ جب وہ اپنے پروردگار کے پاس (عیب سے) پاک دل لے کر آئے۔‘‘(صافات:۸۳۔۸٤)

اللہ کے پیاروں کا دل قلب سلیم ہوتا ہے اور اللہ کے دشمن اور نافرمانوں کا دل (فِی قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ) کہ ان کے دلوں میں بیماری ہوتی ہے۔ اگر انسان کا دل درست ہو تو سارا بدن درست رہتا ہے اگر اس کے برعکس ہو تو سارا جسم بیمار لگتا ہے ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ» .

’’جسم کے اندر ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو تو سارا بدن درست ہوتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے خبردار وہ ٹکڑا دل ہے۔‘‘

صحيح مسلم، الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه:٥٢

روز قیامت اگر کسی کو فائدہ ہو سکتا ہے تو وہ بیمار دل کا نہیں بلکہ صاف شفاف قلب سلیم کا ہو سکتا ہے ارشاد ہوتا ہے:

﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُوْنَ ، اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ﴾

’’جس دن نہ مال ہی کچھ فائدہ دے سکے گا اور نہ بیٹے۔ ہاں جو شخص اللہ کے پاس پاک دل لے کر آیا (وہ بچ جائے گا)۔‘‘(الشعراء:۸۸،۸۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے:

«لَا يَسْتَقِيمُ إِيمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ وَلَا يَسْتَقِيمُ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ» .

''کسی بندے کا ایمان سیدھا (صحیح) نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل سیدھا (مستقیم) نہ ہو اور آدمی کا دل مستقیم نہیں ہوسکتا حتی کہ آدمی کی زبان سیدھی ہے۔''

مسند أحمد: ۳/ ۱۹۸، حسن

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ لِلّٰهِ آنِيَةٌ فِي الْأَرْضِ وَآنِيَةُ رَبِّكُمْ قُلُوبُ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ وَأَحَبُّ إِلَيْهِ وَأَلْيَنُهَا وَأَرَقُّهَا» .

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے لیے زمین میں برتن ہیں اور تمھارے رب کے برتن اس کے نیک بندوں کے دل ہیں اور ان میں سے اسے سب سے زیادہ محبوب دل وہ ہیں جو سب سے زیادہ نرم اور سب سے زیادہ رقت والے ہیں۔''

الصحيحة: ۱۶۹۱

آیئے! اپنے دلوں کو گناہوں کی گندگی سے پاک صاف کریں، کیونکہ اللہ کو وہی دل پسند ہے جو ہر طرح کے گناہ سے پاک ہو۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں کہ کسی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا لوگوں میں سے افضل کون ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو مخموم القلب اور صدوق اللسان ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: زبان سچ والا تو سمجھ آ گیا مگر مخموم القلب کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا إِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ»

''یہ وہ ہے جس کے دل میں اللہ کا خوف ہو جس کا دل صاف ہو اس میں نہ گناہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو اور ظلم اور نہ خیانت ہو اور نہ حسد۔''

سنن ابن ماجه: ٤٢١٦

حلیم نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ﴾ . (التوبه:١١٤)

''بے شک ابراہیم یقیناً بہت زیادہ آہ آہ کرنے والے بردبار تھے۔''

﴿ اِنَّ اِبْرٰهِيمَ لَحَلِيمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ﴾ . (هود: ٧٥)

''بے شک ابراہیم یقیناً بردبار بہت زیادہ آہ آہ کرنے والے (رب کی طرف) رجوع کرنے والے تھے۔''

بردبار، تحمل اللہ کی خاص نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے خوش قسمت ہے جسے اللہ یہ پیغمبرانہ صفت عطا فرمادے نبی کریم ﷺ نے وفد عبدالقیس کے سردار اشج کو کہا تھا:

«إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ» .

''بلاشبہ تم میں دو خوبیاں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے بردباری (حلم) اور ٹھہر کر سوچ سمجھ کر کام کرنا۔''

صحيح مسلم، الإيمان:٦۔

موحد نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ . (النحل: ١٢٣)

''پھر ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ دینِ ابراہیم کی پیروی اختیار کرو جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

﴿قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ . (آل عمران: ۹۵)

''کہہ دیجیے اللہ نے سچ فرمایا پس تم ابراہیم کے دین کی پیروی کرو جو یکسو تھے اور وہ مشرکین میں سے نہ تھے۔''

مزید ارشاد فرمایا:

﴿اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ . (الأنعام:۷۹)

''میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنے آپ کو اُسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔''

ابراہیم کا بار بار واپنے والد اور قوم کو دعوت دینا اور بتوں کو توڑنا توحید ہی کی دعوت کا نتیجہ تھی یعنی ابراہیم علیہ السلام اللہ کے موحد بندے تھے۔

اللہ کی طرف رجوع کرنے والے نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ﴾ . (هود: ۷۵)

''بے شک ابراہیم یقیناً بردبار بہت زیادہ آہ آہ کرنے والے (رب کی طرف) رجوع کرنے والے تھے۔''

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ساری زندگی کے ہر پہلو میں جب بھی کبھی مشکل آئی تو رب کے حضور سر جھکا دیا اور اس میں اللہ سے راہنمائی طلب کی مثلاً

جب نمرود سے حیات بعد الممات پر مناظرہ ہو چکا اور وہ لاجواب ہو گیا مگر تکبر و نخوت کی وجہ سے دعوت قبول نہ کی تو کہنے لگے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ﴾ (الصافات: ۹۹)

''میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں اور وہی میری راہنمائی فرمائے گا۔''

جب آپ کو لوگوں نے آگ میں ڈالا تو کسی کی طرف رجوع نہیں کیا حتی کہ اللہ کے فرشتوں کی بھی راہنمائی قبول نہ کی بلکہ کہا:

«اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْوَاحِدُ فِي السَّمَآءِ وَأَنَا الْوَاحِدُ فِي الْاَرْضِ لَيْسَ أَحَدٌ فِي الْاَرْضِ يَعْبُدُكَ غَيْرِي حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ» .

''اے میرے اللہ! تو آسمان میں اکیلا معبود ہے اور میں زمین میں اکیلا عابد، میرے سوا زمین میں تیرا کوئی عبادت گزار نہیں ہے مجھے میرا اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے۔''

فتح الباری ٦/ ٣٩٩

اسی کے نتیجے میں اللہ رب العزت نے بلا واسطہ فرمایا تھا:

﴿يٰنَارُ كُونِي بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيمَ﴾ . (الأنبياء:٦٩)

''اے آگ تو ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا۔''

علامہ اقبال اسی توکل ابراہیم اور انابت الی اللہ کو بیان کرتے ہوئے کہا تھا:

گر آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایمان پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستان پیدا

ابراہیم کی دعائیں

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِينَ﴾

''پروردگار! مجھے صالح (اولاد) عطا فرما۔''

﴿رَبَّنَآ إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الْمُحَرَّمِ، رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴾ [سورة إبراهيم: ٣٧]

''اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے اے پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز قائم کریں پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں سے روزیاں عطا فرما تا کہ یہ شکر گزاری کریں۔''

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِناً وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الأَصْنَامَ، رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ، رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُواْ الصَّلاَةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ، رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفَى عَلَى اللّهِ مِن شَيْءٍ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاء ، الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاء ، رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلاَةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاء ، رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾

[سورة إبراهيم: ٤١-٣٥]

''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے دعا کی کہ پروردگار! اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے بچا۔ پروردگار! انہوں (بتوں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے' تو جو بھی میری اتباع کرے گا وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے گا تو تو بخشنے والا مہربان ہے۔ ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد کو تیرے حرمت والے گھر کے پاس ایک ایسی سرزمین میں لا بسایا ہے جہاں کھیتی نہیں' ہمارے پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز پڑھیں' تو تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے اور انہیں پھلوں سے رزق پہنچا تا کہ وہ تیرا شکر کریں۔ ہمارے پروردگار! ہم جو چھپاتے ہیں یا جو ظاہر کرتے ہیں تو جانتا ہے۔ اور اللہ پر تو زمین و آسمان میں کچھ بھی مخفی نہیں۔ تمام حمد وثنا اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے بڑھاپے کے باوجود اسماعیل اور اسحاق عطا فرمائے۔ بلاشبہ میرا رب دعائیں سننے والا ہے۔ میرے پروردگار! مجھے نماز پڑھنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی' پروردگار! میری دعا کو قبول فرما۔ پروردگار! مجھے' میرے والدین کو اور مومنوں کو جس دن حساب ہوگا بخش دینا۔''

اولوالعزم پیغمبر سیدنا ابراہیم علیہ السلام

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا شمار ان پانچ اولوالعزم پیغمبروں میں ہوتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمام انبیاء میں سے خاص طور پر نام سے ذکر فرمایا۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا﴾.

''اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے اور عہد بھی ان سے پکا لیا۔''

(الاحزاب:۷)

اور فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَّالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ﴾ . (الشوری:۲۳)

''اس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (کے اختیار کرنے کا) نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے محمد ﷺ!) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔''

ایک دفعہ کسی نے آپ ﷺ کو یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ! ''اے تمام مخلوقات میں سے بہتر! تو آپ ﷺ نے کسر نفسی کرتے ہوئے فرمایا وہ تو ابراہیم ہیں۔

مسند

أحمد ۳/ ۱۸٤

جناب محمد ﷺ کے ساتھ سب سے افضل نبی جناب ابراہیم ہیں یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ درود پڑھتے وقت اپنے بعد ابراہیم علیہ السلام کا ہی نام لینے کا حکم جاری فرمایا ہے۔

آزمائش پر پورے اترنے والے نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ﴾ . (البقرة:۱۲٤)

''اور جب ابراہیم کے رب نے ان کی چند چیزوں میں آزمائش کی تو انھوں نے اس کو پورا کر دیا۔''

ابراہیم پر جب بھی کوئی آزمائش آئی تو اللہ کے پیغمبر نے اس کو صابر و شاکر ہو کر پورا کیا جیسا کہ خود اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى﴾ . (النجم:۳۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور ابراہیم کی (خبر نہیں پہنچی) جنھوں نے (حق اطاعت ورسالت) پورا کر دیا۔''

ابراہیم کو دس چیزوں کے ساتھ آزمایا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمان الٰہی۔

((وَاِذَا ابْتَلَى اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمَاتٍ))

''اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو چند چیزوں کے ساتھ آزمایا'' (البقرة: ١٢٤)

کے متعلق مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((اِبْتَلَاهُ بِالطَّهَارَةِ خَمْسٌ فِي الرَّأْسِ وَخَمْسٌ فِي الْجَسَدِ))

''طہارت کے سلسلے میں آزمایا تھا جن میں پانچ کا تعلق سر اور پانچ کا تعلق جسم سے ہے''

خَمْسٌ فِي الرَّأْسِ سر کی پانچ (سنتیں)

(١) قَصُّ الشَّارِبِ مونچھیں کاٹنا

(٢) وَالْمَضْمَضَةُ کلی کرنا

(٣) وَالْاِسْتِنْشَاقُ ناک میں پانی چڑھانا

(٤) وَالسِّوَاكُ مسواک کرنا

(٥) وَفَرْقُ الرَّأْسِ سر میں مانگ نکالنا

خَمْسٌ فِي الْجَسَدِ جسم کی پانچ (سنتیں)

(١) تَقْلِيْمُ الْاَظَافِرِ ناخن کاٹنا

(٢) وَحَلْقُ الْعَانَةِ زیر ناف بال مونڈنا

(٣) وَالْخِتَانُ ختنہ کرنا

(٤) وَنَتْفُ الْاِبِطِ بغلوں کے بال مونڈنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٥)وَغَسْلُ اَثَرِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ بِالْمَاءِ

''پانی کے ساتھ بول و براز کے نشانات دھونا''

تفسیر ابن کثیر (١/ ١٦٦)

انبیاء کو عام لوگوں سے زیادہ آزمائشیں آیا کرتی ہیں اور پھر اللہ اجر بھی اسی حساب سے عنایت فرماتا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: کہ لوگوں میں کون شخص زیادہ آزماش میں مبتلا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ الْأَنْبِيَاء ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ))

''انبیاء'' پھر وہ لوگ جو انبیاء سے بہت زیادہ مشابہ ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے بہت زیادہ مشابہ ہوں۔''

(پھر آپ ﷺ نے فرمایا) انسان اپنے دین کے مطابق (مصیبت میں) مبتلا کیا جاتا ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص اپنے دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی مصیبت بھی سخت ہوتی ہے اور اگر کوئی شخص اپنے دین میں نرم ہوتا ہے تو اس کی مصیبت بھی ہلکی ہوتی ہے، (لہٰذا اپنے دین میں سخت شخص اسی طرح ہمیشہ) مصیبت و بلاء میں گرفتار رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کی مغفرت ہوتی ہے، یہاں تک کہ وہ زمین کے اوپر اس حال میں چلتا ہے کہ (اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

ترمذی، الزهد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء(٢٣٩٨)و ابن ماجه (٤٠٢٣) و الدارمی (٢٧٨٣) حسن صحیح

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰه!أَنَّكَ تُوعَكُ وَعْكاً شَدِيدًا قال:أَجَلْ أَنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلانِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْكُم»» قُلْتُ : ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قال: ««أَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِم يُصيبُهُ أَذَى ، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ ، وَحُطَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا))

میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب کہ آپ کو بخار تھا۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ! بلاشبہ آپ کو شدید بخار ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا، ہاں، مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تمہارے دو آدمیوں کو۔ میں نے کہا، آپ کے لئے اجر بھی دوگنا ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں یہ ایسا ہی ہے۔ جو بھی مسلمان، اسے کوئی تکلیف پہنچے، کانٹا لگے یا اس سے بڑی تکلیف آئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیاں دور فرما دیتا ہے اور اس کے گناہ اس سے اس طرح گرتے ہیں، جیسے (پت جھڑ کے موسم میں) درخت سے اس کے پتے گرتے ہیں۔''

صحيح بخاري ، المرضى ، باب شدة المرض (٥٦٤٧) وصحيح مسلم ، البر ، باب ثواب المومن فيما يصيبه ----(٢٥٧١)

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو کئی ایک آزمائشوں سے گزارا مگر ابراہیم علیہ السلام ہر آزمائش میں پورے اترے مثلاً توحید کی دعوت دی وطن چھوڑنا پڑ گیا، بڑھاپے میں بیٹا دیا تو اسے ایک بے آباد جگہ چھوڑنا پڑ گیا، بچہ آنکھوں پر جچنے لگا تو ذبح کا حکم مل گیا۔ الغرض ابراہیم علیہ السلام ہر آزمائش میں پورے اترے تو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام پر بہت سے انعامات عنایت فرمائے۔

۱۔ سارے جہاں کی امامت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذِابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِيْنَ﴾ . (البقرة:١٢٤)

''اور جب اللہ نے چند باتوں میں ابراہیم کی آزمائش کی تو وہ ان میں پورے اترے تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ (اے اللہ) میری اولاد میں سے بھی (پیشوا بنائیو تو اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ ہمارا اقرار ظالموں کے لئے نہیں ہوا کرتا۔''

۲۔ بلندی درجات عطا فرمادیے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ تِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ﴾ . (الأنعام: ٨٣)

''اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو اُن کی قوم کے مقابلے میں عطا کی تھی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں۔ بیشک تمہارا رب دانا اور خبردار ہے۔''

۳۔ امام اور صالح بنایا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ نَافِلَةً وَ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ * وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ﴾ . (الأنبياء:٧٢، ٧٣)

''اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے اور مستزاد براں یعقوب اور سب کو نیک بخت کیا۔ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا اور وہ ہماری عبادت کیا کرتے تھے۔''

۴۔ زمین و آسمان کی سیر کروائی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ كَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ﴾ . (الأنعام: ۷۵)

''اور ہم اسی طرح ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھانے لگے تاکہ وہ خوب یقین کرنے والوں میں ہو جائیں۔''

۵۔ نیک اور برگزیدہ بندہ بنا دیا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ .

(البقرة: ۱۳۰)

''اور ابراہیم کے دین سے کون رُوگردانی کر سکتا ہے سوائے اس کے جو نہایت نادان ہو۔ ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ (زمرۂ) صلحاء میں ہوں گے۔''

۶۔ پچھلوں میں ذکر خیر چھوڑا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ * سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ * كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ * اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ . (الصافات: ۱۰۸۔۱۱۱)

''اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم کا (ذکرِ خیر باقی) چھوڑ دیا۔ کہ ابراہیم پر سلام ہو۔ نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔''

۷۔ فرمانبردار اور مخلص بنایا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا وَ لَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۞ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهِ اِجْتَبٰهُ وَ هَدٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۞ وَ اٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ .

''بیشک ابراہیم (لوگوں کے) امام (اور) اللہ کے فرمانبردار تھے جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اس کی نعمتوں کے شکرگزار تھے اللہ نے ان کو برگزیدہ کیا تھا اور (اپنی) سیدھی راہ پر چلایا تھا۔ اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی خوبی دی تھی اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں ہوں گے۔ پھر ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ دینِ ابراہیم کی پیروی اختیار کرو جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔'' (النحل: ۱۲۰۔۱۲۳)

۹۔ مقام ابراہیم پر نماز کا حکم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا وَ اتَّخِذُوْا مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى وَ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴾ . (البقرة:١٢٥)

''اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور (حکم دیا کہ) جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنا لو اور ابراہیم اور اسماعیل کو کہا کہ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے میرے گھر کو پاک صاف رکھا کرو۔''

١٠۔ درود ابراہیمی عطا کیا

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام کہ جب میرے نبی ﷺ کا ذکر ہوگا تو اکثر تیرا بھی ساتھ ہی ذکر ہوگا اور اس بندہ مومن کی نماز ہی اللہ قبول نہیں فرمائے گا جس میں وہ درود نہیں پڑھے گا بلکہ اللہ وہ دعا بھی قبول نہیں فرماتے جس سے پہلے درود نہ پڑھا جائے۔

سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ سے بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

((اَمَرَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ نُّصَلِّىَ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَيْفَ نُصَلِّىْ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟))

''اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ نے ہمیں آپ پر درود وسلام پڑھنے کا حکم دیا ہے، تو ہم آپ پر درود وسلام کیسے پڑھیں؟''

پس رسول اللہ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے آرزو کی کہ بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ آپ سوال ہی نہ کرتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ پڑھا کرو۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ))

''اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ اور محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراھیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے اور سلام (اسی طرح پڑھنا ہے) جیسے تم جانتے ہو۔''

[صحيح مسلم، (٤٠٥)]

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ))

[بخاری، الأنبياء، باب: ٣٣٧٠۔ مسلم: ٤٠٦]

''اے اللہ! صلوۃ بھیج محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر کہ جس طرح تو نے صلوٰۃ بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ یقیناً تو تعریف والا بزرگی والا ہے..... اے اللہ برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر کہ جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ یقیناً تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔''

مہمان نواز نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی کنیت ((أَبُوالضِّيفَان)) ''مہمان نواز'' تھی' اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کی بات قرآن مجید میں سنائی ہے: ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ، قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ، فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ، قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ، وَ امْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ، وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ، قَالَتْ يٰوَيْلَتٰى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ، اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ، قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ، اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴾ [سورة هود: ٧٣-٦٩]

''اور ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس خوشخبری لے کر آئے تو سلام کہا۔ (ابراہیم نے بھی) سلام کہا۔ ابھی تھوڑی دیر ٹھہرے تھے کہ (ابراہیم) ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ اب جو دیکھا کہ ان کے ہاتھ بھی اس کی طرف نہیں جاتے تو ان سے اجنبیت محسوس کر کے دل میں خوف محسوس کرنے لگے۔ کہنے لگے' ڈرو مت' ہمیں تو قوم لوط کی (ہلاکت کی) طرف بھیجا گیا ہے۔ اس (ابراہیم علیہ السلام) کی بیوی جو کھڑی تھی ہنس پڑی' تو ہم نے اسے اسحاق اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوشخبری سنائی۔ کہنے لگی' ہائے میری کم بختی! کیا مجھے اولاد ہوگی جبکہ میں (بانجھ) بڑھیا ہوں اور (اس پہ) میرا بوڑھا خاوند' یہ تو بہت عجیب بات ہوئی۔ (فرشتے) کہنے لگے: کیا اللہ کے فیصلے پر تعجب کرتی ہو؟ گھر والو! تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں وہ (اللہ) تعریف اور بزرگی کا مالک ہے۔''

پھر مزید ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ، اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ، قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ، قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ، قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ، قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ، قَالَ وَ مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴾ [سورة الحجر: ٥٦-٥١]

''(اے نبی) انہیں ابراہیم (علیہ السلام) کے مہمانوں کی خبر دیں' جب وہ اس کے پاس آئے تو سلام کہا۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا: ہم تم سے خوف محسوس کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا' ڈریں مت ہم آپ کو ایک علم والے بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا: مجھے بڑھاپا آ چکنے کے بعد خوشخبری دیتے ہو؟! بھلا یہ خوشخبری کیوں؟ کہنے لگے: ہم آپ کو سچی خوشخبری دے رہے ہیں آپ مایوس مت ہوں۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا' اللہ کی رحمت سے کون مایوس ہوتا ہے! مگر (اس سے تو صرف) گمراہ مایوس ہوتے ہیں۔''

علاوہ ازیں سب سے پہلے مہمان نوازی کی ریت قائم کرنے والے ابراہیمؑ ہیں جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ ضَيَّفَ الضَّيْفَ اِبْرَاهِيْمَ))

''یقیناً ابراہیمؑ پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے مہمان نوازی کی ریت جاری کی''

الطبرانی فی الاوائل :ص/ ١٠) شیخ البانیؒ نے فرمایا ہے:لابأ س به رجاله موثقون

مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے

جب اللہ کے مہمان مؤمن بندے اللہ کی جنت میں جائیں گے تو اللہ ان کی ضیافت فرمائے گا بلکہ ہر روز صبح وشام مہمان نوازیاں ہوں گی۔ مسجد کا نمازی اللہ کا مہمان ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ»

''جو شخص صبح اور شام کو مسجد کی طرف گیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمان نوازی کا سامان ہر مرتبہ تیار کرواتا ہے جب بھی وہ صبح یا شام کے وقت مسجد میں آتا ہے۔''

البخاری، الأذان، باب فضل من غدا إلى المسجد ومن راح (٦٦٢) ومسلم (٦٦٩)

آیئے اللہ کے مہمان کی بات کرتے ہیں:

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ، فَهُوَ زَائِرُ اللهِ، وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ»

''جس شخص نے اپنے گھر میں اچھی طرح وضوء کیا پھر وہ مسجد آیا تو وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے اور بے شک میزبان کے ذمے مہمان کی تکریم کرنا لازم ہے۔''

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، الصلاة، باب المشي إلى المساجد، (٢/ ٣١) صحيح

حج اور عمرہ کرنے والا اور راہ خدا میں لڑنے والا یہ سب اللہ کے مہمان ہیں' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللهِ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ»

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں بلایا تو انھوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور پھر انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انھیں عطا کر دیا۔''

صحيح الترغيب والترهيب، الحج، باب الترغيب في الحج والعمرة وما جاء فيمن خرج يقصدهما فمات(١١٠٨)، ابن ماجه (٢٨٩٣) حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری کی خبر جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوالات کئے جن میں سے ایک یہ تھا کہ سب سے پہلی غذا کونسی ہے جو اللہ اپنے جنتی مہمانوں کو کھائیں گے۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اہل جنت کی سب سے پہلی مہمان نوازی مچھلی کی کلیجی ہوگی۔

صحیح بخاری، مناقب الانسار (۳۹۳۸)

مہمان نوازی انبیاء کی سنت ہے

ہمارے آقا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز تھے۔ اصحاب صفہ n تو گویا آپ کے مستقل مہمان تھے ہی ویسے بھی مدینہ میں جو وفود آتے وہ سب آپ کے مہمان رہتے تھے۔ کبھی متعدد مہمان آ جاتے تو آپ اپنے گھروں میں معلوم کراتے جہاں سے بھی کھانے کا نظم ہو جاتا مہمان کو پیش کیا جاتا۔ اور اگر ازواج مطہرات میں سے کسی گھر میں بھی انتظام نہ ہو پاتا تو آپ اپنے گھروں میں معلوم کراتے جہاں سے بھی کھانے کا نظم ہو جاتا مہمان کو پیش کیا جاتا۔ اور اگر ازواج مطہرات میں سے کسی گھر میں بھی انتظام نہ ہو پاتا تو آپ مہمانوں کو اپنے جاں نثار صحابہ میں تقسیم فرما دیتے۔ اور جس صحابی کو بھی یہ سعادت ملتی وہ اس کا حتی الامکان پوری بشاشت اور خوش دلی سے حق ادا کرتا۔ ایک مرتبہ اسی قسم کا واقعہ پیش آیا۔ ایک شخص آپ کے یہاں مہمان ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کے گھروں میں کھانے کو معلوم کرایا تو اتفاق سے کسی کے یہاں انتظام نہ تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں موجود صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ میرے اس مہمان کی کون میزبانی کرے گا؟ تو حضرت ابوطلحہ ا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ سعادت میں حاصل کروں گا۔ چنانچہ اس مہمان کو لے کر حضرت ابوطلحہ ا گھر پہنچے اور اپنی پاک طینت اہلیہ حضرت ام سلیم m سے پوچھا کہ کھانے کا کیا انتظام ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بس ہمارے اور بچوں کے بقدر انتظام ہے۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا کہ بچوں کو بہلا کر سلا دو اور جب دسترخوان بچھاؤ تو چراغ بجھا دینا اور مہمان کے ساتھ میں بیٹھ جاؤں گا۔ اور یہ احساس دلاؤں گا کہ میں بھی کھا رہا ہوں تاکہ مہمان کو ناگواری نہ ہو۔ چنانچہ اہلیہ نے ایسا ہی کیا۔ اپنا سارا کھانا ان دونوں نے مہمان کو کھلا دیا اور خود حالانکہ دن میں روزے سے تھے، بھوکے ہی سو گئے۔ صبح نماز فجر میں حضرت ابوطلحہ ا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نید یکھتے ہی فرمایا: ابوطلحہ ارات تمہارا اپنے مہمان کے ساتھ معاملہ اللہ تعالیٰ کو بڑا پسند آیا اور اس کے تم دونوں میاں بیوی کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی ہے:

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى اَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾

''اور مقدم رکھتے ہیں ان کو اپنی جان سے اور اگر چہ ہو اپنے اوپر فاقہ۔'' (الحشر :۹)

بخاری ، مناقب الأنصار ، باب قول الله عزوجل و يؤثرون على أنفسهم.....الخ (۳۷۹۸)و مسلم ، الأشربة ، باب أكرم الضيف و فصل ايثاره ، (۲۰۵٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفِهِ))

''جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر رکھتا ہو وہ مہمان کی عزت وتکریم کرے''

بخاری ، الادب باب من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلايؤذ جاره (٦٠١٨)

جناب نافع رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر o اس وقت تک کھانا نہیں کھایا کرتے تھے جب تک کوئی مسکین شخص ان کے ساتھ کھانے میں نہیں شریک ہوتا تھا۔ ایک روز میں ایک مسکین کو بلا کر لایا۔ وہ ان کے ساتھ کھانے لگا اور اس نے بہت کھایا۔ سیدنا ابن عمر o نے اپنے خادم (نافع) سے کہا اب اس کو میرے پاس نہ لانا کیوں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ))

''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

(یعنی خوب پیٹ بھر کے کھانا کھاتا ہے۔)

بخاری، الاطعمه، باب المومن یاکل فی معی واحد.....(۵۳۹)

بہترین نمونہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ﴾ . (الممتحنة:٤)

''تمہیں ابراہیم اور ان کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو بے تعلق ہیں (اور) تمہارے (معبودوں کے کبھی) قائل نہیں (ہو سکتے) اور جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلی عداوت اور دشمنی رہے گی۔''

ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ہمارے لیے زندگی گزارنے کے بہت سے اصول وقانون موجود ہیں علاوہ ازیں ہمیں حکم بھی یہی ہے:

﴿فَاتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا﴾ (آل عمران ۳/ ۹۵)

''پس آپ ابراہیم کے دین حنیف کی اتباع کریں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے قرآنی اوصاف

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ز اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ، وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا﴾ .

''اور کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو وہ وعدے کے سچے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے نبی تھے۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ (و برگزیدہ) تھے۔'' (مریم:٥٤)

تمہیدی کلمات:

سابقہ خطبہ میں ہم نے اسماعیل علیہ السلام کی زندگی کا مختصر خاکہ پیش کیا تھا آج کے خطبہ میں سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی صفات جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کی ہیں کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حلیم نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ﴾ . (الصافات: ١٠١)

''تو ہم نے ان کو ایک نرم دل حلیم بیٹے کی خوشخبری دی۔''

حلیم، تحمل، نرم دل اور سوچ سمجھ کر کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سے پہلے ابراہیم کی بھی یہی صفات بیان فرمائی تھی۔ فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ﴾ . (التوبہ:١١٤)

''بے شک ابراہیم یقیناً بہت زیادہ آہ آہ کرنے والے بردبار تھے۔''

﴿اِنَّ اِبْرٰهِيمَ لَحَلِيمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيبٌ﴾ . (ھود: ٧٥)

''بے شک ابراہیم یقیناً بردبار بہت زیادہ آہ آہ کرنے والے (رب کی طرف) رجوع کرنے والے تھے۔''

یعنی باپ بھی حلیم آگے بیٹا بھی حلیم، اسماعیل کے بعد اسحاق وہ بھی حلم والے، آگے سیدنا یعقوب اور سیدنا یوسف وہ بھی حلم والے، بردبار اور برداشت کرنے والے تھے۔

وعدے کے سچے نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾ . (مریم:٥٤)

''اور کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو وہ وعدے کے سچے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے نبی تھے۔''

وعدے کی پابندی سیدنا اسماعیل کی خاص صفت ہے جو اللہ تعالیٰ نے خصوصا ذکر کی ہے۔ صاحب ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ اسماعیل سے کسی نے وعدہ کیا کہ آپ ادھر ٹھہریں میں آتا ہوں آپ ایک دن اور رات اسی جگہ پر ٹھہرے رہے اس آدمی کو یاد آیا تو وہ دوڑا ہوا آیا اور آ کر کہا آپ کے کل کے ادھر ہی کھڑے ہیں سیدنا اسماعیل نے کہا جب وعدہ ہو چکا تھا پھر میں کیسے چلا جاتا۔ اس آدمی نے تب معذرت کی۔

تفسیر ابن کثیر ٣/ ٣٧٣

وعدے کے پاسداری انبیاء کی سنت اور تعلیم ہے علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر وعدہ کے وفا کرنے کا حکم دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَأَوْفُواْ بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُولاً﴾الاسراء(۱۷ / ۳٤)

''عہد کو پورا کرو، اس لیے کہ عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا''۔

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ أَوْفُواْ بِالْعُقُودِ ﴾

''اے ایمان والو! عہد واقرار کو پورا کرو''۔ المائدة(٥ / ١)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَااِيْمَانَ لِمَنْ لَاامَانَةَ لَهُ))

''اس شخص کا کوئی ایمان نہیں ہے جو امانت دار نہیں ہے''۔

((وَلَادِيْنَ لِمَنْ لَاعَهْدَلَهُ))

''اس شخص کا کوئی دین نہیں ہے جو اپنے وعدے کا پکا نہیں ہے''۔

مسند احمد:(۱۱۹۳٥)، صحيح الجامع الصغير(۷۱۷۹)

نبی کریم ﷺ نے منافق کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

منافق کی تین نشانیاں ہیں

(۱)((اِذَاحَدَّثَ كَذَبَ))

''جب بات کرے تو جھوٹ بولے''

(۲)((وَاِذَاوَعَدَاَخْلَفَ))

''جب وعدہ کرے تو اسکی خلاف ورزی کرے''۔

(۳)((وَاِذَااؤْتُمِنَ خَانَ))

''جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے''۔

صحيح مسلم، الايمان، باب خصائل المنافق(۱۰٦)

رسول اور نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ز اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾. (مریم:٥٤)

''اور کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو وہ وعدے کے سچے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے نبی تھے۔''

رسول صاحب شریعت اور صاحب کتاب کو کہتے ہیں اور نبی جس شخص پر صرف وحی نازل ہوتی ہو اور وہ پہلے نبی کی شریعت اور کتاب پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتا ہو البتہ رسول اور نبی دونوں لفظ مترادف بھی استعمال ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسماعیل کو نبی اور رسول دونوں صفتیں عطا فرمائی جبکہ ان ک بھائی اسحاق کو صرف نبی والی صفت عنایت فرمائی جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَبَشَّرْنَاهُ بِاِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصّٰلِحِيْنَ * وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰى اِسْحَاقَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ﴾.

''اور ہم نے ان کو اسحٰق کی بشارت بھی دی (کہ وہ) نبی (اور) نیکوکاروں میں سے (ہوں گے)۔ اور ہم نے ان پر اور اسحاق پر برکتیں نازل کی تھیں اور ان دونوں کی اولاد میں سے نیکوکار بھی ہیں اور اپنے آپ پر صریح ظلم کرنے والے (یعنی گنہگار) بھی ہیں۔'' (الصافات: ١١٢-١١٣)

قرآن مجید کے کئی ایک مقامات پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پیغمبر کی حیثیت سے مخاطب فرمایا۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا﴾ .

''(اے محمد!) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اوران سے پچھلے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف بھی ہم نے وحی بھیجی تھی اور داؤد کو ہم نے زبور بھی عنایت کی تھی۔'' (النساء: ١٦٣)

اور فرمایا:

﴿قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ مَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾ . (البقرة: ١٣٦)

''(مسلمانو) کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر اُتری اس پر اور جو (صحیفے) ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو (کتابیں) موسیٰ اور عیسیٰ کو عطا ہوئیں اُن پر اور جو اور پیغمبروں کو اُن کے پروردگر کی طرف سے ملیں اُن پر (سب پر ایمان لائے) ہم اُن پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (معبودِ واحد) کے فرمانبردار ہیں۔''

نماز وزکوۃ کے پابند نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ز اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ، وَ كَانَ يَأْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا﴾ .

''اور کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو وہ وعدے کے سچے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے نبی تھے۔اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ (و برگزیدہ) تھے۔''(مریم:٥٤)

نماز ہر نبی پر فرض رہی ہے البتہ ہر کی تعداد، کیفیت، اور نوعیت میں فرق رہا ہے۔

سیدنا اسماعیل خود بھی نماز کے پابند تھے اور ان کے گھر والے بھی، بلکہ آپ ذرا پیچھے جائیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اسماعیل کو اور ان کی والدہ ہاجرہ کو جب سیدنا ابراہیم مکہ میں چھوڑ کر واپس فلسطین جانے لگے تھے تو انھوں نے دعا بھی یہی کی تھی کہ اے اللہ میں ان کو یہاں چھوڑ کر جا رہا ہوں تا کہ یہ نماز پڑھیں اور ساتھ تیرا گھر کعبہ موجود ہے اس کی آبادی کا سبب بنیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَيْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ﴾ . (إبراهيم:٣٧)

''اے اللہ! میں نے اپنی اولاد میدانِ (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے، اے اللہ! تا کہ یہ نماز پڑھیں، تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے تا کہ (تیرا) شکر کریں۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اور اپنی نسل کے لیے دعا فرماتے ہیں:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے پروردگار! مجھ کو اور میری نسل میں سے لوگوں کو نماز قائم کرنے والا بنا، اے ہمارے رب میری دعا کو قبول فرما۔'' [ابراھیم:]

حضرتِ لُوط، حضرتِ اسحٰق، حضرتِ یعقوب علیہم السلام اور نماز

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ﴾ [الانبیاء:۷۲]

''اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے کی وحی کی۔''

حضرت شُعَیب علیہ السلام اور نماز

حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی قوم طعنہ دیتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا﴾ [ھود:۸۷]

''کیا تمہاری نماز تم کو یہ حکم دیتی ہے کہ ہمارے باپ دادا جس کو پوجتے آئے ہیں اس کو چھوڑ دیں۔''

امتِ موسیٰ علیہ السلام میں نمازِ خوف

جب دونوں پیغمبروںؑ نے اپنی امت کو نماز کا حکم دیا، تو فرعون کے مظالم کا خطرہ درپیش ہوا، اس پر حکم نازل ہوا۔

﴿وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ [یونس:۸۷]

''اپنے گھروں کو قبلہ رخ بنالو اور نماز قائم کرو۔''

حضرت لقمان علیہ السلام اور نماز

حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

﴿يَا بُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ﴾ [لقمان:۱۷]

''اے میرے بیٹے نماز قائم کر۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت زکریا علیہ السلام اور نماز

حضرت زکریا علیہ السلام کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ﴾

''فرشتوں نے انہیں آواز دی جب کہ وہ محراب میں نماز ادا کر رہے تھے۔''

[آل عمران:۲۹]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہلی نصیحت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب ماں کی گود میں آتے ہیں اور قوم سے معجزانہ طور پر کم سنی میں باتیں کرتے ہیں، تو دعوی نبوت کے ساتھ اللہ کے احکام کے ذکر میں نماز کو سب سے پہلے پیش فرماتے ہیں:

﴿وَاَوْصَانِي بِالصَّلٰوةِ﴾

''اور مجھے نماز کی تلقین فرمائی۔'' [مریم:۲۱]

بنی اسرائیل والے بھی نماز پڑھتے تھے، زکوۃ دیتے تھے

﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَائِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ احسان کرنا، قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں سے بھی احسان کرنا اور لوگوں کو اچھی بات کہنا، اور نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، پھر تم پھر گئے مگر تھوڑے تم سے، یعنی وہ اپنے وعدہ پر قائم نہ رہے۔'' [البقرۃ:۸۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد ﷺ کو نماز کی تلقین

نبی کریم ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہی حکم فرمایا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ . (طه:١٢٢)

''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور اس پر قائم رہو ہم تم سے روزی کے خواستگار نہیں بلکہ تمہیں ہم روزی دیتے ہیں اور (نیک) انجام (اہلِ) تقویٰ کا ہے۔''

مسلمانوں کو نماز کا حکم

﴿قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ﴾ [ابراهيم:٣١]

''اے نبی کہہ دیجئے میرے ان بندوں سے جو ایمان لائے کہ قائم کریں نماز اور خرچ کریں اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا ہے، اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔''

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

''اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔'' [الانعام:١٦٢]

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

''نماز پڑھو، اور زکوۃ دو، اور اطاعت کرو رسول اللہ ﷺ کی تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

[النور:٥٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچانے کے لیے انھیں نصیحت کرو، ڈراؤ، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾.

(التحریم:٦)

''مومنو! اپنے آپ کو اپنے اہل وعیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تندخو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو ارشاد اللہ ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَ أَيْقَظَ امْرَأَتَهٗ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ))

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے آدمی پر جو قیام اللیل کے لیے اٹھتا ہے اور ساتھ اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے۔ تاکہ وہ بھی نماز ادا کرے۔ اگر وہ بیوی اٹھنے سے انکار کرتی ہے (یا سستی کرتی ہے) تو یہ پانی کے چھینٹے اس کے چہرے پر مارتا ہے''۔

((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ))

''اللہ تعالیٰ ایسی عورت پر رحم فرمائے جو نماز (تہجد) کے لیے رات کو بیدار ہوتی ہے اور نماز پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو بیدار کرلیا اس نے نماز پڑھی اور اگر وہ (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) انکار کرتا ہے تو پانی کے چھینٹے مارتی ہے''۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

[ابـوداؤد، الـصلاة، باب قيام الليل (١٣٠٨) وابن ماجه (١٣٣٦) و احمد (٢/ ٢٥٠) (٢/ ٤٣٦) اسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔]

اسی طرح اس آیت مبارکہ میں اسماعیل کی زکوۃ کا بھی ذکر کیا گیا ہے زکوۃ کی ادائیگی اور وصولی کے لیے محمد کریم ﷺ کو بھی حکم دیا گیا ہے

﴿ خُـذْ مِـنْ اَمْـوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ﴾ . [التوبه:١٠٣]

''اُن کے مال میں سے زکوٰۃ قبول کرلو کہ اس سے تم اُن کو (ظاہر میں بھی) پاک اور (باطن میں بھی) پاکیزہ کرتے ہو اور اُن کے حق میں دعائے خیر کرو کہ تمہاری دعا اُن کیلئے موجبِ تسکین ہے۔''

اللہ کا پسندیدہ نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ كَـانَ يَـاْمُـرُ اَهْـلَـهٗ بِـالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا﴾ .

''اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ (و برگزیدہ) تھے۔'' (مریم:٥٥)

اسماعیل کو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اولاد ابراہیم سے پسند فرمایا جیسا کہ صحیح مسلم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِـنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِى هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِى مِنْ بَنِى هَاشِمٍ» .

''اولاد اسماعیل علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کنانہ کو پسند فرمایا' اور کنانہ سے قریش کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے میں (محمد ﷺ) کو پسند فرمایا''

صحیح مسلم، الفضائل، باب فضل نسب النبی وتسلیم الحجر علیه قبل النبوة:٢٢٧٦، الترمذی: ٣٦٠٥

آپ کو خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے چنا اور پسند کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرْ عِبَادَنَا اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ * اِنَّا اَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ * وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ * وَاذْكُرْ اِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ﴾. (ص: ٤٥-٤٨)

''اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو یاد کرو جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے۔ ہم نے ان کو ایک (صفت) خاص (آخرت کے) گھر کی یاد سے ممتاز کیا تھا۔ اور وہ ہمارے نزدیک منتخب اور نیک لوگوں میں سے تھے۔ اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو یاد کرو وہ سب نیک لوگوں میں سے تھے۔''

نیکوکار نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ * وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾.

(الأنبياء:٨٥، ٨٦)

''اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کو بھی یاد کرو) یہ سب صبر کرنے والے تھے۔ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا بلاشبہ وہ نیکوکار تھے۔''

سیدنا اسماعیل کا خاندان جس کی راہنمائی وحی سے ہوتی تھی جس کی عبادت کائنات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے نمونہ بنتی تھی جس کی عادات کو اللہ نے قرآن مجید بنا کر محمد کریم ﷺ پر نازل فرمائیں وہ گھرانہ جس پر اللہ خوش ہو گیا اس گھرانے سے زیادہ کوئی اور نیک اور صالح ہو سکتا ہے۔

صابر نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِدْرِیْسَ وَذَا الْکِفْلِ کُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ * وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ﴾.

(الأنبیاء:۸۵، ۸۶)

''اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کو بھی یاد کرو) یہ سب صبر کرنے والے تھے۔ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا بلاشبہ وہ نیکوکار تھے۔''

مذکورہ آیت میں تین نبیوں کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے اس کی صفت بیان فرمائی کہ یہ سب صابر اور نیکوکار تھے۔ اسماعیل کے صبر کی مثال تو شاید کائنات میں کوئی دے ہی نہیں سکتا کہ باپ نے آ کر خبر دی کہ مجھے خواب آئی ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں اور یہ اللہ کا حکم ہے تو بیٹا فوراً کہنے لگا آہ مجھے ذبح کریں میں صبر کروں گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ * فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ * وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ * قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ * اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ * وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ * وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ * سَلٰمٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۞ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۞ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الصافات: ۱۰۲۔۱۱۱)

''جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیے گا۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔ تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم! تم نے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا۔ اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم کا (ذکرِ خیر باقی) چھوڑ دیا۔ کہ ابراہیم پر سلام ہو۔ نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔''

اسماعیل نے نہ صرف صبر کا مظاہرہ کیا بلکہ فرمانبردار بیٹے کی بھی مثال ایسی پیش کر دی کہ کسی بیٹے نے اس قدر باپ کے حکم کی تعمیل نہ کی ہوگی اسی لیے علامہ اقبال تجسس کرتے ہوئے کہہ گیا:

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حرم مکی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾(ال عمران:96.97)

''اس میں واضح نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو کوئی اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج (فرض) ہے، جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔''

تمہیدی کلمات

مکہ کائنات میں سب سے زیادہ عظمت وحرمت والا شہر ہے اس کی عظمت کی کئی ایک وجوہات ہیں جن میں سے ایک یہ ہیں کہ اس میں اللہ کا گھر بیت اللہ ہے، حجر اسود ہے، مقام ابراہیم ہے، صفا مروہ ہیا ورزم زم وغیرہ

سب سے پہلی مسجد

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ:

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الأَرْضِ أَوَّلَ؟ قَالَ: المَسْجِدُ الحَرَامُ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ المَسْجِدُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الأَقْصَى قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً

یارسول اللہ! دنیا میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مکہ کی) مسجد حرام میں نے عرض کیا پھر کون سی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بیت المقدس کی) مسجد اقصی، میں نے عرض کیا ان کے درمیان میں کتنا فاصلہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس سال۔

بخاری:3366 ومسلم: (520)

تعمیر حرم مکی کے گیارہ مراحل:

پہلی مرتبہ فرشتوں نے تعمیر کیا۔

دوسری مرتبہ آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا۔

تیسری مرتبہ آدم علیہ السلام کے بیٹوں نے تعمیر کیا۔

چوتھی مرتبہ حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما السلام نے

﴿وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (البقرة:127)

''اور جب ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور اسماعیل بھی، اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما، بے شک تو ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

پانچویں تعمیر عمالیق نے کی۔

چھٹی بار بنو جرہم نے تعمیر کیا۔

ساتویں بار نبی علیہ السلام کے جد امجد قصی بن کلاب نے کی۔

آٹھویں بار قریش نے کعبہ کی تعمیر کی جس میں خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شرکت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ:

سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الجَدْرِ أَمِنَ البَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي البَيْتِ؟ قَالَ: إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمُكِ، لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلاَ أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ، أَنْ أُدْخِلَ الجَدْرَ فِي البَيْتِ، وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالأَرْضِ

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حطیم کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ بھی خانہ کعبہ میں داخل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، میں نے پوچھا کہ پھر کیوں اس کو خانہ کعبہ میں داخل نہیں کرتے، آپ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا میں نے پوچھا کہ پھر اس کا دروازہ کیوں اونچا ہے، آپ نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے اس لئے ایسا کیا کہ جس کو چاہیں اندر آنے دیں، اور جس کو چاہیں روک دیں، اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ ان کے دل اس کو مکروہ سمجھیں گے، تو میں حطیم کو خانہ کعبہ میں داخل کر دیتا، اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔

بخاری:1584

نویں تعمیر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ نے کی۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَا عَائِشَةُ، لَوْلاَ أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ، فَهُدِمَ، فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ، وَأَلْزَقْتُهُ بِالأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ، بَابًا شَرْقِيًّا، وَبَابًا غَرْبِيًّا، فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ، فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى هَدْمِهِ، قَالَ يَزِيدُ: وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ، وَبَنَاهُ، وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الحِجْرِ، وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً، كَأَسْنِمَةِ الإِبِلِ

کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہ! اگر تمہاری قوم سے جاہلیت کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کے منہدم ہونے کا حکم دیتا اور اس میں سے جو حصہ نکال دیا گیا ہے اسے میں اس میں شامل کر دیتا اور اس کو زمین سے ملا دیتا اور اس میں دو دروازے رکھتا، ایک مغرب کی طرف، دوسرا مشرق کی طرف کھلتا اور بنیاد ابراہیمی کے مطابق کر دیتا۔ یہی حدیث ہے جس نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو کعبہ کے منہدم کرنے پر آمادہ کیا۔ یزید نے بیان کیا کہ میں ابن زبیر کے پاس موجود تھا، جس وقت انہوں نے اس کو گرا کر بنایا اور حجر اسود کو اس میں داخل کیا اور میں نے بنیاد ابراہیمی کے پتھر دیکھے، جو اونٹوں کی کوہان کی طرح تھے

بخاری:1586

ثُمَّ لَمَّا كَانَ فِي زَمَنِ الْمَهْدِيِّ بْنِ الْمَنْصُورِ، اسْتَشَارَ الْإِمَامَ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، فِي رَدِّهَا عَلَى الصِّفَةِ الَّتِي بَنَاهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَّخِذَهَا الْمُلُوكُ لُعْبَةً - يَعْنِي كُلَّمَا جَاءَ مَلِكٌ بَنَاهَا عَلَى الصِّفَةِ الَّتِي يُرِيدُ -فَاسْتَقَرَّ الْأَمْرُ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ.

البداية والنهاية:بناء البيت العتيق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب مہدی بن منصور کا دور آیا اس نے امام مالک بن انس رحمہ اللہ سے مشورہ کیا کہ انہی بنیادوں پر اسے دوبارہ بنادیا جائے جن بنیادوں پر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بنایا تھا، کہنے لگے مجھے خدشہ ہے کہ کہیں بادشاہ اسے کھیل ہی نہ سمجھ لیں، یعنی جب بھی کوئی بادشاہ آئے وہ اسے اس طرح بناڈالے جس طرح وہ چاہتا ہے، پھر اسی طرح اس کا معاملہ رہا جس طرح آج موجود ہے۔''

دسویں تعمیر حجاج بن یوسف نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کے حکم پر کی۔

گیارہویں مرتبہ سلطان مراد چہارم عثمانی نے 1040 ہجری میں کی۔

مکہ کی آبادکاری

کہا جاتا ہے کہ سیدہ ہاجرہ کی آمد سے قبل بھی اس جگہ پہلے سے کوئی آباد تھے مگر پختہ دلائل سے کچھ معلوم نہیں ہوسکا۔ لیکن یہ بات تو طے شدہ ہے کہ یہاں اللہ کا گھر بیت اللہ تھا جسے فرشتوں اور بابا آدم نے تعمیر کروایا تھا (بیت اللہ کی تعمیر کا تذکرہ آگے آئے گا۔) لیکن جب ابراہیم نے سیدہ ہاجرہ اور بیٹے اسماعیل کو جہاں چھوڑا تو اس گھر کی آبادکاری کی دعا فرمائی تھی فرمایا:

''اے میرے پروردگار! میں نے اپنی اولاد میدانِ (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے، اے اللہ! تاکہ یہ نماز پڑھیں، تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کردے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے تاکہ (تیرا) شکر کریں۔''

(ابراھیم: ۳۷)

معلوم ہوا کہ مکہ شہر کی آبادکاری میں اولین کردار خاندان ابراہیم اور پھر بنو جرہم وغیرہ کا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ اللہ نے تمام کائنات کے لوگوں کے دل اس مکہ شہر کی طرف پھیر دیے۔ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ بنو جرہم اس شہر کے پاسبان تھے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے اس کا حق ادا نہ کیا بلکہ اس کی بے حرمتی کی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا تو تم اس کی توہین نہ کرنا بلکہ اس کی حرمت کی تعظیم بجالانا۔

مصنف عبدالرزاق : ۹۱۰۷

فضائل حرم مکی:

ابن عباسt سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہe نے مکہ سے فرمایا:

«مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ» .

تو تمام شہروں سے بڑھ کر کس قدر اچھا اور پاکیزہ ہے اور تو مجھے کس قدر زیادہ پیارا ہے اگر تیری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کسی اور شہر میں نہ سکونت اختیار کرتا۔''

[الترمذی، المناقب ، باب فضل مكة، (۳۹۲۶) سنده حسن]

سیدنا عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام حزورہ میں کھڑے دیکھا آپ ﷺ نے (مکہ کو مخاطب کر کے) فرمایا:

«وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْ لَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ» .

''اے مکہ! تو اللہ کی زمین سے بہتر ہے اور اللہ کی ساری زمین میں سے پسند ہے اگر میں یہاں سے نہ نکالا جاتا تو میں تجھ سے کبھی نہ نکلتا۔''

[الترمذی، المناقب، باب فی فضل مكة (۳۹۲۵)، ابن ماجه (۳۱۰۸) صحيح]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا تھا:

''اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن سے حرمت والا بنایا ہے جس دن آسمان وزمین پیدا فرمائے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حرمت کی وجہ سے محترم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہاں کسی کے لیے بھی مجھ سے پہلے لڑائی جائز نہیں تھی اور مجھے بھی صرف ایک دن گھڑی بھر کے لیے (فتح مکہ کے دن) اجازت ملی تھی اب ہمیشہ یہ شہر اللہ کی قائم کی ہوئی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لیے قابل احترام ہے۔ پس نہ اس کا کانٹا کاٹا جائے نہ شکار ہانکے جائیں اور اس شخص کے سوا جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے۔ سیدنا عباس t نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اذخر گھاس کی تو اجازت ہونی چاہیے کیونکہ یہ یہاں زرگروں اور گھروں کی ضرورت ہے تو آپ e نے اذخر گھاس کے کاٹنے کی اجازت مرحمت فرما دی۔''

[البخاری، العمرة، باب لا یحل القتال بمکة (١٨٣٤)، مسلم (١٣٥٣)]

ایک دوسری حدیث میں ہے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ»

''تمھارے کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ مکہ میں اسلحہ اٹھائے۔''

[مسلم، الحج، باب النهی عن حمل السلاح بمکة (١٣٥٦)، ابن ماجه (١٣٥٦)]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» .

''اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان وزمین کی مخلوقات کو پیدا فرمایا ہے اسی دن سے حرمت وعزت والا قرار دے دیا ہے اب یہ قیامت تک عزت وحرمت والا ہی رہے گا۔''

سنن ابن ماجه: ٣١٠٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ، كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ».

''ابراہیم نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا (یعنی ان کی دعا کی بدولت) اور اس کے لیے دعا فرمائی میں نے مدینہ کو اس طرح حرمت والا قرار دیا ہے کہ جیسے کہ ابراہیم نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا۔''

البخاری، البیوع، باب

برکة صاع النبی: ۲۱۲۹

اس بیت اللہ میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے

صحیح الجامع الصغیر (۳۸۳۸)

مکہ مکرمہ امن والا شہر ہے

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی اسی چیز کی تھی:

﴿رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا﴾

''اے میرے پروردگار! اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا۔''

تو اللہ تعالیٰ نے اس کو امن والا بنا دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا﴾. (آل عمران: ۹۷)

''جو شخص اس حرم میں داخل ہو جائے امن والا ہے۔''

اللہ کا پسندیدہ شہر مکہ

حضرت کعب احبار رحمہ اللہ نے فرمایا:

«اخْتَارَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْبِلَادَ فَأَحَبُّ الْبُلْدَانِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْبَلَدَ الْحَرَامَ».

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ نے شہروں کو چنا تو سب سے زیادہ شہر حرام مکہ کو پسند فرمایا۔''

شعب الإيمان للبيهقي : (٣٧٤٠)۔(٣٤٦٥)

اس کی طرف منہ کر کے بول و براز کرنا سخت منع ہے

حضرت جابر بن عبداللہ t سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

((نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَيْتُهٗ قَبْلَ أَنْ يُّقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا .

''کہ نبی e نے پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کرنے سے پس آپ e کی وفات سے ایک قبل آپ e کو قبلہ کی طرف منہ کر کے قضاء حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔''

صحيح ابى داود للالبانى ، الطهارة ، باب الرخصة فى استقبال القبلة عند قضاء الحاجة (١٥) الترمذى ، الطهارة (٩)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پشت کرنا منع ہے البتہ یہ ممانعت فضا میں ہے عمارتوں میں نہیں۔

قبلہ رخ تھوکنے کی سزا

سیدنا ابوسعید خدری t سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

((اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى))

''نبی اکرم a نے مسجد میں قبلہ والی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ a نے اس کو کنکری کے ساتھ دیوار سے کھرچ دیا۔ پھر آپ a نے فرمایا کہ کوئی شخص بھی اپنے سامنے (قبلہ کی جانب) یا دائیں جانب نہ تھوکے۔

البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک لینا درست ہے۔''

صحيح البخارى ، الصلوة ، باب البزق عن يساره او تحت قدمه

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یہ اس وقت کی بات ہے جب مساجد خام یعنی کچی ہوتی تھیں اور ریت وغیرہ نیچے ہوتی تھی اس لیے مسجد میں اگر تھوک دیا جاتا تو اس کا کفارہ دفن کرنا تھا یعنی اس پر مٹی ڈال دینا لیکن اب فرشوں والی مساجد میں رومال یا کپڑے سے صاف کرنا یا دھونا ضروری ہے۔

زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت حذیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ

مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

جس شخص نے قبلہ رخ تھوک دیا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ہوگا

ابوداود: الأطعمة باب فی أكل الثوم 3824 صحيح

طواف کرنے کا اجر وثواب

آپ e نے فرمایا کہ:

لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ خَطِيئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً

جب کوئی شخص طواف میں ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اٹھاتا ہے تو اس کا ایک گناہ معاف اور ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے

ترمذی: الحج باب ما جاء فی استلام الركنين 959

بے دینی کو فروغ دینے والے کی سزا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾

(الحج:25)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور جو بھی اس میں کسی قسم کے ظلم کے ساتھ کسی کج روی کا ارادہ کرے گا ہم اسے دردناک عذاب سے مزہ چکھائیں گے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلاَثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الإِسْلاَمِ سُنَّةَ الجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ

کہ لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض (یعنی برا) اللہ کے ہاں تین شخص ہیں، حرم میں ظلم کرنے والا، اسلام میں جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا، اور کسی شخص کا خون ناحق طلب کرنے والا، تاکہ اس کا خون بہائے۔

بخاری: الديات باب من طلب دم امرء بغير حق 6882

بتوں کو نکال باہر کیا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ البَيْتَ وَفِيهِ الآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ، وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا الأَزْلاَمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتَلَهُمُ اللَّهُ، أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ. فَدَخَلَ البَيْتَ، فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ بخاری:1601

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ کے پاس آئے تو اندر جانے سے انکار کر دیا اور اس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ ان کے نکالنے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ وہ نکال دیئے گئے۔ لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بت بھی نکال دیئے کہ ان دونوں کے ہاتھ میں پانسے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کو برباد کرے، واللہ وہ لوگ جانتے ہیں ان دونوں نے کبھی پانسے نہیں پھینکے، پھر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس کے اطراف (کونوں) میں تکبیر کہی اور نماز نہیں پڑھی۔

یہ حرمت والا شہر ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا، وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ﴾ (القصص: 57)

''اور کیا ہم نے انہیں ایک با امن حرم میں جگہ نہیں دی؟ جس کی طرف ہر چیز کے پھل کھینچ کر لائے جاتے ہیں، ہماری طرف سے روزی کے لیے اور لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ:

إِنَّ هَذَا البَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلاَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا

اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو حرام بنایا ہے، اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں گے، اس کے شکار نہ بھگائے جائیں گے اور نہ کوئی پڑی ہوئی چیز اٹھائی جائے گی، مگر وہ شخص جو اس کا اعلان کرے۔

بخاری: 1587

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادت کا حکم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا ، وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ، وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (النمل: 91)

''مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے، کہ میں اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت دی اور اسی کے لیے ہر چیز ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں سے ہو جاؤں۔''

مسجد حرام کو گرانے کی مختلف ادوار میں سازشیں ہوئیں اور لوگوں کے دلوں کا رخ موڑنے کے لیے مختلف بادشاہوں نے اس کے مقابلے میں معبد خانے بنائے۔ جیسا کہ ابرھہ نے یمن کے صنعاء شہر میں قلیس نامی قلعہ بنایا۔ امریکہ میں ایک عمارت خانہ کعبہ کی مثل تعمیر ہوئی جس کو انہوں نے بطور مہ خانہ استعمال کیا۔ ایران میں ایک اس جیسا معبد خانہ تعمیر ہوا۔

دجال شہر مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ ، إِلَّا مَكَّةَ ، وَالمَدِينَةَ ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ ، إِلَّا عَلَيْهِ المَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا

کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس کو دجال پامال نہ کرے گا مگر مدینہ اور مکہ۔ کہ وہاں داخل ہونے کے جتنے راستے ہیں ان پر فرشتے صف بستہ ہوں گے اور ان کی نگرانی کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری:1881 ، مسلم (2943)

بیت اللہ کو گرانے کی کوششیں

نبی علیہ السلام سے قبل چار مختلف فوجی قوتوں نے بیت اللہ کو گرانے کی کوشش کی لیکن ان میں سے کوئی بھی کامیاب نہیں ہوسکا۔ باوجود اس کے کہ مکہ کی کوئی فوج بھی نہ تھی۔

یونان کا سکندر اعظم جس کے مقابل یورپ، افریقہ، ایران وغیرہ میں کوئی بھی نہیں تھا اس نے ہر طرف فتوحات کیں، لیکن جب اس نے مکہ کو فتح کرنے کا سوچا تو وہ اس دنیا سے چل بسا۔

رومیوں نے جب دیکھا کہ ان کے مدمقابل اب اس روئے زمین پر کوئی ایسا بادشاہ نہیں جو ٹھہر سکے اور مقابلہ کر سکے بہت سے ممالک فتح کرنے کے بعد جب انہوں نے مکہ کو فتح کرنا چاہا تو ان کے خلاف فارس اٹھ کھڑے ہوئے اور آپس میں ہی لڑتے رہے یوں اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کو بچایا۔

فارسیوں نے اس پر قبضہ کی کوشش کی وہ بھی ناکام رہے۔

جب شاہ حبشہ نے مکہ کی شہرت اور خوش حالی دیکھی تو وہ حسد کی آگ میں جل گیا۔ اس نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر ایک اور مذہبی مرکز تعمیر کر کے خانہ کعبہ کو گرانے کی ٹھان لی۔

یمن کے بادشاہ ابرہ کا صنعاء میں ایک کلیسا تعمیر کروانا

حضرت ام المومنین سیدہ حفصہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

لَيَؤُمَّنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ ، يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ، ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ ، فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَجُلٌ: أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس گھر (بیت اللہ) والوں سے لڑنے کے ارادہ سے ایک لشکر چڑھائی کرے گا یہاں تک کہ جب وہ زمین کے ہموار میدان میں ہوں گے تو ان کے درمیانی لشکر کو دھنسا دیا جائے گا اور ان کے آگے والے پیچھے والوں کو پکاریں گے پھر انہیں بھی دھنسا دیا جائے گا اور سوائے ایک آدمی کے جو بھاگ کر ان کے بارے میں اطلاع دے گا کوئی بھی باقی نہ رہے گا ایک آدمی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں تیری اس بات پر کہ تو نے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بھی میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا۔

مسلم: (2883)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرم مدنی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا﴾ . [الأحزاب: ۱۳]

''اور جب ان میں سے ایک جماعت کہتی تھی کہ اے اہلِ مدینہ! (یہاں) تمہارے لئے (ٹھہرنے کا) مقام نہیں تو لوٹ چلو۔''

تمہیدی کلمات

طوفان نوح کے بعد سب سے پہلے جو لوگ مدینہ منورہ میں آباد ہوئے وہ عمالقہ بن سام بن نوح تھے۔ انہوں نے ہی سب سے پہلے اپنی اولاد میں سے ایک بیٹے کے نام پر اس کا نام یثرب رکھا۔ ان لوگوں نے یہاں مکانات تعمیر کیے، کھیتی باڑی کی، بازار اور قلعے تعمیر کیے۔

عیسوی میں رومیوں نے جب یہودیوں کو فلسطین کی سرزمین سے نکالا تو ان میں اکثر قبائل حجاز میں داخل ہوئے۔ جن میں بنونضیر، بنوقریظہ اور بنوقینقاع مدینہ آ کر آباد ہوئے۔ آہستہ آہستہ یہ لوگ عمالقہ پر غالب آ گئے۔

450 عیسوی میں جب یمن میں قیامت خیز سیلاب آیا تو قوم سبا کے مختلف قبائل اطراف عرب میں داخل ہونے پر مجبور ہو گئے ان میں سے اوس اور خزرج کے قبیلے مدینہ منورہ میں آ کر آباد ہوئے۔

مدینة النبی صلی اللہ علیہ وسلم از ڈاکٹر رانا محمد اسحاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفار مکہ کی سازشیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ﴾(الانفال:30)

''اور جب وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، تیرے خلاف خفیہ تدبیریں کر رہے تھے، تاکہ تجھے قید کر دیں، یا تجھے قتل کر دیں، یا تجھے نکال دیں اور وہ خفیہ تدبیر کر رہے تھے اور اللہ بھی خفیہ تدبیر کر رہا تھا اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔''

قریشی دارالندوہ میں جمع ہوئے اور نبی علیہ السلام کے خلاف سازش کی اسی مجلس میں شیطان بھی ایک بزرگ کی شکل میں آیا نجد کے ایک بزرگ کی شکل میں آیا اور نبی کریم ﷺ کے قتل کی سازش بتا کر چلا گیا۔

ہجرت کا حکم:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ ، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ، ثُمَّ أُمِرَ بِالهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى المَدِينَةِ ، فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ، ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں (بعد نبوت) تیرہ سال رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وہاں دس سال رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی صلی اللہ علیہ وسلم۔''

بخاری: المناقب باب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم 3851

غارثور میں قیام:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں:

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ المُشْرِكِينَ ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَآنَا ، قَالَ: مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غار میں موجود تھا کہ مشرکوں کے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر کسی نے قدم اٹھایا تو ہمیں دیکھ لے گا اس وقت آپ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! تم ان دو آدمیوں کے متعلق کیا خیال کرتے ہو کہ جن کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔''

بخاری:4663

سراقہ بن مالک جعشمی کا تعاقب کرنا

ابن شہاب نے بیان کیا اور مجھے عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی نے خبر دی، وہ سراقہ بن مالک بن جعشم کے بھتیجے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں خبر دی اور انہوں نے سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور یہ پیش کش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اگر کوئی شخص قتل کر دے یا قید کر لائے تو اسے ہر ایک کے بدلے میں ایک سو اونٹ دیئے جائیں گے۔ میں اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کا ایک آدمی سامنے آیا اور ہمارے قریب کھڑا ہو گیا۔ ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا سراقہ رضی اللہ عنہ ساحل پر میں ابھی چند سائے دیکھ کر آ رہا ہوں میرا خیال ہے کہ وہ محمد اوران کے ساتھی ہی ہیں سراقہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں سمجھ گیا اس کا خیال صحیح ہے لیکن میں نے اس سے کہا کہ وہ لوگ نہیں ہیں میں نے فلاں فلاں آدمی کو دیکھا ہے ہمارے سامنے سے اسی طرف گئے ہیں۔اس کے بعد میں مجلس میں تھوڑی دیر اور بیٹھا رہا اور پھر اٹھتے ہی گھر گیا اور لونڈی سے کہا کہ میرے گھوڑے کو لے کر ٹیلے کے پیچھے چلی جائے اور وہیں میرا انتظار کرے،اس کے بعد میں نے اپنا نیزہ اٹھایا اور گھر کی پشت کی طرف سے باہر نکل آیا میں نیزے کی نوک سے زمین پر لکیر کھینچتا ہوا چلا گیا اور اوپر کے حصے کو چھپائے ہوئے تھا۔ (سراقہ یہ سب کچھ اس لئے کر رہا تھا کہ کسی کو خبر نہ ہو ورنہ وہ بھی میرے انعام میں شریک ہو جائے گا) میں گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سوار ہوا اور صبا رفتاری کے ساتھ اسے لے چلا، جتنی جلدی کے ساتھ بھی میرے لئے ممکن تھا، آخر میں نے ان کو پا ہی لیا۔اسی وقت گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور مجھے زمین پر گرا دیا۔لیکن میں کھڑا ہو گیا اور اپنا ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اس میں سے تیر نکال کر میں نے فال نکالی کہ آیا میں انہیں نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں۔ فال (اب بھی) وہ نکلی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔لیکن میں دوبارہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کے فال کی پرواہ نہیں کی۔ پھر میرا گھوڑا مجھے تیزی کے ساتھ دوڑائے لئے جا رہا تھا۔آخر جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرا،ت سنی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف کوئی توجہ نہیں کر رہے تھے لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار مڑ کر دیکھتے تھے،تو میرے گھوڑے کے آگے کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے جب وہ ٹخنوں تک دھنس گیا تو میں اس کے اوپر گر پڑا اور اسے اٹھنے کے لئے ڈانٹا میں نے اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے پاؤں زمین سے نہیں نکال سکا۔ بڑی مشکل سے جب اس نے پوری طرح کھڑے ہونے کی کوشش کی تو اس کے آگے کے پاؤں سے منتشر سا غبار اٹھ کر دھوئیں کی طرح آسمان کی طرف چڑھنے لگا۔میں نے تیروں سے فال نکالی لیکن اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ بھی وہی فال آئی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ اس وقت میں نے آنحضرت ﷺ کو امان کے لئے پکارا۔ میری آواز پر وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا۔ ان تک برے ارادے کے ساتھ پہنچنے سے جس طرح مجھے روک دیا گیا تھا، اسی سے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت غالب آ کر رہے گی۔ اس لئے میں نے حضور ﷺ سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کے مارنے کے لئے سو اونٹوں کے انعام کا اعلان کیا ہے۔ پھر میں نے آپ کو قریش کے ارادوں کی اطلاع دی۔ میں نے ان حضرات کی خدمت میں کچھ توشہ اور سامان پیش کیا لیکن حضور ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا مجھ سے کسی اور چیز کا بھی مطالبہ نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ہمارے متعلق رازداری سے کام لینا لیکن میں نے عرض کیا کہ آپ میرے لئے ایک امن کی تحریر لکھ دیجیے۔ حضور ﷺ نے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے چمڑے کے ایک رقعہ پر تحریر امن لکھ دی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے۔

صحيح البخاری، المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام (٣٦١٥) (٣٩١١)

ام معبد کی بکری کا دودھ پینا

حضرت ہشام اپنے والد حبیش بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ کے ساتھ اُمّ معبد رضی اللہ عنہا کے خیمے کے پاس پہنچے۔ یہ خاتون ذرا بڑی عمر کی تھیں۔

یہ صحن میں بیٹھی رہتیں اور آنے جانے والوں کو پانی پلاتیں اور کھانا کھلاتیں۔ اللہ کے رسول ﷺ جب اُمّ معبد رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُمّ معبد سے پوچھا: ''کیا تمہارے پاس گوشت اور کھجوریں ہیں....؟ تاکہ وہ ہم آپ سے خرید لیں''۔ لیکن اس کے پاس تو کچھ بھی نہ تھا۔ لوگ ان دنوں خشک سالی اور قحط کا شکار تھے۔ اس دوران اللہ کے رسول ﷺ کی نظر خیمے کے ایک کونے میں پڑ گئی، جہاں ایک بکری کھڑی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے پوچھا:

''اے اُمّ معبد! یہ بکری کیسی ہے..؟''

اُمّ معبد نے کہا:

''یہ اپنی کمزوری کی وجہ سے اس قابل نہ تھی کہ ریوڑ کے ساتھ چلی جاتی لہٰذا یہاں کونے میں کھڑی ہے''۔

آپ ﷺ نے پوچھا:

''کیا یہ دودھ والی ہے...؟''

اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے کہا:

''یہ بے چاری اس قابل کہاں...؟''

تب آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں..؟''

اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے کہا:

''میرے ماں باپ صدقے، اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو دوہ لیجیے''۔

((فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَ سَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى))

''پس رسول اللہ ﷺ نے بکری کو منگوایا اور اس کے تھن پہ ہاتھ پھیرا۔ اللہ کا نام لیا اور اس بکری کے لیے دُعا فرمائی''۔

اور بکری نے دودھ کے لیے پاؤں پھیلا دیئے، تھن دودھ سے بھر گئے۔ آپ ﷺ نے برتن منگوایا تو اُمّ معبد اتنا بڑا برتن لے کر آئیں کہ وہ بھر جائے تو کئی لوگوں کے لیے کافی ہو۔ آپ ﷺ نے اس میں دودھ دوھا۔ حتیٰ کہ یہ برتن بھر گیا اور اس کے اوپر جھاگ ہی جھاگ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے اُمّ معبد کو دودھ پلایا۔ وہ خوب سیر ہو گئیں۔ تو آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پلایا، سب سے آخر میں خود پیا۔ آپ ﷺ کے ساتھیوں نے دوبارہ پیا اور خوب سیر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری بار اسی برتن میں دودھ دوہنا شروع کر دیا حتیٰ کہ اس برتن کو بھر دیا اور اسے اُمّ معبد کے پاس ہی چھوڑ دیا۔ اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کر لیا۔ اللہ کے نبی ﷺ سوئے منزل چل پڑے۔

آپ ﷺ کو کوچ کیے ہوئے تھوڑی دیر گزری تھی کہ اُمّ معبد کے خاوند جناب ابومعبد رضی اللہ عنہ اپنی کمزور بکریوں کو جو دبلے پن کی وجہ سے مریل چال چل رہی تھیں، ہانکتے ہوئے آ پہنچے۔ خیمے میں پڑا دودھ دیکھا تو حیران رہ گئے۔ بیوی سے پوچھنے لگے:

''اے اُمّ معبد! تیرے پاس یہ دودھ کہاں سے آ گیا...؟ بکریاں تو دور دراز تھیں، اور جو ایک گھر میں تھی تو وہ دودھ دینے کے قابل نہ تھی''۔

اُمّ معبد کہنے لگیں:

''تجھے کیا بتلاؤں، اللہ کی قسم! ایک بابرکت انسان تھا جو ہمارے پاس سے ہو کر گیا''۔

اور پھر اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے پورا واقعہ بیان کیا۔ اب ابومعبد کہنے لگے: ''اس مبارک آدمی کا حلیہ تو بتلا کہ وہ تھا کیسا....؟''

اُمّ معبد رضی اللہ عنہا اپنے خاوند ابومعبد رضی اللہ عنہ کو مبارک آدمی کا حلیہ بتلانے لگیں کہ میں نے جو مبارک آدمی دیکھا تو:

ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ	رنگ چمکتا ہوا
اَبْدَجَ الْوَجْهِ	تابناک چہرہ
حَسَنَ الْخَلْقِ	بناوٹ میں حسن کا نظارہ
لَمْ تَعِبْهُ ثَجْلَةٌ	نہ بڑھے پیٹ کا عیب لگا ہوا
وَ لَمْ تَزْرِيْهِ صَعْلَةٌ	نہ سر پر بالوں کی کمی کا مسئلہ
وَسِيْمٌ قَسِيْمٌ	کھلا کھلا خوبصورت مکھڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِیْ عَیْنَیْهِ دَعَجٌ	آنکھیں سرگیں
وَ فِیْ اَشْعَارِهٖ وَطَفٌ	لمبی پلکیں
وَ فِیْ صَوْتِهٖ صَهَلٌ	آواز رُعب دار
وَ فِیْ عُنُقِهٖ سَطَحٌ	گردن صراحی دار
وَ فِیْ لِحْیَتِهٖ کَثَاثَةٌ	گھنی داڑھی میں بال ہلکے سے گولائی دار
اَزَجُّ	ابرو باریک اور دراز
اَقْرَنُ	گھنی بھنوؤں والے
اِنْ صَمَتَ فَعَلَیْهِ الْوَقَارُ	خاموش ہوں تو پروقار
وَ اِنْ تَکَلَّمَ سَمَاهُ وَ عَلَاهُ الْبَهَاءُ	گفتگو فرمائیں تو عالیشان و پرکشش
اَجْمَلَ النَّاسِ وَ اَبْهَاهُ مِنْ بَعِیْدٍ	دور سے دیکھیں تو سب سے بڑھ کر باکمال اور پر جمال
وَ اَحْسَنَهٗ وَ اَجْمَلَهٗ مِنْ قَرِیْبٍ	قریب سے دیکھیں تو حسن و رعنائی کے آئینہ دار
حُلْوَ الْمَنْطِقِ	بولیں تو لگے شیرینی اور مٹھاس کا احساس
فَصْلًا لَّا نَزْرَ وَ لَا هَذْرَ	جملے واضح اور دوٹوک، نہ اختصار نہ زیادہ بول بالا
کَاَنَّ مَنْطِقَهٗ خَرَزَاتُ نَظْمٍ یَتَحَدَّرْنَ	بولتے تو یوں لگتے جیسے برسات میں برستے موتیوں کی لڑی سی لگی ہے
رَبْعَةً لَّا تَشْنَؤُهٗ مِنْ لُحُوْلٍ	قد درمیانہ، نا کہ اتنا لمبا کہ لگے ناگوار
وَ لَا تَقْتَحِمُهٗ عَیْنٌ مِنْ قَصْرٍ	نا اس قدر چھوٹا کہ آنکھ کو لگے خراب حال
غُصْنٌ بَیْنَ غُصْنَیْنِ	قد ایسا کہ وہ ہے دو شانوں کے درمیان ایسی شاخ
فَهُوَ اَنْضَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا	جو دیکھنے میں دیتی ہے سب سے زیادہ تازہ بہار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاحْسَنُهُمْ قَدْرًا	سب سے زیادہ متناسب اعضاء والا
لَهٗ رُفَقَاءُ يَحْفُوْنَ بِهٖ	اس کے ساتھی اس کے گرد (یوں) گھیرا ڈالے بیٹھتے ہیں (جیسے تاروں میں گھرا چاند)
اِنْ قَالَ سَمِعُوْا لِقَوْلِهٖ	آپ بولیں تو وہ گوش برآواز ہوتے ہیں
وَ اِنْ اَمَرَ تَبَادَرُوْا اِلٰى اَمْرِهٖ	حکم فرمائیں تو بجالانے میں پابہ رکاب ہوتے ہیں
مَحْفُوْدٌ	ہر کوئی خدمت کے لیے حاضر باش
مَحْشُوْدٌ	حاشیے کے اندر چادر پھول دار
لَا عَابِسٌ	پیشانی پہ شکن نہیں
وَلَا مُفَنَّدٌ	طبیعت ترش نہیں

ابومعبد رضی اللہ عنہ یہ حلیہ سن کر کہنے لگے: ان صفات کا حامل۔ اللہ کی قسم! وہی قریش والا شخص ہے جس کی سرگرمیوں کا ذکر چلتا رہتا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اس کی خدمت میں حاضری دوں۔ اگر کوئی راستہ نکلا تو میں ایسا ضرور کروں گا۔

مستدرك حاكم (٣/ ٩، ١٠) (٤٢٧٤) والطبراني في الكبير (٤/ ٤٨) (٣٦٠٥). طبقات ابن سعد (١/ ١٧٧ ـــــ ١٧٩) والبيهقي في الدلائل (١/ ٢٧٧). یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔ صححه الحاكم و وافقه الذهبي

قباء میں چند دن قیام کرنا

لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلْوِّ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُ: بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً،

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے عوالی (بالائی) علاقے میں بنوعمرو بن عوف کے قبیلے میں پڑاؤ ڈالا جہاں آپ چودہ دن تک رہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد قباء کی فضیلت:

اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ

''مسجد قباء میں نماز پڑھنا اس طرح ہے جیسے کسی نے عمرہ ادا کیا۔''

ترمذی:الصلاة باب ما جاء فی الصلاة فی مسجد قباء 324

یہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام کے دوران بنوائی تھی۔ اس کے بعد آپ مدینہ کی طرف چلے جمعہ کا دن تھا بنی سالم کی بستی میں پہنچے تو جمعہ کا وقت ہو گیا تھا۔

فَأَدْرَكَتْهُ الْجُمُعَةُ فِي بَنِي سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ ، فَصَلَّى الْجُمُعَةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي

المعجم الکبیر:5414

''بنو سالم بن عوف کی بستی میں جمعہ کا وقت ہوا تو آپ ﷺ نے بطن وادی میں مسجد میں جمعہ پڑھایا۔''

مسجد نبوی کی تعمیر

مدینہ میں قائم کے بعد سب سے پہلے آپ e نے:

ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى مَلَأِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ: فَجَائُوا مُتَقَلِّدِينَ سُيُوفَهُمْ ، قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ ، وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ ، حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَأِ بَنِي النَّجَّارِ ، فَجَائُوا فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي حَائِطَكُمْ هَذَا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالُوا: لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ، قَالَ: وَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَ فِيهِ خِرَبٌ، وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، قَالَ: فَصَفُّوا النَّخْلَ إِلَى قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً، قَالَ: وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذَلِكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُولُ: اللهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

پھر بنونجار کے سرداروں کو بلا بھیجا، وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آئے، وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے تھے اور بنونجار ان کے اردگرد تھے، یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے صحن میں پہنچ گئے، ابتداء جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہیں نماز پڑھ لیتے، اور بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسجد تعمیر کرنے کا حکم دے دیا اور بنونجار کے لوگوں کو بلا کر ان سے فرمایا اے بنونجار! اپنے اس باغ کی قیمت کا معاملہ میرے ساتھ طے کرلو، وہ کہنے لگے کہ ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے، اس وقت وہاں مشرکین کی کچھ قبریں، ویرانہ اور ایک درخت تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر مشرکین کی قبروں کو اکھیڑ دیا گیا، ویرانہ برابر کر دیا گیا اور درخت کو کاٹ دیا گیا، قبلہ مسجد کی جانب درخت لگا دیا اور اس کے دروازوں کے کواڑ پتھر کے بنا دیئے، لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اینٹیں پکڑاتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جا رہے تھے کہ اے اللہ! اصل خیر تو آخرت کی ہے، اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ! انصار اور مہاجرین کی نصرت فرما۔

مسند احمد: (۱۳۲۱۰)، بخاری (۳۹۳۲)

مسجد نبوی کی دوسری تعمیر غزوہ خیبر کے بعد سات ہجری میں ہوئی اور اس میں توسیع کی گئی۔

سترہ ہجری کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مسجد نبوی کی توسیع ہوئی۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ، وَسَقْفُهُ الجَرِيدُ، وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ، فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا، وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ: وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالجَرِيدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا، ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً: وَبَنَى جِدَارَهُ بِالحِجَارَةِ المَنْقُوشَةِ، وَالقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کچی اینٹ سے (بنی ہوئی) تھی اور اس کی چھت چھوہارے کی شاخوں کی تھی، اس کے ستون چھوہارے کی لکڑیوں کے تھے، ابوبکر نے اس میں کچھ زیادتی نہیں کی، البتہ عمر نے اس میں زیادتی کی اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی عمارت کے موافق کچی اینٹ اور چھوہارے کی شاخوں سے بنایا، اور اس کے ستون پھر بھی لکڑی کے لگائے، اس کے بعد عثمان نے اس کو بدل دیا اور اس میں بہت سے ترمیم کر دی، اس کی دیوار نقشین پتھروں اور گچ کی بنائی اور اس کی چھت ساکھو ایک قیمتی لکڑی جو اس وقت ہندوستان سے منگوائی گئی تھی0 سے بنائی۔

بخاری: 446(بالساج) خشب جيد ذو قيمة يؤتى به من الهند)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ 29 ہجری کو اس کی توسیع کی تھی۔
گنبد کی تعمیر 678 ہجری سلطان منصور صالحی نے کی۔

فضائل مدینہ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى ، يَقُولُونَ يَثْرِبُ ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

مجھے ایسے شہر جانے کا حکم دیا گیا جو دوسرے شہروں کو کھا جائے، منافق لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں اس کا نام مدینہ ہے اور برے لوگوں کو اس طرح دور کر دے گا جس طرح بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔''

بخاری: الحج باب فضل المدينة وأنها تنفى الناس 1871 ومسلم: (1382)

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ:

أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الإِسْلاَمِ ، فَأَصَابَهُ وَعْكٌ ، فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي ، فَأَبَى ، ثُمَّ جَائَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي ، فَأَبَى ، فَخَرَجَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَدِينَةُ كَالكِيرِ ، تَنْفِي خَبَثَهَا ، وَيَنْصَعُ طِيبُهَا

''ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے شدید بخار آ گیا تو اس نے کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے، آپ نے انکار کر دیا، پھر آپ کے پاس آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے، آپ نے انکار کیا پھر وہ باہر نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھٹی کی طرح ہے کہ گندگی کو دور کرتا ہے اور پاکیزگی کو رہنے دیتا ہے۔''

بخاری: الأحکام باب بیعة الأعراب 7209

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ:

قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبِيئَةٌ، فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ، وَاشْتَكَى بِلَالٌ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوَى أَصْحَابِهِ، قَالَ: اللهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَحَوِّلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ

''ہم مدینہ آئے تو وہاں بخار کی وبا آئی ہوئی تھی تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہو گئے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بیماری دیکھی تو فرمایا اے اللہ جیسا کہ تو نے ہمارے لئے مکہ کو محبوب فرمایا مدینہ کو بھی ہمیں محبوب فرمایا اس سے بھی زیادہ محبوب فرما دے اور مدینہ کو صحت کی جگہ بنا دے اور ہمارے لئے مدینہ کے صاع میں اور ان کے مد میں برکت عطا فرما اور مدینہ کے بخار کو جحفہ کی طرف پھیر دے۔''

مسلم: الحج باب فضل المدينة، ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، وبيان تحريمها، وتحريم صيدها وشجرها، وبيان حدود حرمها (1376)

عبداللہ بن زید، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اور اس کے لئے دعا کی، میں نے مدینہ کو حرام قرار دیا جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد کے لئے دعا کی جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی۔''

بخاری:2129

ابراہیم علیہ السلام کی دعا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ (البقرۃ:126)

''اور جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب! اس (جگہ) کو ایک امن والا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے، جو ان میں سے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے۔ فرمایا اور جس نے کفر کیا تو میں اسے بھی تھوڑا سا فائدہ دوں گا، پھر اسے آگ کے عذاب کی طرف بے بس کروں گا اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔''

مدینہ میں رہائش رکھنا بہتر ہے:

سفیان ابن ابی زہیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

تُفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشَّأْمُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

''ملک یمن فتح ہوگا، ایک جماعت سواری کے جانوروں کو ہانکتی ہوئی آئے گی اور وہ لوگ اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کا کہنا مانیں گے لاد کر لے جائیں گے حالانکہ اگر انہیں معلوم ہوتا تو مدینہ ان کے لئے بہتر تھا اور ملک شام فتح ہوگا تو ایک جماعت سواری کا جانور ہانکتی ہوئی لائے گی اور وہ اپنے گھر والوں کو جو ان کی باتیں مانیں گے ان کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر تھا۔''

بخاری:1875 ومسلم: (1388)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا، كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''جو آدمی مدینہ کی تکلیفوں پر صبر کرے گا تو میں اس کے لئے سفارش کروں گا یا قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

مسلم: (1377)

عجوہ کھجور کی برکت

عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ اليَوْمِ سُمٌّ وَلاَ سِحْرٌ

''جو آدمی ہر صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اس دن کوئی زہر اور جادو اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

بخاری:5445 ومسلم: (2047)

دین اسلام کا مرکز

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ، وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا

''اسلام کی ابتداء غربت کی حالت میں ہوئی اور پھر ایسا وقت آئے گا کہ یہ (اسلام) ابتداء کی طرح غربت کی حالت میں ہو جائے گا اور وہ سمٹ کر دو سجدوں میں آ جائے گا جیسا کہ سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔''

مسلم: الإيمان باب بيان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا، وأنه يأرز بين المسجدين (146)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلًا

''مدینہ کے عیر سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے، جس نے اس میں کوئی نئی بات پیدا کی (بدعت کی) تو اس پر اللہ کی اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لعنت ہے، اس کی نہ کوئی فرض عبادت اور نہ نفل عبادت مقبول ہوگی۔''

بخاری:7300

مدینہ اور اہل مدینہ کی حفاظت

عائشہ بنت سعد، سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

لَا يَكِيدُ أَهْلَ المَدِينَةِ أَحَدٌ، إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ المِلْحُ فِي المَاءِ

''اہل مدینہ سے جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔''

بخاری: الحج باب إثم من كاد أهل المدينة 1877

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ، وَلَا الدَّجَّالُ

''مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں مدینہ میں نہ طاعون داخل ہوگا اور نہ ہی دجال۔''

مسلم: الحج باب صيانة المدينة من دخول الطاعون، والدجال إليها(1379)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ

''مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اور مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا یہاں تک کہ احد پہاڑ کے پچھلی طرف اترے گا پھر فرشتے اس کا منہ وہیں سے شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہو جائے گا۔''

مسلم: الحج باب صيانة المدينة من دخول الطاعون، والدجال إليها (1380)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الإِبِلِ بِبُصْرَى

''زمینِ حجاز سے آگ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہوگی جو کہ بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔''

بخاری:7118 ومسلم: (2902)

بصری شام کے ایک شہر کا نام ہے۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں یہ بات نقل کی ہے ۶۵۴ ہجری میں بدھ کے روز یہ آگ ایک زلزلے کی وجہ سے نکلی۔ یہ آگ مدینہ کے قریب تھی اہل مدینہ سخت پریشان تھے آگ کی شدت کے باوجود مدینہ کی طرف آنے والی ہوا ٹھنڈی ہوتی تھی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہمارا بھلا اس سے کیا تعلق..؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ﴾. [محمد:۳۳]

''مومنو! اللہ کا ارشاد مانو اور پیغمبر کی فرمانبرداری کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ ہونے دو۔''

تمہیدی کلمات:

''لیس منا'' کا معنی ومفہوم محدثین کے نزدیک یہ ہے کہ وہ ہمارے طریقے پر نہیں ہے۔ یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہمارے کامل دین پر نہیں ہے' اس کا معنی دین سے نکل جانا نہیں ہے۔ آج انہی لوگوں کے متعلق بات کریں گے جنہیں رسول اللہe نے کہا کہ ہمارا بھلا تم سے کیا تعلق..؟

سنت سے اعراض کرنے والا

حمید بن ابوحمید طویل، انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تین آدمی آپ کی عبادت کا حال پوچھنے آئے، جب ان سے بیان کیا گیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کو بہت کم خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کس طرح کر سکتے ہیں، آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ سب معاف ہو گئے ہیں، ایک نے کہا میں رات بھر نماز پڑھا کروں گا، دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا، تیسرے نے کہا میں نکاح نہیں کروں گا اور عورت سے ہمیشہ الگ رہوں گا، اس کے بعد رسول اللہ صلی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

((أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي))

کیا تم لوگوں نے یوں یوں کہا ہے؟ اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری بہ نسبت بہت زیادہ ڈرنے والا اور خوف کھانے والا ہوں، پھر روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور ساتھ ساتھ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، یاد رکھو جو میری سنت سے روگردانی کرے گا، وہ میرے طریقے پر نہیں۔

بخاری النکاح باب الترغیب فی النکاح(٥٠٦٣)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((بُعِثْتُ بِالسَّيْفِ حَتَّى يُعْبَدَ اللهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَجُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي، وَجُعِلَ الذِّلَّةُ، وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي))

مجھے تلوار دے کر بھیجا گیا ہے تا کہ اللہ کی ہی عبادت کی جائے جس کا کوئی شریک نہیں، میرا رزق میرے نیزے کے سائے کے نیچے رکھا گیا ہے میرے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے بھرپور ذلت لکھ دی گئی ہے۔

مسند احمد(٥١١٤)صحیح الجامع الصغیر(٢٨٣١)

غیر مسلموں کی مشابہت کرنے والا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ليس منا من تشبه بغيرنا لا تشبهوا باليهود ولا بالنصارى فإن تسليم اليهود الإشارة بالأصابع وإن تسليم النصارى بالأكف))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو ہمارے غیر کی مشابہت اختیار کرے اس کا ہم سے تعلق نہیں ،تم یہود ونصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو، بے شک یہودیوں کا سلام ہاتھ کی انگلیوں سے اور عیسائیوں کا سلام ہاتھ کی ہتھیلی سے ہوتا ہے۔

صحيح الترغيب والترهيب(٢٧٢٣)، الصحيحة(٢١٩٤)

ہاتھ سے اشارے کے ساتھ اگر سلام بھی کہا جائے یا اس کا جواب دیا جائے تو درست ہے وگرنہ نہیں۔

مردو ں کے کانوں میں بالیا ں ،بالوں کا سٹائل ،داڑھی کی بے حرمتی اور سٹائل،کھڑے ہوکر پیشاب کرنا،کھڑے ہوکر کھانا، بائیں ہاتھ سیکھانا،عورتوں کا نیم عریاں لباس پہننا،تہذیب وتمدن ہمارے شادی بیاہ کے معاملے،کیا اسلام کوئی ناقص دین ہے یا اسلام ہماری ان معاملات میں رہنمائی نہیں کرتا ہے؟ جو ہم مغربی تہذیب کی طرف دیکھتے ہیں۔

جادو کرنے والا اور کروانے والا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا من سَحَرَ أَوْ سُحِرَ لَهُ))

جادو کرنے والا اور کروانے والا ہم میں سے نہیں۔

الصحيحة(٢٦٥٠)صحيح الترغيب والترهيب(٣٠٤١)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ :يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ :الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَكْلُ الرِّبَا، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سات ہلاکت میں ڈال دینے والی چیزوں سے بچو، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ سات ہلاک کرنے والی چیزیں کونسی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور جادو کرنا اور کسی نفس کا قتل کرنا جسے اللہ نے حرام کیا سوائے حق کے اور یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، جہاد سے دشمن کے مقابلہ سے بھاگنا اور پاکدامن عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

مسلم :الإيمان باب بيان الكبائر وأكبرها(٨٩)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

((أَن اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ))

جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کردو مسند احمد(١٦٥٧)

قرآن کو خوبصورت آواز میں نہ پڑھنے والا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ))

جو شخص قرآن کو خوش آواز سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔

بخاری :التوحيد باب قول الله تعالى :(وأسروا قولكم أو اجهروا به ، إنه عليم بذات الصدور ، ألا يعلم من خلق وهو اللطيف الخبير) (الملك :١٤) (٧٥٢٧)

حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

((حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ ، فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا))

اپنی آوازوں کے ذریعے قرآن کو خوبصورت کرو کیونکہ اچھی آواز کے ذریعے قرآن کے حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اضافہ ہوتا ہے۔

الدارمی، فضائل القرآن باب التغنی بالقرآن (٣٥٤٤)

قرآن اچھی آواز سے پڑھنے کا حکم ہے لیکن گانے کی طرز پر موسیقی کے انداز میں نہیں پڑھنا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((بَادِرُوا بِالأعمال خصالا سِتًّا :إِمْرَةَ السُّفَهَاءِ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ وَبَيْعَ الْحُكْمِ، وَاسْتِخْفَافًا بِالدَّمِ، ، وَنَشْوًا يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ يُقَدِّمُونَهُ يُغَنِّيهِمْ، وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْهُمْ فِقْهًا))

چھ چیزوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرلو، بیوقوفوں کی حکومت، پولیس والوں کی کثرت، قطع رحمی کرنا، انصاف کا بک جانا، قتل کو معمولی سمجھنا، اور ایسی نئی نسل ظہور جو قرآن کریم کو موسیقی کی طرح گا کر پڑھنے لگیں جن کو آگے کریں گے یعنی امام بنائیں گے ، اگرچہ وہ ان میں سب سے سمجھ میں کم ہو۔

الصحيحة(٩٧٩) ، مسند احمد(١٦٠٤٠)صحيح

جو چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا احترام نہ کرے

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا لوگوں نے اسے راستہ دینے میں تاخیر کی تو آپ نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا))

جو شخص کسی چھوٹے پر شفقت اور بڑے کا احترام نہ کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

ترمذی، البر والصلة ، باب ما جاء فی رحمة الصبیان(١٩١٩)صحيح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا اور آپ کے پاس اقرع بن حابس بیٹھے ہوئے تھے، اقرع نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ :مَنْ لاَ يَرْحَمُ لاَ يُرْحَمُ))

میرے پاس دس بچے ہیں، میں نے کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا پھر فرمایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

بخاری:الأدب باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته()

سہل ابن ابی حثمہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ ابن مسعود بن زید یہ دونوں خیبر کی طرف روانہ ہوئے اور خیبر والوں سے صلح کا زمانہ تھا ایک مرتبہ یہ دونوں ذرا الگ ہو گئے تھے کہ عبداللہ بن سہل کے پاس محیصہ کی لاش کو خون میں لتھڑا ہوا لایا گیا جن کو انہوں نے دفن کر دیا اور پھر اس کے بعد وہ مدینہ لوٹ آئے ایک مرتبہ سہیل کے بیٹے عبدالرحمٰن اور مسعود کے دو بیٹے محیصہ اور حویصہ یہ تینوں مل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عبداللہ بن سہل شہید کی بابت عبدالرحمٰن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ أَحْدَثُ القَوْمِ فَسَكَتَ))

بڑے کو بات کرنے دو اور وہ عمر میں سب سے چھوٹے تھے لہذا وہ خاموش ہو گئے

بخاری، الجزية، باب الموادعة والمصالحة مع المشركين بالمال وغيره، وإثم من لم يف بالعهد (٣١٧٣)

حضرت عبداللہ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

((الْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ))

برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔

مستدرك حاكم(٢١٠)والصحيحة(١١٧٨)

جو خاوند کے خلاف بیوی کو برانگیختہ کرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا ، أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ))

جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر سے یا غلام کو اس کے آقا سے برگشتہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے

ابوداود، الطلاق ، اب فيمن خبب امرأة على زوجها (٢١٧٥)صحيح

مسند احمد میں یہ الفاظ ہیں

((وَمَنْ أَفْسَدَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا فَلَيْسَ مِنَّا))

جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکاتا ہے وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔

مسند احمد(٩١٥٧)صحيح

اس فعل قبیح میں عام طور پر عورت کی سہیلیاں ہوتی ہیں یا پھر بسا اوقات خاندان کے دوسرے لوگ ہوتے ہیں جو عورت کو اس کے خاوند کے متعلق بدظن کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض بدنصیب والدین بھی ایسے ہوتے ہیں جو اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کے متعلق بھڑکاتے رہتے ہیں۔ معاملہ پھر طلاق تک جا پہنچتا ہے اور اس عمل سے شیطان کو بے حد خوشی ہوتی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے پس اس کے نزدیک مرتبے کے اعتبار سے وہی مقرب ہوتا ہے جو فتنہ ڈالنے میں ان سے بڑا ہو ان میں سے ایک آتا ہے اور کہتا ہے:

((فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ :مَا صَنَعْتَ شَيْئًا، قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ :مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ، قَالَ :فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ: نِعْمَ أَنْتَ "قَالَ الْأَعْمَشُ، أُرَاهُ قَالَ، فَيَلْتَزِمُهُ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے اس اس طرح کیا تو شیطان کہتا ہے تو نے کوئی (بڑا کام) سرانجام نہیں دیا پھران میں سے ایک (اور) آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے (فلاں آدمی) کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہ ڈلوادی شیطان اسے اپنے قریب کر کے کہتا ہے ہاں! تو ہے (جس نے بڑا کام کیا ہے) اعمش نے کہا میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا وہ اسے اپنے سے چمٹا لیتا ہے۔

مسلم، صفة القيامة والجنة والنار، باب تحريش الشيطان وبعثه سرايا لفتنة الناس وأن مع كل إنسان قرينا (٢٨١٣)

مونچھیں نہ کاٹنے والا

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا))

جو شخص مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم میں سے نہیں۔

ترمذی، الأدب، باب ما جاء فی قص الشارب(٢٧٦١)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے کچھ عمر رسیدہ افراد کے پاس "جن کی ڈاڑھیاں سفید ہو چکی تھیں" تشریف لائے اور فرمایا اے گروہ انصار! اپنی ڈاڑھیوں کو سرخ یا زرد کرلو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اہل کتاب شلوار پہنتے ہیں تہبند نہیں باندھتے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شلوار بھی پہن سکتے ہو اور تہبند بھی باندھ سکتے ہو، البتہ اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اہل کتاب موزے پہنتے ہیں، جوتے نہیں پہنتے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم موزے بھی پہنا کرو اور جوتے بھی پہنا کرو اور اس طرح اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسلم

((إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَقُصُّونَ عَثَانِينَهُمْ وَيُوَفِّرُونَ سِبَالَهُمْ .قَالَ :فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :قُصُّوا سِبَالَكُمْ وَوَفِّرُوا عَثَانِينَكُمْ وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ))

اہل کتاب ڈاڑھی کٹاتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مونچھیں تراشا کرو اور ڈاڑھیاں بڑھایا کرو اور اس طرح اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو۔

مسند احمد(٢٢٠٨٣)صحيح

نوحہ وماتم کرنے والا

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ))

وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخسار پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے۔

بخاری، الجنائز، باب ليس منا من ضرب الخدود (١٢٩٧)

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لعن الله الخامشة وجهها والشاقة جيبها والداعية بالويل والثبور))

اللہ کی لعنت ہو اپنا چہرہ نوچنے والی، گریبان چاک کرنے والی اور ہلاکت مانگنے والی عورت پر۔

صحيح الجامع الصغير (٥٠٩٢) الصحيحة (٢١٤٧)

مسلمان بھائی کی طرف اسلحہ کرنے والا

ایاس بن سلمہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا))

جس نے ہم پر یعنی مسلمانوں پر تلوار اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں۔

مسلم، الإيمان، باب قول النبی صلی الله علیه وسلم من حمل علینا السلاح فلیس منا (۹۹)

اسلحہ کا رخ بھی نہیں کرنا چاہیے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

((مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ، حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ))

جس آدمی نے اپنے کسی بھائی کی طرف ہتھیار کے ساتھ اشارہ کیا تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اشارہ کرنا چھوڑ نہیں دیتا اگر چہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔

مسلم، البر والصلة والآداب، باب النهی عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم (٢٦١٦)

دھوکہ دینے والا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر پر سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں اپنا مبارک ہاتھ ڈالا تو انگلیاں تر ہو گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلہ کے مالک سے پوچھا:

((مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ:أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي))

یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بارش کی وجہ سے بھیگ گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ ترحصہ اوپر نہیں کر سکتے تھے کہ لوگ اس کو دیکھ لیتے پھر فرمایا جس نے دھوکہ دیا ہو مجھ سے نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم، الإیمان، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا فلیس منا (۱۰۲)

دھوکے کی کئی صورتیں ہیں لین دین میں، تجارت میں نقص نہ بتانا، دونمبر چیز ایک نمبر بتا کر دینا، باہر جانے کے لیے کم عمر زیادہ بتانا، رشتہ کے معاملہ میں عمر لڑکی کی کم بتانا، تعلیم زیادہ بتانا، وہ کچھ ظاہر کرنا جو نہیں ہے، جعلی اسناد بنوانا، بنانا وغیرہ یہ سب معاملات دھوکہ میں آتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے برات کا اظہار فرمایا ہے۔

بدلے کے ڈر سے سانپ نہ مارنے والا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ ، فَلَيْسَ مِنَّا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ))

جو سانپوں کو ان کے انتقام کے ڈر سے چھوڑ دے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم نے سانپوں سے صلح نہیں کی جب سے ہم نے ان سے جنگ شروع کی ہے۔

ابوداود، الأدب، باب فی قتل الحیات (۵۲۵۰) صحیح

مال زبردستی چھیننے والے سے میرا کوئی تعلق نہیں

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

((مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا))

''جس نے کسی کا مال زبردستی چھینا وہ ہم میں سے نہیں'' ترمذی، السیر (۱۶۵۱)

دوسروں کی چیزوں کو غصب کرنے والے کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ ادَّعَى مَالَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا ، وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

''جس نے دعویٰ کیا ایسی چیز کا جو اس کی نہیں وہ ہم میں سے نہیں اور اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بنایا'' صحیح الجامع الصغیر وزیادته (۵۹۹۰)

جہادی مشق سیکھ کر چھوڑنے والے سے میرا کوئی تعلق نہیں

ایک آدمی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو تیراندازی کرتے دیکھا تو کہا آپ کا جسم بھاری ہو گیا ہے اور آپ یہ نہایت دشوار کام کرتے ہیں تو انھوں نے فرمایا: یہ میں اس لیے کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

مَنْ عَلِمَ الرَّمْیَ ثُمَّ تَرَکَهُ فَلَیْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصٰی .

''جو شخص تیراندازی کا فن سیکھ کر پھر (اس پر مشق کرنا) چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے نافرمانی کی۔'

مسلم، الإمارة، باب فضل الرمی والحث علیه: ۱۹۱۹

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((سَتُفْتَحُ عَلَیْکُمْ أَرَضُونَ وَیَکْفِیکُمُ اللّٰهُ فَلاَ یَعْجِزُ أَحَدُکُمْ أَنْ یَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ))

''اللہ تعالیٰ تمھارے لیے زمینوں کو فتح کرا دے گا اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی نصرتوں سے نوازے گا لہٰذا تم میں سے کوئی شخص اس سے عاجز نہ رہے کہ اپنے تیروں سے کھیلے۔''

مسلم، الإمارة، باب فضل الرمی والحث علیه(۱۹۱۸)

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ سوق نامی جگہ پر باہم تیراندازی کا مقابلہ کر رہے تھے آپ نے دیکھ کر فرمایا:

ارْمُوا بَنِی إِسْمَاعِیلَ ، فَإِنَّ أَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا .

''اے اسماعیل کے بیٹو! نشانہ بازی جاری رکھو تمھارا باپ بھی ماہر تیرانداز

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تھا۔''

نشانہ لگاؤ میں بھی فریقین میں سے فلاں گروہ کی طرف سے نشانہ لگانے میں شریک ہوتا ہوں۔

صحابی کا بیان ہے کہ اس کے بعد دوسرے گروہ والے رک گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا؟ انھوں نے کہا آپ ہمارے مدمقابل ہیں ہم کیسے.....؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ارْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ .

''اچھا تیراندازی جاری رکھو میں دونوں کے ساتھ ہوں۔''

البخاری، الجهاد، باب التحريض على الرمی.....: ٢٨٩٩

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔

﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ .

''اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) قوت تیار رکھو۔''

پھر فرمایا:

أَلاَ إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلاَ إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلاَ إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ .

''خبردار! قوت سے مراد نشانہ بازی ہے خبردار قوت سے مراد نشانہ بازی ہے خبردار قوت سے مراد نشانہ بازی ہے۔''

مسلم، الإمارة، باب فضل الرمی والحث عليه.....: ١٩١٧ وأحمد: ١٧٤٤٢

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک تیر تین آدمیوں کو جنت میں لے کر جائے گا۔

((صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صُنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنْبِّلَهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

-وَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْكَفَرَهَا))

''بے شک اللہ تعالی ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا ایک اس کا بنانے والا جو اس کے بنانے میں ثواب کی نیت رکھے دوسرا اسے دشمن پر پھینکنے والا اور تیسرا ترکش سے تیر نکالنے والے کو۔تم تیراندازی اور گھڑسواری سیکھو مجھے تمہارا تیراندازی کا سیکھنا تمہارے گھڑسواری سے زیادہ محبوب ہے اور جس نے بے رغبتی کی وجہ سے تیراندازی کو سیکھنے کے بعد چھوڑ دیا تو اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا اس نے نعمت کی ناشکری کی''

ابوداؤد، الجهاد، باب فی الرمی(۲۵۱۳)صحیح ، مسند احمد(۳۵۴۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "